# عیون اخبار الرضاؑ

جلد اول

از

شیخ اقدم محدث اکبر ابی جعفر الصدوق محمد
بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی
المتوفی ۳۸۱ھ

مترجم
محمد حسن جعفری

ناشر
اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

حضرت سیدہؑ نے فرمایا :۔
اس میں میری نسل میں ہونے والے ائمہ کے نام درج ہیں ۔
میں نے درخواست کی کہ یہ صحیفہ مجھے دیں تاکہ میں اسے دیکھ سکوں ۔
حضرت سیدہؑ نے فرمایا :۔
اگر منع نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتی ، لیکن اللہ کی طرف سے نبی ، وصی نبی اور اہل بیتؑ نبی کے علاوہ دوسروں کے ہاتھوں میں اسے دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے البتہ تم اسے میرے ہاتھوں سے دیکھ لو ۔
جابرؓ کہتے ہیں :۔
جب میں نے صحیفہ میں نگاہ کی تو اس میں لکھا تھا :۔
ابوالقاسم محمد مصطفٰی بن عبداللہ فرزند آمنہ ۔
ابوالحسن علی بن ابی طالب فرزند فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف، ابو محمد حسن البر بن علی۔
ابوعبداللہ حسین تقی فرزند فاطمہ بنت محمد ۔
ابو محمد علی العدل بن حسین، فرزند شہربانو بنت یزدگرد، ابو جعفر محمد باقر بن علی فرزند ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب ۔
ابوعبداللہ جعفر صادق بن محمد فرزند ام فروہ بنت قاسم بن محمد ابی بکر۔
ابوابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ ،اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام حمیدۃ المصفاۃ ہوگا ۔
ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نجمہ ہوگا۔
ابو جعفر محمد زکی بن علی رضا اس کی ماں کا نام خیزران ہوگا ، ابوالحسن علی امین بن محمد ،اس کی ماں کنیز ہوگی ،اس کا نام سوسن ہوگا۔



ابو محمد حسن رفیق بن علی، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام سمانہ ہوگا اور کنیت ام الحسن ہوگی ،ابوالقاسم محمد بن حسن وہ حجۃ اللہ اور قائم ہو گا ، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نرجس ہو گا صلوات اللہ علیھم اجمعین ۔
مصنف کتاب ھذا کہتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت قائم کا اصلی نام بیان کیا گیا ہے اور میرا نظریہ یہ ہے کہ حضرت کا نام لینا ممنوع ہے ۔

کا نام عمرو بن یزید ہے ۔ وہ تمام دن ایک کنیز کے بارے میں خریداروں سے مول تول کرتا رہے گا اُس کنیز کی یہ یہ صفتیں ہیں اور اُس کے تمام اوصاف بیان فرمائے ۔ وہ ایک موٹا ریشمی لباس پہنے ہوگی ۔ وہ خریداروں کو اپنی طرف دیکھنے اور اپنے چھونے سے منع اور انکار کرے گی ۔ اور تم اُس کی رومی آواز پس پردہ سے سنو گے ۔ یاد رکھو وہ رومی زبان میں کہے گی افسوس ہے کہ میرا پردۂ عفت چاک ہوا ۔ اُس وقت خریداروں میں سے ایک شخص کہے گا کہ میں اس کنیز کی قیمت تین سو اشرفیاں دیتا ہوں ۔ کیونکہ اس کنیز کے اوصاف نے مجھ کو خریدنے پر راغب کر دیا ہے ۔ وہ کنیز عربی زبان میں اس شخص سے کہے گی کہ تو اگر سلیمان بن داؤد کی شان میں ظاہر ہو اور اُس کی بادشاہی حاصل کر لے ، تب بھی میں تیری جانب رغبت نہ کروں گی ۔ اپنا مال ضائع مت کر اور میری قیمت مت دے ۔ اس وقت وہ بردہ فروش کہے گا کہ میں تیرا کیا علاج کروں کہ کسی خریدار سے راضی نہیں ہوتی ۔ اور بغیر تجھے فروخت کئے چارہ بھی نہیں ہے ۔ اس وقت وہ کنیز کہے گی کہ کیوں جلدی کرتے ہو ۔ یقیناً خریدار پیدا ہوگا جس کی جانب میرا دل مائل ہوگا ۔ اور اس کی دیانت اور وفاداری پر مجھے اعتماد ہوگا ۔ اُس وقت تم اُس بردہ فروش کے پاس جانا اور کہنا کہ میرے پاس ایک خط ہے جس کو ایک شریف اور بزرگ نے لطف و مہربانی سے زبان و حروف انگریزی میں لکھا ہے ۔ یہ خط اُس کنیز کو دے دو کہ پڑھے اگر اس خط کے لکھنے والے سے راضی ہو تو میں اُس بزرگ کی جانب سے وکیل ہوں کہ اس کنیز کو اُن کی جانب سے خریدوں ۔ بشیر بن سلیمان کہتے ہیں کہ جو کچھ حضرت نے خبر دی تھی سب واقع ہوا اور جس طرح مجھ سے فرمایا تھا میں عمل میں لایا ۔ کنیز نے جس وقت نامہ کو دیکھا بہت روئی اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھے اس صاحب نامہ کے ہاتھ فروخت کر دو اور اس کو بہت قسمیں دیں کہ اگر تم مجھے اس کے ہاتھ نہ بیچو گے تو اپنے تئیں ہلاک کر دوں گی ۔ پھر میں نے اُس کی قیمت کے بارے میں بہت گفتگو کی ۔ یہاں تک کہ اُسی قیمت پر راضی ہوا جو حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے مجھے دی تھی ۔ میں نے وہ رقم اُس کو دی اور کنیز کو لے لیا ۔ وہ بہت خوش اور مسرور ہوئی اور میرے ساتھ اُس حجرے میں آئی جو میں نے بغداد میں لیا تھا جب وہ حجرہ میں پہنچی ، امامؑ کا خط نکالا اور چوما اور آنکھوں سے لگایا اور چہرہ اور بدن سے ملا ۔ میں نے اُس سے تعجب کے ساتھ کہا کہ خط کو چومتی ہے اور اس کے لکھنے والے کو نہیں پہچانتی ۔ اس نے کہا اے عاجز اور کم معرفت پیغمبروں کے اوصیاء اور فرزندوں کی بزرگی و احترام کے لیے اپنے کان میری جانب کر اور اپنا دل میری باتوں کے سننے کے لیے متوجہ کر تو میں اپنے حالات تجھ سے بیان کروں ۔ میں قیصر بادشاہ روم کے بیٹے

کی لڑکی ہوں اور میری ماں شمعون بن حمون الصفا حضرت عیسیٰؑ کے وصی کی اولاد میں سے ہیں۔ میں تم کو ایک امرِ عجیب سے آگاہ کرتی ہوں۔ میرے جد قیصر نے چاہا تھا کہ میرا نکاح اپنے بھائی کے لڑکے سے کریں اس وقت میں تیرہ سال کی تھی۔ میرے جد نے اپنے قصر میں حواریانِ حضرت عیسیٰؑ کی نسل سے تین سو علماء اور عابدوں کو اور امراء و روٴسا میں سے سات سو اشخاص کو اور لشکر کے سرداروں اور حاکموں اور فوج کے اکابر اور قبائل کے سرداروں میں سے ہزار اشخاص کو جمع کیا اور ایک تخت کو جسے اپنی بادشاہی کے زمانہ میں طرح طرح کے جواہرات سے آراستہ کیا تھا۔ اس تخت میں چالیس پائے بنائے گئے تھے اور اپنے بتوں اور صلیبوں کو بلندی پر رکھا تھا۔ پھر اپنے بھائی کے لڑکے کو تخت پر بھیجا۔ جب پادریوں نے انجیلیں اپنے ہاتھوں میں لیں کر پڑھیں وہ سارے بُت اور صلیبیں سرنگوں زمین پر گر پڑیں اور تخت کے پائے ٹوٹ گئے اور تخت زمین پر گر پڑا اور بادشاہ کے بھائی کا لڑکا بھی گر کر بیہوش ہو گیا۔ اُس وقت پادریوں کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور ان کے جسم میں لرزہ پیدا ہوا تو اُن کے بزرگ نے میرے جد سے کہا کہ اے بادشاہ ہم کو ایسے امر سے معاف کر جس کے سبب سے نحوستیں ظاہر ہوتی ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ دینِ مسیح زائل ہو جائے گا۔ یہ سُن کر میرے جد نے اس امر کو فالِ بد سمجھا اور علما اور پادریوں سے کہا کہ اس تخت کو دوبارہ درست کرو اور صلیبوں کو ان کی جگہ پر قائم کرو اور اس بدبخت برگشتہ روزگار کے بھائی کو حاضر کرو کہ اس لڑکی کو اس سے تزویج کروں۔ کہ اُس بھائی کی سعادت اِس بھائی کی نحوست کو دفع کرے۔ جب ایسا کیا اور اُس دوسرے بھائی کو تخت پر لے گئے اور انجیل پڑھنا شروع کیا تو پھر وہی پہلی سی حالت ظاہر ہوئی۔ اور اس بھائی اور اُس بھائی کی نحوست برابر ٹھہری۔ لیکن اس کے راز کو نہیں سمجھا کہ یہ کسی اور سرور و سُلطان کی سعادت کے سبب سے ہے۔ ان دونوں بھائیوں کی نحوست کے سبب سے نہیں ہے۔ الغرض لوگ متفرق ہو گئے اور میرے جد غضبناک حرم سرا میں واپس چلے گئے اور خجالت کے پردوں میں مُنہ چھپایا۔ رات کو جب میں سوئی خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح اور شمعون اور حواریوں کی ایک جماعت میرے قصر میں جمع ہوئی اور نور کا ایک منبر جو رفعت میں آسمان سے سربلندی کرتا تھا اُسی مقام پر نصب کیا جہاں میرے جد نے تخت رکھا تھا۔ پھر جناب رسولِ خداؐ اور آپ کے وصی اور داماد علیؑ اور ان کی بزرگ اولاد میں سے اماموں کی جماعت نے قصر کو اپنے قدموں سے منور فرمایا۔ جناب مسیح نے ادب سے حضرت خاتم الانبیاءؐ کی تعظیم اور استقبال کے لیے قدم بڑھایا اور اپنا ہاتھ حضرت کی گردنِ مبارک میں ڈال کر حضرت کو گلے لگایا۔ اُس وقت جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ یا روح اللہ میں اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے

اردو ترجمہ

# حق الیقین

## جلد اوّل

مصنّفہ

علامہ سیّد محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سیّد بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلسِ علمیِ اسلامی

(پاکستان)

# رافضیت کے غار والے امام کی اماں کی کرامات

آپ کے جوان ہونے پر قیصر نے اپنے بھتیجے سے آپ کا رشتہ کر دیا مگر پادری جب رسم شادی ادا کرنے کے لئے بیٹھے تو تمام بت اور صلیبیں اوندھے منہ زمین پر گر پڑیں تخت کے پائے ٹوٹ گئے دولہا زمین پر گر کے بے ہوش ہو گیا پادری کانپنے لگے اِن حالات کو فعل بد سے تعبیر کیا گیا نتیجے میں شادی ملتوی ہو گئی دوسری بار دوسرے شہزادے سے نسبت ہوئی اور شادی کے لیے ہر ممکن اِحتیاط کی گئی لیکن وہی صورت حال پیش آئی

ہمارے عقائد ہماری تاریخ صفحہ ۵۵۱

## حضرت نرجس خاتون

آپ قیصر روم کی پوتی تھیں، باپ کا نام یشوعا رتھا، ماں حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعون الصفا کی نسل سے تھیں۔

آپ کے جوان ہونے پر قیصر نے اپنے بھتیجے سے آپ کا رشتہ کر دیا مگر پادری جب رسم شادی ادا کرنے کے لئے بیٹھے تو تمام بت اور صلیبیں اُوندھے منہ زمین پر گر پڑیں تخت کے پائے ٹوٹ گئے۔ دولہا زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا، پادری کانپنے لگے۔ ان حالات کو فال بد سے تعبیر کیا گیا۔ نتیجے میں شادی ملتوی ہو گئی۔

دوسری بار دوسرے شہزادے سے نسبت ہوئی اور شادی کے لئے ہر ممکن احتیاط کی گئی لیکن وہی صورتِ حال پیش آئی۔

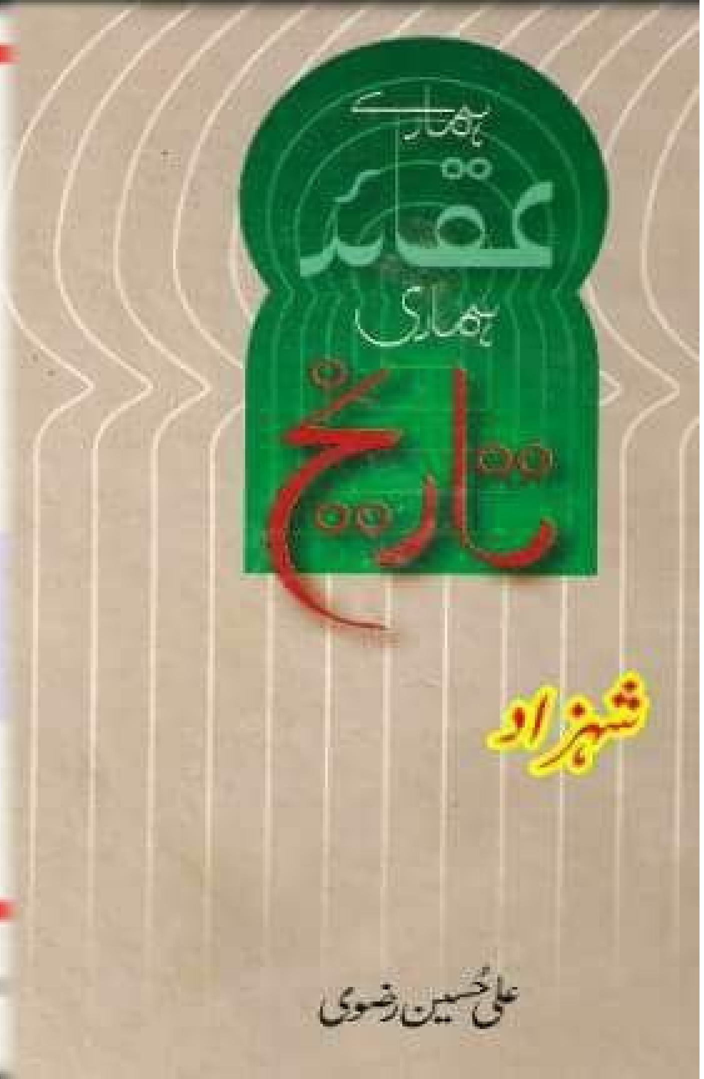

# مزعوم بارہویں امام کی ماں نرگس کا حسن عسکری سے عشق

نرگس کو حسن عسکری کے لیئے ایک میلے سے خرید اگیا تھا وہ کہتی ہے میں امام حسن عسکری کی قرابت کے لیئے عرصہ سے تڑپ رہی تھی۔ نرگس اپنے عشق کا اظہار اس طرح کرتی ہے: " آتش محبت اس خورشید فلک امامت (یعنی عسکری) روز بروز میرے سینہ میں مشتعل ہوتی تھی اور صبر نہ کر سکتی تھی (بڑی آگ لگی ہوئی تھی :)) یہاں تک کے کھانا پینا مجھ سے حرام ہو گیا۔ میرا چہرہ متغیر اور جسم لاغر ہونے لگا۔ عشق نہاں ظاہر ہوا۔ روم کے شہروں میں کوئی طبیب ایسا نہ رہا۔ جو کو میرے دادا نے میرے علاج کے لیئے نہ بلایا ہو اور دوا نہ پوچھی ہو، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔" یعنی تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا..........حاحاحاحا



میں داخل ہوئے حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ اے روح اللہ میں اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے وصی شمعون کی دختر کو اپنے اس فرزند سعادتمند سے نامزد کروں اور حضرتؐ نے اشارہ ماہ برج امامت و خلافت حضرت امام حسن عسکری اس خط کے مالک کی طرف کیا۔ یہ سن کے حضرت عیسیٰ نے اپنے وصی شمعون سے فرمایا۔ کہ شرف دوجہان تم کو حاصل ہوا۔ اپنی دختر کو فرزند محمدؐ سے تزویج کرو۔ حضرت شمعون نے کہا میں نے تزویج کیا۔ اس کے بعد سب حضرات اس منبر پر تشریف لے گئے پس حضرت رسولؐ نے خطبہ پڑھا۔ اور حضرتؐ کے سامنے میرا عقد امام حسن عسکری کے ساتھ پڑھ دیا۔ فرزندان رسول خدا مع حواریین عیسیٰ اس عقد پر گواہ ہو گئے جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی خوف قتل سے اس خواب کو میں نے اپنے باپ دادا سے ذکر نہ کیا بلکہ اس گنج شائگان کو اپنے سینہ میں پنہاں رکھا۔ آتش محبت اس خورشید فلک امامت کی روز بروز میرے سینے میں مشتعل ہوتی تھی اور صبر نہ کر سکتی تھی۔ یہاں تک کہ کھانا پینا مجھ سے حرام ہو گیا۔ میرا چہرہ متغیر اور جسم لاغر ہونے لگا۔ عشق نہاں ظاہر ہوا۔ روم کے شہروں میں کوئی طبیب ایسا نہ رہا جس کو میرے دادا نے میرے علاج کیلئے نہ بلایا ہو۔ اور دوا نہ پوچھی ہو۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب میرا دادا میرے علاج سے مایوس ہوا ایک روز مجھ سے کہا۔ اے نور چشم اگر تیرے دل میں دنیا کی کوئی آرزو ہے۔ اسے بیان کر کہ تیرے لئے مہیا کروں۔ یہ سن کے میں نے کہا اے دادا خوشی کے دروازے بند دیکھتی ہوں۔ اگر مسلمان قیدیوں کو آپ جو قید خانے میں رہا کر دیں اور ان کی زنجیریں کھلوا کے انہیں آزاد کر دیں مجھے امید ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ مجھے صحت بخشیں۔ جب اس نے میرے کہنے کی موافقت کی کچھ صحت ظاہر ہوئی اور تھوڑا طعام میں نے تناول کیا۔ میرا دادا خوش ہوا۔ اور مسلمان قیدیوں کو عزیز و گرامی رکھنے لگے۔

محمد عمیر

# جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

علامہ محمد باقر مجلسی بن علامہ محمد تقی مجلسی

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

وہ کسریٰ روم کی رہنے والی نرجس خانم کسی ایک عام سے بندے سے کہاں
سیٹیسفائی ہونے والی تھی اللہ جانے کتنے خریداروں نے ٹرائی لی ہو گی

Narjis Will Say In Roman Language "My Chastity Has Been Broken Away" Its Means Some One All ready Fucked Her Before Her Enslavement The Rawafidh Should Search About The Real



کا نام عمرو بن یزید ہے۔ وہ تمام دن ایک کنیز کے بارے میں خریداروں سے مول تول کرتا رہے گا
اس کنیز کی یہ یہ صفتیں ہیں اور اس کے تمام اوصاف بیان فرمائے۔ وہ ایک موٹا ریشمی لباس
پہنے ہوگی۔ وہ خریداروں کو اپنی طرف دیکھنے اور اپنے چھونے سے منع اور انکار کرے گی۔
اور تم اس کی رومی آواز پس پردہ سے سنو گے۔ یاد رکھو وہ رومی زبان میں کہے گی افسوس
ہے کہ میرا پردۂ عفت چاک ہوا۔ اس وقت خریداروں میں سے ایک شخص کہے گا کہ میں اس
کنیز کی قیمت تین سو اشرفیاں دیتا ہوں۔ کیونکہ اس کنیز کے اوصاف نے مجھ کو خریدنے پر
راغب کر دیا ہے۔ وہ کنیز عربی زبان میں اس شخص سے کہے گی کہ تو اگر سلیمان بن داؤد کی
شان میں ظاہر ہو اور اس کی بادشاہی حاصل کرے تب بھی میں تیری جانب رغبت نہ
کروں گی۔ اپنا مال ضائع مت کر اور میری قیمت مت دے۔ اس وقت وہ بردہ فروش
کہے گا کہ میں تیرا کیا علاج کروں کہ کسی خریدار سے راضی نہیں ہوتی۔ اور بالآخر تجھے فروخت کئے
چارہ بھی نہیں ہے۔ اس وقت وہ کنیز کہے گی کہ کیوں جلدی کرتے ہو۔ یقیناً خریدار پیدا ہوگا
جس کی جانب میرا دل مائل ہوگا۔ اور اس کی دیانت اور وفاداری پر مجھے اعتماد ہوگا۔
اس وقت تم اس بردہ فروش کے پاس جانا اور کہنا کہ میرے پاس ایک خط ہے جس کو ایک
شریف اور بزرگ نے لطف و مہربانی سے زبان و حروف انگریزی میں لکھا ہے۔ یہ خط اس
کنیز کو دے دو کہ پڑھے اگر اس خط کے لکھنے والے سے راضی ہو تو میں اس بزرگ کی جانب
سے وکیل ہوں کہ اس کنیز کو ان کی جانب سے خریدوں۔ بشیر بن سلیمان کہتے ہیں کہ جو کچھ
حضرت نے خبر دی تھی سب واقع ہوا اور جس طرح مجھ سے فرمایا تھا میں نے عمل میں لایا۔ کنیز نے
جس وقت نامہ کو دیکھا بہت روئی اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھے اس صاحب نامہ کے
ہاتھ فروخت کر دو اور اس کو بہت قسمیں دیں کہ اگر تم مجھے اس کے ہاتھ نہ بیچو گے تو اپنے
تئیں ہلاک کر دوں گی۔ پھر میں نے اس کی قیمت کے بارے میں بہت گفتگو کی۔ یہاں تک
کہ اسی قیمت پر راضی ہوا جو حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے مجھے دی تھی۔ میں نے وہ رقم
اس کو دی اور کنیز کو لے لیا۔ وہ بہت خوش اور مسرور ہوئی اور میرے ساتھ اس حجرے میں
آئی جو میں نے بغداد میں لیا تھا جب وہ حجرہ میں پہنچی، امام کا خط نکالا اور چوما اور آنکھوں
سے لگایا اور چہرہ اور بدن سے ملا۔ میں نے اس سے تعجب کے ساتھ کہا کہ خط کو چومتی ہے
اور اس کے لکھنے والے کو نہیں پہچانتی۔ اس نے کہا اے عاجز اور کم معرفت پیغمبروں کے اوصیا
اور فرزندوں کی بزرگی و احترام کے لیے اپنے کان میری جانب کر اور اپنا دل میری باتوں کے
سننے کے لیے متوجہ کر تو میں اپنے حالات تجھ سے بیان کروں۔ میں قیصر بادشاہ روم کے بیٹے

موسیٰ سید

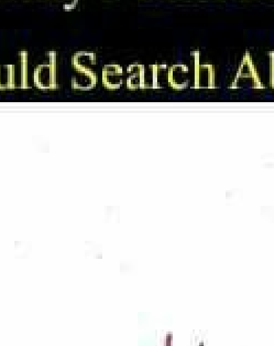

اردو ترجمہ

# حق الیقین

جلد اول

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

# بیشک ہمارا صاحب الامر قائم امام ایک کالی سیاہ حبشی عورت کا بچہ ہے یہ کسریٰ روم کی شہزادی افرایقی حبشن معلوم پڑتی ہے

# کتاب الرافضۃ الغیبۃ للنعمانی



٥ ـ وحدّثنا علي بن أحمد ، عن عبيدالله بن موسى ، عن عبدالله بن جبلة ، عن الحسن بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، قال:

« سمعت أبا جعفر الباقر ﷺ يقول: في صاحب هذا الأمر سنّة من أربعة أنبياء : سنّة من موسى ، وسنّة من عيسى ، وسنّة من يوسف ، وسنّة من محمّد ﷺ .



فقلت: ما سنّة موسى ؟

قال : خائف يترقّب .

قلت : وما سنّة عيسى ؟

فقال : يقال فيه ما قيل في عيسى .

قلت : فما سنّة يوسف ؟

قال : السجن والغيبة .

قلت : وما سنّة محمّد ﷺ ؟

قال : إذا قام سار بسيرة رسول الله ﷺ إلا أنّه يبيّن آثار محمّد ، ويضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر هرجاً مرجاً حتّى يرضى الله .

موسیٰ سید

قلت : فكيف يعلم رضاء الله ؟

قال : يلقي الله في قلبه الرحمة »[1].

فاعتبروا يا أولي الأبصار الناظرة ـ بنور الهدى ، والقلوب السليمة من العمى ، المشرقة بالإيمان والضياء ـ بهذا القول قول الإمامين الباقر والصادق ﷺ في الغيبة ، وما في القائم ﷺ من سنن[2] الأنبياء ﷺ من الاستتار والخوف ، وأنّه

(١) الإمامة والتبصرة : ٩٣ ح ٨١ ، إثبات الوصيّة : ٢٢٦ ، كمال الدين : ١٥٢ ح ١٦ و ص ٣٢٦ ح ٦ و ص ٣٢٧ و ص ٣٢٩ ح ١١ ، دلائل الإمامة : ٢٩١ ، تقريب المعارف : ١٩٠ ، غيبة الطوسي : ١٦٠ ح ٥٧ ، إعلام الورى : ٤٠٣ .

(٢) في « ب » : شبه .



ابن أمة سوداء يصلح الله له أمره في ليلة ، وتأتلوه حسناً فإنّه يسقط معه الأباطيل والأضاليل التي ابتدعها المبتدعون الذين لم يذقهم الله حلاوة الإيمان والعلم ، وجعلهم بنجوة منه وبمعزل عنه ، وليحمد هذه الطائفة القليلة النزرة الله حقّ حمده على ما منّ به عليها من الثبات على نظام الإمامة وترك الشذوذ عنها كما شذّ الأكثر

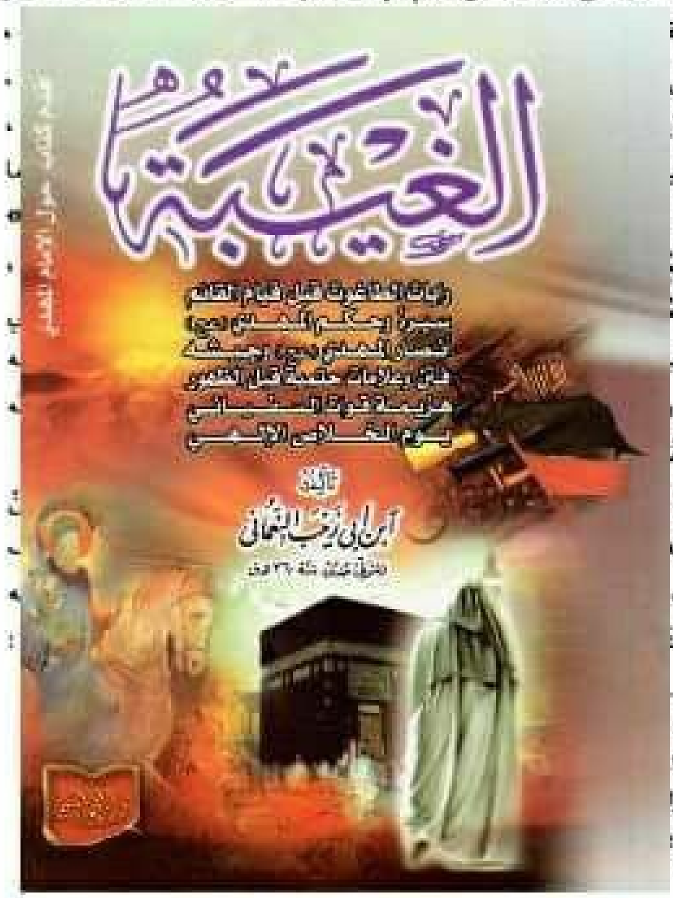


ممّن كان يعتـ...

يدخله في كلّ ...

ويكرّه إليه الإ...

وعمل على قو...

قال عزّ وجلّ ...

إلّا عبادالله منهـ...

وقوله : ﴿ ألأ...

خطيئه : أنا خـ...

أجمعين بعد ...

إبليس : ﴿ ولقـ...

فاستيقظوا ...

عنكم ما يقولو...

مفكّرة وألباب ...

الله ويبكم حتّـ...

(١) سورة ص : ...

(٢) سورة النسا...

(٣) سورة الأعرا...

(٤) في « ب » : ...

(٥) سورة سبأ : ...

~JoHnY~

24 July 2015

# شیعہ سے اللہ کا عبرتناک انتقام

دنیا میں اک ایسی بھی غلیظ قوم ہے جن کے دھرم میں ماں جیسی عظیم ہستی کو گالیاں دینا ثواب سمجھا جاتا ہے صرف ماں ہی نہیں ام المومنین بھی، اہل بیت رسول ﷺ بھی، بلکہ اک ایسی ماں جس کے تقدس پہ حرف بھی آئے تو خود اللہ پاک کو جلال آئے، جسکے پاک دامن ہونے کی صفائی قرآن میں اللہ دے

شیعہ دھرم میں اُس اُم المومنین کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ نے اِتنا ذلیل کیا ہے کہ ایران میں ہر سال شیعہ اَپنے بارھویں اِمام کی ماں نرجس کی شبیہ بناتے ہیں اور پھر اُس پر پیسے لٹکا کر بھرے بازاروں میں بیچنے کی نمائش کروا کے اِمام نقی رح کی جانب سے نرجس کو ۲۲۰ (دو سو بیس) اشرفیوں کے خریدے جانے کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

# جب امام حسن عسکری فوت ہوئے اس وقت امام کی بیوی نرگس حاملہ نہیں تھی

انہیں امام مہدی کے حاصل کرنے اور اسے قتل کرنے کا شوق تھا جب امام حسن عسکری کو دفن کر چکے تو بادشاہ اور اس کے حواریوں کو پریشانی ہوئی انہوں نے ہر جگہ اور ہر گھر میں امام مہدی کو تلاش کیا اور حسن عسکری کی میراث کی تقسیم میں توقف کیا امام مہدی کی والدہ پر دو سال تک سخت پہرہ رکھا جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہی نہیں ہوئی تھی تو امام کے بھائی جعفر اور اس کی ماں میں میراث تقسیم کر دی گئی امام کی والدہ نے امام کی وصیت کا دعوی کیا اور حکومت پر یہ بات واضح ہو گئی پھر غائب ہونے کے باوجود امام اپنے خاص دوستوں سے ملتے تھے اور امام کی طرف سے کئی خط اور مسائل و احکام بھی آتے تھے اس حالت میں ۶۰ سال گذر گئے پھر ان کی تلاش کا معاملہ شدت اختیار کر گیا ان کے خاص دوستوں اور شیعوں سے سخت تفتیش ہونے لگی یہ معاملہ عباسی خلیفہ معتضد باللہ کے عہد میں پیش آیا پھر امام پوری طرح غائب ہو گیا اور آج تک یہ غیبت کبری ہے

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۸

يملأ الأرض عدلاً وأنّ دولته تغلب على كلّ الدول؛ وفي ظهوره هلاك دولة الطغاة، فكانت السلاطين الظلمة يتوقّفون عن إتلاف آبائه عليهم السلام لعلمهم أنّهم لا يخرجون بالسيف، ويتشوّقون إلى حصول الثاني عشر ليقتلوه ويبيدوه.

ولهذا لمّا دفن مولانا الحسن العسكري عليه السلام اضطرب السلطان وأصحابه في طلب ولده وكثر التفتيش في المنازل والدور، وتوقّفوا عن قسمة ميراثه؛ ولم يزل الذين وكّلوا بحفظ الجارية التي توهّموا عليها الحبل ملازمين لها سنتين وأكثر حتّى يتبيّن لهم بطلان الحبل، فقسّم ميراثه بين أمّه وأخيه جعفر، وادّعت أمّه وصيّته وثبتت عند القضاة، والسلطان على ذلك يطلب أثر ولده فجاء جعفر بعد قسمة الميراث إلى السلطان، فقال له اجعل لي مرتبة أبي وأخي وأوصل إليك في كلّ سنة عشرين ألف دينار، فزبره وأسمعه وقال له يا أحمق إنّ السلطان جرّد سيفه وسوطه في الذين زعموا أنّ أباك وأخاك أئمّة ليردّهم عن ذلك فلم يقدر عليه، فإن كنت عند شيعة أبيك وأخيك إماماً فلا حاجة بك إلى السلطان وإن لم تكن عندهم بتلك المنزلة لم تنلها بالسلطان، وقد كان عليه السلام مع غيبته عن الناس يظهر لخاصّة مواليه وشيعته، ويخرج

Facebook.Com/Muhammad Umair



منه التوقيعات في فنون المسائل والأحكام، وبقي على هذا الحال ستّين سنة، حتّى اشتدّ الأمر وكثر الطلب عليه؛ والتفحص عن خواصّه ومواليه فخاف على نفسه وعلى خواصّ شيعته، وذلك في دولة الخليفة المعتضد، فغاب هذه الغيبة الكبرى إلى الآن نرجو من الله أن يوفّقنا لتقبيل أعتابه.

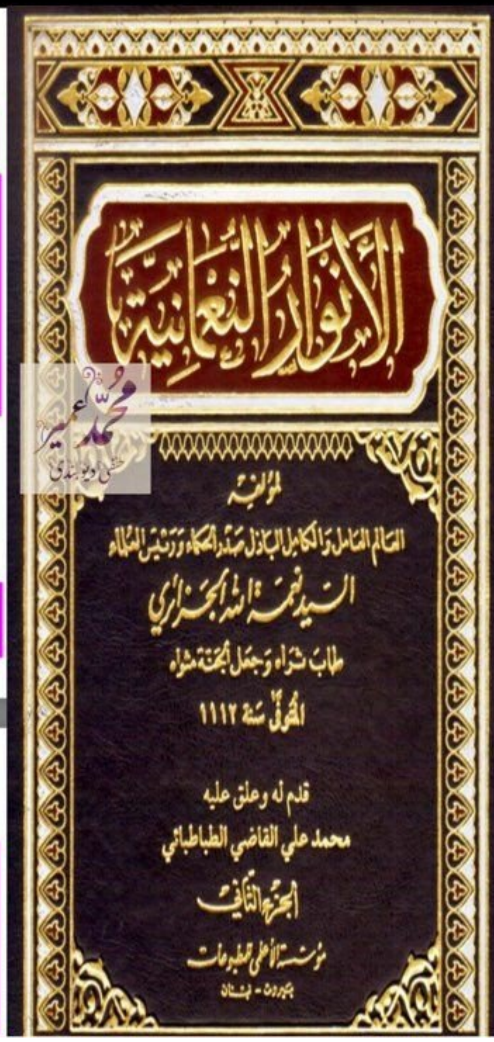

میں نے کہا: میری سردار (جناب حکیمہ خاتون) مجھے میرے آقا کی ولادت اور غیبت کے بارے میں بتائیں؟

آپ نے فرمایا: ہماری ایک کنیز تھی جس کو نرجس کہا جاتا تھا۔ ایک دن میرے بھائی کے فرزند ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نرجس کو غور سے دیکھتے تھے۔

میں نے آپ سے کہا: اگر آپ کو اس کی دلی خواہش ہو تو میں آپ کو بخش دوں۔

آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے حیرانی ہو رہی ہے۔

میں نے کہا: کس بات کی حیرانی تو فرمایا: عنقریب اس سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو اللہ کے نزدیک عزت والا ہوگا وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی

میں نے کہا: اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دوں۔

آپ نے فرمایا: اس سلسلے میں پدر بزرگوار سے اجازت طلب فرمائیے۔

میں اپنے بھائی حضرت علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہیں سلام کیا اور بیٹھ گئی۔ تو آپ نے گفتگو میں پہل کی اور فرمایا: اے حکیمہ! نرجس کو میرے فرزند ابو محمد علیہ السلام کے حوالے کردو۔

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! میں اسی غرض سے حاضر ہوئی ہوں تا کہ اس بارے میں آپ سے اجازت حاصل کرسکوں۔

آپ نے فرمایا: اے میری برکت والی بہن! اللہ تعالی نے اس امر کو دوست رکھا ہے کہ وہ آپ کو اس کام میں شریک کرے اور بھلائی میں آپ کا حصہ مقرر کرے۔

حکیمہ خاتون فرماتی ہیں: میں نے اپنے گھر آنے میں دیر نہ کی اور نرجس خاتون کو سنوار کر ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کو بخش دیا، اور دونوں کو اپنے گھر کے ایک کمرے میں جمع کر دیا۔ آپ کئی دن تک میرے پاس قیام پذیر رہے۔ پھر جناب حسن عسکری علیہ السلام نرجس خاتون کو لے کر اپنے والد علی نقی علیہ السلام کے پاس چلے گئے۔

جناب حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے والد کے قائم مقام ہوئے۔ ایک دن میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ جس طرح ان کے والد کی زیارت کے لئے حاضر ہوتی تھی۔ تو نرجس میرے پاس آئیں اور میرے جوتے اتارنے لگیں اور کہا: میری آقا! میں آپ کی جراب اتار دوں اور آپ کی خدمت کروں؟

میں نے کہا: بلکہ تم میری آقا ہو۔ میں اپنی جراب تمہیں اتارنے نہیں دوں گی، بلکہ میں بذات خود بسر وچشم تمہاری خدمت کروں گی۔

وتمام النعمۃ

# کمال الدین

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مجاہد حسین حر

مصباح القرآن ٹرسٹ

لاہور۔ پاکستان

CS Scanned with CamScanner

بلند مچان پر سجایا جس میں چالیس سیڑھیاں تھیں۔ جب اس کے بھائی کا لڑکا اس مچان پر چڑھا تو ہر طرف صلیبیں لٹکی ہوئی تھیں۔ اساقف حضرات (پوپ پادری وغیرہ) قطار میں کھڑے تھے، انجیل کے بہت سے نسخے کھلے ہوئے تھے کہ اچانک صلیبیں ٹوٹ کر زمین پر آ رہیں، مچان کے پائے ٹوٹ گئے اور تخت پر بیٹھنے والا تخت سے گر کر بے ہوش ہوگیا۔ اب کیا تھا، اساقف کے چہرے زرد ہوگئے، جسم لرزنے لگے۔ ان کے سردار نے میرے جد سے کہا: اے بادشاہ! آپ مجھے اس منحوس تقریب سے باز رکھیں۔ یہ دینِ مسیح اور آسمانی مذہب کے زوال کی نشانی ہے۔ میرے جد نے بھی اس سے فال بد لیا اور اساقف سے کہا: اس مچان کے پایوں کو دوبارہ کھڑا کرو اور پھر اسی طرح صلیبیں لٹکا دو اور اس بدکار و منحوس دولہا کے بھائی کو بلا لو تاکہ میں اس سے اپنی بیٹی کی شادی کردوں ممکن ہے کہ یہ نحوست دُور ہو جائے۔ مگر جب اس کو (دولہا بنا کر) تخت پر بٹھایا گیا تو اس کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر مجمع منتشر ہوگیا۔ میرے جد قیصر روم وہاں سے غمگین و ملول اُٹھ کر اپنے زنان خانے میں چلے گئے اور دروازوں پر پردے ڈال دیئے گئے۔ میں نے اسی شب ایک خواب دیکھا کہ حضرت مسیح و شمعون اور ان کے کچھ حواری میرے جد کے قصر میں جمع ہوئے اور آسمان جیسا بلند ایک نُوری منبر وہاں پر نصب کیا گیا جہاں میرے جد نے میری شادی کے لیے تخت نصب کیا تھا۔ اتنے میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے داماد اور ان کی اولاد میں سے چند حضرات تشریف لائے۔ حضرت مسیح نے پیش قدمی کی اور ان کا استقبال کیا اور دونوں گلے ملے۔ حضرت محمد مصطفیٰ نے ارشاد فرمایا: اے روح اللہ! میں آپؑ کے وصی شمعونؑ کی لڑکی ملیکہ کا پیغام اپنے اس لڑکے سے لے کر آیا ہوں۔ یہ فرما کر آنحضرتؐ نے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی جانب اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جو اس صاحبِ خط کے فرزند ہیں۔ حضرت مسیح نے شمعونؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تو تمھیں ایک شرف حاصل ہوا، تم اپنے خاندان کو آلِ محمدؐ کے خاندان سے نسبت دے لو۔

شمعونؑ نے کہا: مجھے منظور ہے۔

یہ سن کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نُوری منبر پر تشریف لے گئے اور انھوں نے میرا نکاح اپنے فرزند سے پڑھ دیا اور حضرت مسیح و اولادِ محمدؐ اور حوارمین اس نکاح کے گواہ بن گئے۔

السَّلَامُ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ أَرَاكَ يَا سَيِّدِي تَنْظُرُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنِّي مَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا إِلَّا مُتَعَجِّباً أَمَا إِنَّ الْمَوْلُودَ الْكَرِيمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى يَكُونُ مِنْهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَفْعِهَا إِلَيْهِ فَفَعَلَتْ فَأَمَرَهَا بِذَلِكَ.

اور روایت کیا گیا ہے کہ امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کی بہنوں میں سے کسی ایک کی کنیز کا نام نرجس تھا جس کی پرورش انھوں نے بچپن ہی سے کی تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو ایک دن امام ابومحمد حسن عسکری علیہ السلام اپنی پھوپھی کے پاس آئے اور اس کنیز کو دیکھا۔

پھوپھی نے کہا: اے میرے سیّد و سردار! میں دیکھ رہی ہوں کہ تم اس کنیز کو غور سے دیکھ رہے ہو۔

آپؑ نے فرمایا: پھوپھی جان! میں اس کو تعجب خیز نظروں سے اس لیے دیکھ رہا ہوں کہ وہ مولود اللہ کے نزدیک بڑا اکرم ہے۔ وہ اسی کے بطن سے تولد ہوگا۔ آپ میرے پدرِ بزرگوار ابوالحسنؑ سے اس کنیز کو ہمیں عطا کرنے کی اجازت حاصل کر دیں۔

جب انھوں نے اجازت مانگی تو آپؑ نے اس کی اجازت دے دی۔ [1]

(211) وَرَوَى عَلَّانٌ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ الدَّقَّاقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ السَّيَّارِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي نَسِيمُ وَ مَارِيَةُ قَالَتَا: لَمَّا خَرَجَ صَاحِبُ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ سَقَطَ جَاثِياً عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَافِعاً سَبَّابَتَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عَبْداً دَاخِراً لِلهِ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ ثُمَّ قَالَ زَعَمَتِ الظَّلَمَةُ أَنَّ حُجَّةَ اللهِ دَاحِضَةٌ وَلَوْ أُذِنَ لَنَا فِي الْكَلَامِ لَزَالَ الشَّكُّ.

---

[1] بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۲۲، ح ۲۹؛ اثبات الهداة: جلد ۳، ص ۴۱۳، ح ۵۳؛ تبصرة الولی: ح ۳؛ مدینة المعاجز: ص ۵۸۶، ح ۳؛ حلیة الابرار: جلد ۲، ص ۵۲۳؛ کمال الدین: ص ۴۲۶، ح ۲؛ عیون المعجزات: ص ۱۳۸؛ روضة الواعظین: ص ۲۵۷

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ اَبِیْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ

جب میں نے یہ کلمہ پڑھا تو انھوں نے مجھے گلے لگالیا اور میرا جی خوش ہوگیا۔

آپؑ نے فرمایا: اب توقع رکھو تمھیں ابومحمدؑ کی زیارت ہوگی اور میں انھیں بھیجوں گی۔

اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوئی اور مجھے خوشی ہوئی کہ اب میں حضرت ابومحمدؑ سے ملوں گی۔ دوسرے دن میں نے حضرت ابومحمدؑ کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا: آپؑ نے مجھ کو اپنی محبت میں مبتلا کیا ہے اور آپؑ مجھ سے ملتے بھی نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: تم سے نہ ملنے کا سبب یہ تھا کہ تم مشرکہ تھیں اب اسلام قبول کیا ہے، لہٰذا تم سے ہر شب (خواب میں) ملتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ ہمیں اور تمھیں ظاہر میں بھی ملا دے گا۔ پھر آج تک خواب میں ان کی ملاقات مجھ سے نہیں چھوٹی۔

بشر نے دریافت کیا مگر تم قیدیوں میں کیسے آگئیں؟

انھوں نے جواب دیا: ایک شب خواب میں حضرت ابومحمدؑ نے مجھے بتایا کہ تمھارے جد فلاں فلاں دن مسلمانوں سے جنگ کے لیے لشکر روانہ کریں گے پھر اس لشکر کے عقب میں خود بھی روانہ ہوجائیں گے۔ تم چند کنیزوں کے ساتھ بھیس بدل کر فلاں راستے سے ان کے ہمراہ ہوجانا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ مسلمانوں کے نگران دستے نے مجھے دیکھ لیا۔ پھر جو کچھ ہوا وہ تمھارے مشاہدے میں ہے۔ یہ تمھاری اطلاع کے لیے میں نے بتا دیا ہے ورنہ کسی اور کو نہیں معلوم کہ شاہِ روم کی دختر اس حال کو پہنچی ہے۔ پھر مالِ غنیمت کی تقسیم میں جس شیخ کے حصے میں آئی اس نے مجھ سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ تو میں نے خود کو چھپانے کے لیے اپنا نام نرجس بتایا۔

اس نے کہا: یہ کنیزوں کے نام ہیں۔

بشر کا بیان ہے کہ میں نے کہا: تعجب ہے کہ تم رومی عورت مگر تمھاری زبان عربی ہے؟

اس نے کہا: ہاں، میرے جد کی بے حد تمنا تھی کہ میں دیگر زبانیں بھی سیکھوں اس لیے انھوں نے ایک ترجمان عورت کو مقرر کیا جو صبح و شام آتی اور مجھے عربی بولنا سکھاتی۔ اس طرح میری زبان عربی رواں دواں اور مستحکم ہوگئی۔

لِسَانَكِ عَرَبِيّاً قَالَتْ نَعَمْ مِنْ وُلُوعِ جَدِّي وَ حَمْلِهِ إِيَّايَ عَلَى تَعَلُّمِ الْآدَابِ أَنْ أَوْعَزَ إِلَيَّ امْرَأَةً تَرْجُمَانَةً لِي فِي الْإِخْتِلَافِ إِلَيَّ وَ كَانَتْ تَقْصِدُنِي صَبَاحاً وَ مَسَاءً وَ تُفِيدُنِي الْعَرَبِيَّةَ حَتَّى اسْتَمَرَّ لِسَانِي عَلَيْهَا وَ اسْتَقَامَ. قَالَ بِشْرٌ فَلَمَّا انْكَفَأْتُ بِهَا إِلَى سُرَّ مَنْ رَأَى دَخَلَتْ عَلَى مَوْلَانَا أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ أَرَاكِ اللَّهُ عِزَّ الْإِسْلَامِ وَ ذُلَّ النَّصْرَانِيَّةِ وَ شَرَفَ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَتْ كَيْفَ أَصِفُ لَكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُكْرِمَكِ فَمَا أَحَبُّ إِلَيْكِ عَشَرَةُ آلَافِ دِينَارٍ أَمْ بُشْرَى لَكِ بِشَرَفِ الْأَبَدِ قَالَتْ بُشْرَى بِوَلَدٍ لِي قَالَ لَهَا أَبْشِرِي بِوَلَدٍ يَمْلِكُ الدُّنْيَا شَرْقاً وَ غَرْباً وَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً قَالَتْ مِمَّنْ قَالَ مِمَّنْ خَطَبَكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَهُ لَيْلَةَ كَذَا فِي شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا بِالرُّومِيَّةِ قَالَتْ مِنَ الْمَسِيحِ وَ وَصِيِّهِ قَالَ لَهَا مِمَّنْ زَوَّجَكِ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وَصِيُّهُ قَالَتْ مِنِ ابْنِكَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفِينَهُ قَالَتْ وَ هَلْ خَلَتْ لَيْلَةٌ لَمْ يَرَنِي فِيهَا مُنْذُ اللَّيْلَةِ الَّتِي أَسْلَمْتُ عَلَى يَدِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ مَوْلَانَا يَا كَافُورُ ادْعُ أُخْتِي حَكِيمَةَ فَلَمَّا دَخَلَتْ قَالَ لَهَا هَا هِيَهْ فَاعْتَنَقَتْهَا طَوِيلاً وَ سُرَّتْ بِهَا كَثِيراً فَقَالَ لَهَا أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ خُذِيهَا إِلَى مَنْزِلِكِ وَ عَلِّمِيهَا الْفَرَائِضَ وَ السُّنَنَ فَإِنَّهَا زَوْجَةُ أَبِي مُحَمَّدٍ وَ أُمُّ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ابوالحسین محمد بن بحر بن سہل شیبانی الرھنی سے روایت ہے کہ بشر بن سلمان بردہ فروش جو حضرت ابوایوب انصاریؓ کی اولاد میں سے تھا اور حضرت ابوالحسن اور حضرت ابومحمدؑ کے دوست داران میں سے تھا اور سرمن رائے میں ان دونوں حضرات کا پڑوسی بھی تھا، نے بیان کیا کہ ایک دن میرے پاس کافور کا خادم آیا اور کہا کہ مولا ابوالحسن علی بن محمد (امام علی نقیؑ) نے تم کو

جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی تو ڈری کہ اگر میں یہ خواب اپنے باپ اور جد سے بیان کرتی ہوں تو وہ مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے لہٰذا اس کو چھپائے رہی کسی پر اس خواب کو ظاہر نہیں کیا مگر ابو محمدؑ کی محبت میرے دل و جان میں اس قدر رس بس گئی کہ میں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا۔ نتیجے میں ضعف و ناتوانی اتنی بڑھ گئی کہ میں شدید بیمار پڑ گئی۔ مدائن کے آس پاس کوئی ایسا طبیب نہ تھا کہ جسے میرے جد نے بلا کر علاج نہ کرایا ہو مگر جب مایوسی کے سوا کوئی مداوا میری بیماری کا نہ ہو سکا تو میرے جد نے مجھ سے کہا: اے میری خنکیٔ چشم! تیرے دل میں اگر کوئی خواہش ہو تو بتا دے تا کہ میں دنیا میں ہی اس کا سامان کر دوں۔

میں نے عرض کیا: دادا جان! میں اپنی صحت اور مرض سے نجات کا دروازہ ہر طرف سے بند پا رہی ہوں۔ کاش! آپ ان مسلمانوں کو رہائی دے دیتے جو آپ کے قید خانوں میں مقید ہیں۔ ان کی بیڑیاں کاٹ دی جاتیں اور ان کی جان بخشی ہو جاتی تو مجھے اُمید ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی مادر گرامی مجھے صحت عطا فرما دیں۔

جب میرے جد نے قیدیوں کو رہا کر دیا تو میں اپنے جسم میں قدرے آثار صحت محسوس کرنے لگی اور کچھ آب و غذا کھانے پینے لگی۔ یہ دیکھ کر میرے جد کو بہت خوشی ہوئی اور اب تو وہ قیدیوں پر اور زیادہ کرم کرنے اور انھیں عزت دینے لگے۔ چودہ دن کے بعد میں نے پھر خواب دیکھا، گویا سیّدۃ النساء العالمین فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا میرے پاس تشریف لائی ہیں اور ان کے ساتھ مریم بنت عمرانؑ اور جلو میں ایک ہزار جوانِ بہشتی ہیں۔

حضرت مریمؑ نے مجھ سے فرمایا: یہ تمھارے شوہر ابو محمدؑ کی مادرِ گرامی سیدہ نساء ہیں۔

یہ سن کر میں ان سے لپٹ گئی اور زار و قطار رونے لگی اور شکایت کی کہ حضرت ابو محمدؑ سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔

بی بیؑ نے فرمایا: میرا فرزند ابو محمدؑ تمھاری ملاقات کو اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک تم مشرکہ ہو اور دین نصاریٰ پر قائم ہو اور یہ میری بہن مریم بنت عمرانؑ ہیں۔ انھوں نے بھی تمھارے دین سے برائت کر لی ہے لہٰذا اگر تم اللہ، حضرت مسیحؑ اور حضرت مریمؑ کی خوشنودی چاہتی ہو اور یہ چاہتی ہو کہ ابو محمدؑ تم سے ملیں تو کہو:

میرے پاس رومی زبان اور رومی رسم الخط میں ایک مردِ شریف کا ایک خط ہے جس میں اس نے اپنے کرم و وفا و شرافت اور سخاوت کو بیان کیا ہے۔ تم یہ خط اس کنیز کو دے دو تا کہ وہ اس صاحبِ خط کے اخلاق و عادات کے متعلق غور کرے۔ اگر وہ اس کے ہاتھ فروخت ہونے پر راضی ہو جائے تو میں اس مردِ شریف کا وکیل ہوں اسے خرید لوں گا۔

بشر بن سلیمان کا بیان ہے کہ اس کنیز کے متعلق امام ابوالحسنؑ نے جو کچھ حکم دیا تھا میں نے اس کی پوری پوری تعمیل کی۔ اس کنیز نے آپؑ کے خط کو دیکھا تو زار و قطار رونے لگی اور عمر بن یزید سے کہا کہ تم مجھے اس کے ہاتھ فروخت کر دو اور میں حلفاً کہتی ہوں کہ اگر تم نے مجھے اس صاحبِ خط کے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کیا تو میں جان دے دوں گی۔

پھر میں اس کی قیمت کے لیے مول تول کرنے لگا یہاں تک کہ قیمت وہی طے پائی جو میرے مولاؑ نے میرے حوالے کی تھی۔ میں نے اس کی قیمت ادا کی اور وہ خوش و مسرور کنیز میرے حوالے کر دی گئی۔ میں اسے لے کر بغداد میں اس حجرے کی طرف چل دیا جہاں میں مقیم تھا مگر اس کنیز کو چین نہ تھا۔ بار بار خط کو اپنی جیب سے نکالتی، اسے چومتی، آنکھوں سے لگاتی، رخساروں پر رکھتی اور سینے سے لگاتی تھی۔

میں نے حیرت سے کہا: تو اس صاحبِ خط سے واقف بھی نہیں ہے اور پھر اس کے خط کو اس والہانہ طریقے سے بوسے دے رہی ہے؟

کنیز نے جواب دیا: اے اولادِ انبیاءؑ کی معرفت نہ رکھنے والے! ذرا غور سے سُن! میں قیصرِ روم کے فرزند یشوعا کی بیٹی ہوں میرا نام ملیکہ ہے، میری ماں حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعون کے حواری کی اولاد میں سے ہے۔ میں تجھے اپنا حیرت انگیز قصہ سناتی ہوں: جب میں تیرہ سال کی تھی تو میرے دادا قیصرِ روم نے اپنے بھائی کی اولاد میں ایک لڑکے کو میرے لیے منتخب کیا اور شادی کے انتظامات شروع کیا اور اس کے لیے انھوں نے نسلِ حواریین و قسیسین و رہبان میں سے تین سو آدمی ذی وجوہ و دبدبہ و جاہت اشخاص میں سے سات سو اور امیرانِ لشکر، فوجوں کے سرداروں، نقیبوں اور قبائل کے سرداروں میں سے چار ہزار اشخاص کو اپنے قصر میں مدعو کیا اور ایک قیمتی تخت جس میں انواع و اقسام کے جواہرات جڑے ہوئے تھے محل سے منگوا کر ایک

...بیٹھ گیا۔
...تو میں گیا اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گیا۔
آپؑ نے فرمایا: اے بشر! تم انصار کی اولاد میں سے ہو اور تم لوگوں کو موالات اور دوستی سلف سے خلف تک وراثتاً منتقل ہوتی جا رہی ہے اور تم ہم اہلِ بیتؑ کے معتمد اور قابلِ بھروسہ ہو تو آج میں تمھیں مزید ایک فضیلت و شرف سے نوازتا ہوں کہ جس کے سبب سے تم ہمارے شیعوں میں دوستی و موالات کے اعتبار سے سب سے بڑھ جاؤ گے۔ یہ رازداری کی بات ہے۔ میں تمھیں ایک کنیز خریدنے کے لیے روانہ کر رہا ہوں۔
پھر آپؑ نے رومی زبان اور رومی رسم الخط میں ایک خط لکھا، اس پر اپنی مُہر لگائی پھر ایک زرد رنگ کی تھیلی نکالی جس میں دو سو بیس دینار تھے اور فرمایا: یہ خط اور تھیلی لو اور فلاں دن قبل از دوپہر فرات کے پُل پر پہنچ جاؤ۔ جب تم پہنچو گے تو ایک جانب چند کشتیاں اسیروں کی نظروں میں آئیں گی ان میں چند کنیزیں بھی ہوں گی۔ وہاں بنی عباس کے عمائدین کے وکلا اور کچھ عرب کے نوجوان بحیثیت خریدار تمھیں ملیں گے۔ تم عمر بن یزید بردہ فروش کے سامنے ذرا دُور دن بھر کے لیے کھڑے ہو جانا۔ اسی اثناء میں وہ خریداروں کو دکھانے کے لیے ایک کنیز کو لائے جو ان صفات کی ہوگی اور گف بنے ہوئے حریر کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہوگی اور خریداروں کے سامنے جانے اور ان کے ہاتھ لگانے اور چھونے سے انکار کرتی ہوگی۔ ایک باریک پردے کے پیچھے بیٹھی ہوئی اپنی رومی زبان میں فریاد کر رہی ہوگی اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کیا کہتی ہوگی۔ وہ کہتی ہوگی کہ ہائے میری پردہ دری۔ اور بعض خریدار کہیں گے کہ ہم اس کے تین سو دینار دیں گے کیونکہ یہ بہت زیادہ پاکدامن معلوم ہوتی ہے اس لیے ہمیں مرغوب ہے لیکن وہ کنیز کہے گی کہ اگر تو سلیمانؑ بن داؤدؑ یا ان کے مثل کوئی اور بادشاہ بن کر بھی آجائے تو مجھے تُو اس وقت بھی پسند نہیں آئے گا، اپنی کو تُو اپنے پاس رکھ اور بردہ فروش کہے گا کہ میں کب تک تجھے فروخت نہ کروں گا بالآخر تجھے فروخت کرنا ہی پڑے گا لیکن کنیز کہے گی کہ تجھے جلدی کیوں ہے؟ یہ بھی ضروری ہے کہ میں اپنے لیے ایسا خریدار منتخب کر لوں جس کی وفاداری اور امانتداری پر میرا دل مطمئن ہو۔
اس وقت تم اپنی جگہ سے اُٹھنا، عمر بن یزید بردہ فروش کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ

شیخ الطائفہ طوسی کی معروف
"کتاب الغیبۃ" کا اردو ترجمہ

# غیبتِ طوسی


ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن
بالمعروف شیخ الطائفہ طوسی
۳۸۵ھ - ۴۶۰ھ

آصف علی رضا

علامہ ندیم عباس حیدری علوی
فاضل دمشق



تراب پبلیکیشنز لاہور
042-37112972, 0345-8512972

# ٦ - باب

# النصوص على الرضا عليه السلام بالامامة في جملة الائمة الاثنا عشر عليهم السلام

١ - حدثنا محمد بن ابراهيم بن اسحاق الطالقاني ، قال : حدثنا الحسين ابن اسماعيل ، قال : حدثنا ابوعمرو سعيد بن محمد بن نصر القطان ، قال : حدثنا عبيد الله بن محمد السلمي ، قال : حدثنا محمد بن عبد الرحيم قال : حدثنا محمد بن سعيد بن محمد ، قال : حدثنا العباس بن ابي عمرو ، عن صدقة بن أبي موسى عن ابي نضرة قال : لما احتضر ابو جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام عند الوفاة ، دعا بابنه الصادق عليه السلام ليعهد اليه عهداً ، فقال له اخوه زيد بن علي عليه السلام : لو امتثلت في تمثال الحسن والحسين عليهما السلام لرجوت ان لا تكون أتيت منكراً ، فقال له : يا ابا الحسن ان الامانات ليست بالتمثال ولا العهود بالرسوم ، وانما هي أُمور سابقة عن حجج الله عز وجل ، ثم دعا بجابر بن عبد الله فقال له : يا جابر حدثنا بما عاينت من الصحيفة ، فقال له جابر : نعم يا أبا جعفر ، دخلت على مولاتي فاطمة بنت رسول الله «ص» ، لاهنئها بمولودها الحسين عليه السلام ، فاذا بيديها صحيفة بيضاء من درة ، فقلت لها : يا سيدة النساء ما هذه الصحيفة التي أراها معك ؟ قالت : فيها أسماء الأئمة من ولدي ، قلت لها : ناوليني لانظر فيها ، قالت : يا جابر لولا النهي لكنت أفعل ، لكنه قد نهى أن يمسها الا نبي أو وصي نبي أو أهل بيت نبي ، ولكنه مأذون لك أن تنظر إلى باطنها من ظاهرها ، قال جابر : فاذاً أبو القاسم محمد بن عبد الله المصطفى أمه آمنة ، أبو الحسن علي بن ابي طالب المرتضى أمه فاطمة بنت أسد بن هاشم بن عبد



مناف ، ابو محمد الحسن بن علي البر ، أبو عبد الله الحسين بن التقي أمهما فاطمة بنت محمد ، أبو محمد علي بن الحسين العدل ، أمه شهر بانو بنت يزدجرد أبو جعفر محمد بن علي الباقر أمه أم عبد الله[1] بنت الحسن بن علي بن أبي طالب عليه السلام ، أبو عبد الله جعفر بن محمد الصادق وأمه أم فروة بنت القاسم بن محمد بن أبي بكر ، ابو ابراهيم موسى بن جعفر أمه جارية اسمها حميدة المصفاة ، أبو الحسن علي بن موسى الرضا أمه جارية اسمها نجمة ، أبو جعفر محمد بن علي الزكي امه جارية اسمها خيزران ، ابو الحسن علي بن محمد الامين امه جارية اسمها سوسن ، ابو محمد الحسن بن علي الرفيق امه جارية اسمها سمانة وتكنى أم الحسن ، أبو القاسم محمد بن الحسن هو حجة الله القائم أمه جارية اسمها نرجس صلوات الله عليهم اجمعين . قال مصنف هذا

# عيون أخبار الرضا

للشيخ الأقدم والمحدث الأكبر أبي جعفر الصدوق
محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي قدّه المتوفى سنة ٣٨١

## الجزء الأول

منشورات الشريف الرضي

## حضرت حکیمہؑ بنت امام محمد تقی علیہ السلام

شیخ صدوقؒ نے محمد بن حسن بن احمد بن ولید سے، اس نے محمد بن یحییٰ عطار سے اس نے حسین بن رزق سے، اس نے موسیٰ بن محمد قاسم بن حمزہ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالبؑ سے روایت کی۔ اس نے کہا: مجھ سے امام محمد تقیؑ کی دختر حضرت حکیمہؑ خاتون نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے مجھے اپنے ہاں بلوایا۔ جب میں وہاں گئی اور کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اپنے گھر کو روانہ ہونے کے لیے اُٹھنے لگی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: پھوپھی جان! آج رات آپ ہمارے پاس ہی روزہ افطار کریں، کیونکہ آج ۱۵ شعبان کی شب ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اس امام کو ظاہر کرے گا، جو تمام روئے زمین پر اللہ کی حجت ہوگا۔

میں نے پوچھا: فرزند! حجت خدا کس کنیز کے بطن سے جنم لے گا؟

آپ نے فرمایا: وہ نرجسؑ سے جنم لے گا۔

میں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے تو اس میں آثار حمل ہی دکھائی نہیں دیتے۔

آپ نے فرمایا: پھوپھی جان! جو کچھ میں نے کہا ہے وہی ہوگا۔

اتنے میں جناب نرجسؑ خاتون بھی تشریف لے آئیں اور سلام کر کے بیٹھ گئیں، میرے موزے اُتارتے ہوئے بولیں۔ میری مالکہ وسیدہ! آپ کا مزاج کیسا ہے؟

# اصحابِ مہدیؑ

محدث کبیر علامہ السید ہاشم البحرانی التوبلی قدس سرہ

مولانا ندیم عباس حیدری علوی

محقق اسلام علامہ ریاض حسین جعفری

[illegible] اسلامک یونیورسٹی قم ایران

ناشر: ادارہ [illegible] الحسینؑ
[illegible] 20 [illegible] لاہور
فون: 0301-4578[illegible] 042-37225252

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

# بحار الانوار

## ۱۱

در حالات

## حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

مؤلف

## علامہ محمد باقر مجلسی

ترتیب و تدوین

اے۔ ایچ۔ رضوی

محفوظ
محفوظ بک ایجنسی ❁ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk
MBA



تمسخر اور مزاح میں بدل دیا۔ اور یہ نہ پوچھا کہ یہ کس زمانے کا واقعہ ہے۔ مجھے خود یہ یقیناً یاد ہے کہ میں یہاں سے سنہ ۲۵۰ ہجری سے کچھ زائد پر غائب ہوا تھا اور سنہ ۲۸۱ ہجری کے اندر عبداللہ بن سلیمان کے دورِ وزارت میں جب سرّمن رائے میں آیا تب اس ضعیفہ نے مجھے یہ قصّہ سُنایا۔

حنظلہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے ابوالفرج مظفّر بن احمد کو بھی بُلالیا، تاکہ میرے ساتھ وہ بھی یہ قصّہ سُن لے۔ (غیبۃ طوسیؒ)

### (۲۹) نرجس خاتونؑ حضرت ابوالحسنؑ کی بہن کی کنیز تھیں

روایت بیان کی گئی ہے کہ:

حضرت ابوالحسن امام علی النقی علیہ السلام کی بہنوں میں سے کسی کی ایک کنیز کا نام نرجس تھا جس کی پرورش انھوں نے بچپن ہی سے کی تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو ایک دن حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام پھوپی کے پاس آئے اور اس کنیز کو دیکھا۔

پھوپی نے کہا: اے میرے سیّد و سردار! میں دیکھ رہی ہوں کہ تم اس کنیز کو بغور دیکھ رہے ہو۔ (کیا وجہ ہے)؟

آپؑ نے فرمایا: پھوپی جان! میں اس کو تعجب خیز نظروں سے اس لیے دیکھ رہا تھا کہ وہ مولود جو اللہ کے نزدیک بڑا مکرّم ہے وہ اسی کے بطن سے تولّد ہوگا۔ آپ میرے پدر بزرگوار حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے اس کنیز کو ہمیں عطا کرنے کی اجازت حاصل کرلیں۔

جب اُنھوں نے اجازت مانگی تو حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے اجازت دیدی۔

(غیبۃ طوسیؒ)

### (۳۰) سنہ ولادت

علّان نے اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ مولا و آقا (امام عصرؑ) حضرت امام ابوالحسن علی نقی علیہ السلام کی وفات کے دو سال بعد سنہ ۲۵۶ھ میں تولّد ہوئے۔

(غیبۃ طوسیؒ)

### (۳۱) غذا

حضرت ابوالحسن امام علی النقی علیہ السلام کے غلام حمزہ بن نصر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب سیّد و آقا (امام عصرؑ) تولّد ہوئے تو گھر والے بیحد خوش ہوئے۔ جب قدرے بڑے ہوئے تو مجھے یہ حکم ملا کہ گوشت کے ساتھ گودے والی نلی بھی لایا کرو اور بتایا گیا کہ یہ چھوٹے آقا کے لیے ہے۔ (غیبۃ طوسیؒ)

السَّلَامُ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ أَرَاكَ يَا سَيِّدِي تَنْظُرُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنِّي مَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا إِلَّا مُتَعَجِّباً أَمَا إِنَّ الْمَوْلُودَ الْكَرِيمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى يَكُونُ مِنْهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي دَفْعِهَا إِلَيْهِ فَفَعَلَتْ فَأَمَرَهَا بِذَلِكَ.

اور روایت کیا گیا ہے کہ امام ابوالحسن (علی نقی علیہ السلام) کی بہنوں میں سے کسی ایک کی کنیز کا نام نرجس تھا جس کی پرورش انھوں نے بچپن ہی سے کی تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو ایک دن امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام اپنی پھوپھی کے پاس آئے اور اس کنیز کو دیکھا۔

پھوپھی نے کہا: اے میرے سید و سردار! میں دیکھ رہی ہوں کہ تم اس کنیز کو غور سے دیکھ رہے ہو۔

آپؑ نے فرمایا: پھوپھی جان! میں اس کو تعجب خیز نظروں سے اس لیے دیکھ رہا ہوں کہ وہ مولود اللہ کے نزدیک بڑا اکرم ہے۔ وہ اسی کے بطن سے تولد ہوگا۔ آپ میرے پدر بزرگوار ابوالحسنؑ سے اس کنیز کو ہمیں عطا کرنے کی اجازت حاصل کر دیں۔

جب انھوں نے اجازت مانگی تو آپؑ نے اس کی اجازت دے دی۔ (1)

(211) وَرَوَى عَلَّانٌ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ الدَّقَّاقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَنِ السَّيَّارِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي نَسِيمُ وَ مَارِيَةُ قَالَتَا: لَمَّا خَرَجَ صَاحِبُ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ سَقَطَ جَاثِياً عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَافِعاً سَبَّابَتَهُ نَحْوَ السَّمَاءِ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عَبْداً دَاخِراً لِلَّهِ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ ثُمَّ قَالَ زَعَمَتِ الظَّلَمَةُ أَنَّ حُجَّةَ اللهِ دَاحِضَةٌ وَلَوْ أُذِنَ لَنَا فِي الْكَلَامِ لَزَالَ الشَّكُّ.

---

(1) بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۲۲، ح ۲۹؛ اثبات الھداۃ: جلد ۳، ص ۳۱۳، ح ۵۳؛ تبصرۃ الولی: ح ۲؛ مدینۃ المعاجز: ص ۵۸۶، ح ۳؛ حلیۃ الابرار: جلد ۲، ص ۵۲۲؛ کمال الدین: ص ۴۲۶، ح ۲؛ عیون المعجزات: ص ۱۳۸؛ روضۃ الواعظین: ص ۲۵۷

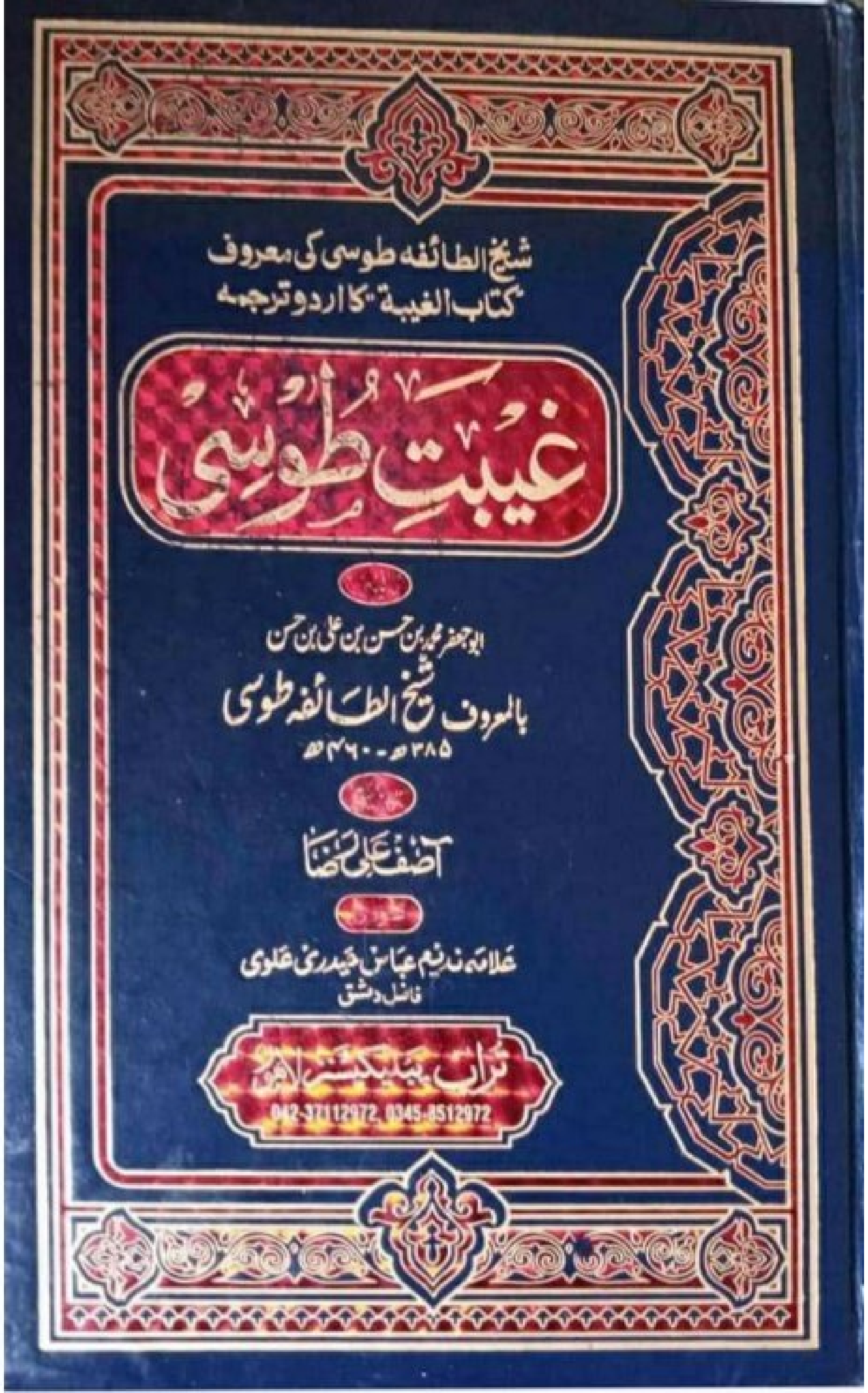

## بارہویں امام

# امیر المومنین حضرت امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام

### ۹- ربیع الاول ۲۶۰ھ تا قُربِ قیامت

**حسب و نسب**

۱۵- شعبان ۲۵۵ھ کو صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن الحسن ہے، معروف القاب مہدی آخر الزماں، صاحبِ امر، قائم آلِ محمد، حضرت حجت۔ صاحب العصر، امام غائب اور المنتظر ہیں۔ پدر بلند مرتبت امام حسن عسکری علیہ السلام اور مادر علیہ منزلت نرجس خاتون ہیں، جن کا اصلی نام ملیکہ تھا اور جو سوسن و ریحانہ کے القاب سے بھی موسوم ہوئیں۔

## حضرت نرجس خاتون

آپ قیصر روم کی پوتی تھیں، باپ کا نام یشوعا تھا، ماں حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعون الصفا کی نسل سے تھیں۔

آپ کے جوان ہونے پر قیصر نے اپنے بھتیجے سے آپ کا رشتہ کر دیا مگر پادری جب رسم شادی ادا کرنے کے لئے بیٹھے تو تمام بت اور صلیبیں اُوندھے مُنہ زمیں پر گر پڑیں تخت کے پائے ٹوٹ گئے۔ دولہا زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا، پادری کانپنے لگے۔ ان حالات کو فال بد سے تعبیر کیا گیا۔ نتیجے میں شادی ملتوی ہو گئی۔

دوسری بار دوسرے شہزادے سے نسبت ہوئی اور شادی کے لئے ہر ممکن احتیاط کی گئی لیکن وہی صورتِ حال پیش آئی۔

## بارہویں امام

# (امیر المومنین حضرت امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام)

### ۹- ربیع الاول ۲۶۰ھ تا قربِ قیامت

**حسب و نسب**

۱۵- شعبان ۲۵۵ھ کو صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کا اسم گرامی محمد بن الحسن ہے، معروف القاب مہدی آخر الزماں، صاحبِ امر، قائمِ آلِ محمد، حضرت حجت۔ صاحب العصر، امام غائب اور المنتظر ہیں۔ پدر بلند مرتبت امام حسن عسکری علیہ السلام اور مادر علیہ منزلت نرجس خاتون ہیں، جن کا اصلی نام ملیکہ تھا اور سوسن و ریحانہ کے القاب سے بھی موسوم ہوئیں۔

### حضرت نرجس خاتون

آپ قیصر روم کی پوتی تھیں، باپ کا نام یشوعا تھا، ماں حضرت عیسیٰ کے وصی شمعون الصفا کی نسل سے تھیں۔

آپ کے جوان ہونے پر قیصر نے اپنے بھتیجے سے آپ کا رشتہ کر دیا مگر پادری جب رسم شادی ادا کرنے کے لئے بیٹھے تو تمام بت اور صلیبیں اُوندھے مُنہ زمیں پر گر پڑیں تخت کے پائے ٹوٹ گئے۔ دولہا زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا، پادری کانپنے لگے۔ ان حالات کو فال بد سے تعبیر کیا گیا۔ نتیجے میں شادی ملتوی ہو گئی۔

دوسری بار دوسرے شہزادے سے نسبت ہوئی اور شادی کے لئے ہر ممکن احتیاط کی گئی لیکن وہی صورتِ حال پیش آئی۔

## ذكر الإمام الثاني عشر

وهو مولانا الإمام المنتظر، الخلف الحجّة (صاحب الزمان)[1] أبو القاسم محمّد بن الحسن الخالص بن عليّ المتوكّل بن محمّد القانع بن عليّ الرضا بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمّد الباقر بن عليّ سيّد العابدين[2] بن الحسين الشهيد بن عليّ بن أبي طالب صلوات الله عليهم أجمعين

إذا ما وَصَلَ الجمعُ إلى أخبار مولانا فما أجدَرَنا بالشكر لله وأولانا
إمامٌ نتولّاه وطوبى لو تَوَلّانا رآنا اللهُ في عُطلٍ وبالمهدي حلّانا
وأولانا به لطفاً وتأييداً وإحسانا ونرجو أنّنا نلقاه في الدنيا ويلقانا
عسى يروى به قلب به ما زال ظمآنا

قال الشيخ كمال الدين ابن طلحة رحمه الله: الباب الثاني عشر في أبي القاسم محمّد الحجّة بن الحسن الخالص بن عليّ المتوكّل بن محمّد القانع بن عليّ الرضا عليهم السلام

فهذا الخلفُ الحجّةُ قد أيّده الله
هداه نَهَجَ الحقِّ وآتاه سجاياه
وأعلى في ذُرى العُليا بالتأييد مَرقاه
وآتاه حُلى فضلٍ عظيمٍ فتحلّاه
وقد قال رسولُ الله قولاً قد رويناه
وذوا العلم بما قال إذا أدرك معناه
ترى الأخبار في المهدي جاءت بِمُسمّاه
وقد أبداه بالنسبة والوصف وسمّاه
ويكفي قوله منّي لإشراق مُحَيّاه
ومِن بَضعَتِهِ الزهراء مَرْساهُ ومَسْراه[3]

---

(١) من النسخ ما عدا ن، خ.

(٢) ن، خ: «زين العابدين».

(٣) ق، م: «مسراه ومرساه».

ولن يلغ ماأُوتيه أمثال وأشباه
فإن[١] قالواهوالمهدي ما مانوا(بمافاهوا)[٢]

قد رتَعَ[٣] من النبوّة في أكناف عناصرها، ورضع من الرسالة أخلاف أواصرها، ونزع من القرابة بسِجال مَعاصرها[٤]، وبرع في صفات الشرف فعَقَدَت عليه بخناصرها، واقتنى من الأنساب شرف نصابها، واعتلى عند الانتساب على شرف أحسابها، واجتنى جنَى الهداية من معادنها[٥] وأسبابها، فهو من وَلَد الطُهر البتول المجزوم بكونها بضعةً من الرّسول، فالرسالة أصله، وأنّها لأشرف العناصر والأُصول.

فأمّا مولده فبسُرّ من رأى؛ في ثالث وعشرين رمضان من سنة ثمان وخمسين ومئتين للهجرة.

وأمّا نسبه أباً وأُمّاً، فأبوه أبومحمّد الحسنُ الخالص بنُ عليّ المتوكّل بن محمّد القانع بن عليّ الرضا بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق بن محمّد الباقر بن عليّ زين العابدين بن الحسين الزكي بن عليّ المرتضى أميرالمؤمنين عليهم السلام، وقد تقدّم ذكر ذلك مفصّلاً.

وأُمّه أُم ولد تسمّى صَقِيل، وقيل: حكيمة، وقيل غير ذلك.

وأمّا اسمه فمحمّد، وكنيته أبوالقاسم، ولقبه الحجّة، والخلف الصالح، و(قيل)[٦]: المنتظر.

وأمّا ما ورد عن النبيّ صلى الله عليه وآله في المهدي من الأحاديث الصحيحة:

فمنها ما نقله الإمامان أبوداود والتِرمِذي ـ رضي الله عنهما ـ كلّ واحد منهما

---

(١) خ، م: «فمن».
(٢) ق، ك: «ولا تاهو».
(٣) ك، ق: «قد وقع».
(٤) الكَنَف: جمع أكناف وهي الجوانب، والأخلاف: جمع خلف وهو الثدي. والأواصر: العهود واحدها إصر. والنزع: المدّ، ونزع القوس: مدّها. والسِجال: جمع سَجْل وهو الدلو فيه ماء قلّ أو كثر لا فارغاً. والمعاصر والمُعْصِرات: السحاب تُعتَصَرُ بالمطر. (الكفعمي).
(٥) م: «معانيها».
(٦) من النسخ ما عدا ق، ك.

نرجس الى أن قال وذكر ابن الازرق في تاريخ ميافارقين ان الحجة المذكور ولد في تاسع شهر ربيع الاول سنة ثمان وخمسين ومأتين وقيل في ثامن من شعبان سنة ست وخمسين وهو الاصح وانه لما دخل السرداب كان عمره اربع سنين وقيل خمس سنين وقيل انه دخل السرداب سنة خمس وسبعين ومأتين وعمره سبع عشرة سنة والله أعلم أي ذلك كان سلام الله ورحمته عليه .

السادس والعشرون عن الشيخ شمس الدين محمد بن يوسف الزرندي في كتاب معراج الوصول الى معرفة فضل آل الرسول الامام الثاني عشر صاحب الكرامات المشتهر الذي عظم قدره بالعلم واتباع الحق والاثر القائم بالحق والداعي الى منهج الحق الامام أبو القاسم محمد بن الحسن وكان مولده على ما نقلته الشيعة ليلة الجمعة للنصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومأتين بسر من رأى في زمان المعتمد وامه نرجس بنت قيصر الرومية ام ولد انتهى .

السابع والعشرون عن الشيخ محمد بن محمود الحافظ البخاري في كتابه ما لفظه وأبو محمد الحسن العسكري ولده محمد معلوم عند خاصة اصحابه وثقات أهله ثم قال ويروى ان حكيمة بنت ابي جعفر محمد الجواد عمة ابي محمد الحسن العسكري كانت تحبه وتدعو له وتتضرع ان ترى له ولداً وكان أبو محمد الحسن العسكري اصطفى جارية يقال لها نرجس فلما كان ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومأتين دخلت حكيمة فدعت لابي محمد الحسن العسكري فقال لها يا عمة كوني الليل عندنا الى آخر تاريخ تولده كما شرحناه في الفرع الثاني من الغصن الخامس في اخبار تولده باختلاف يسير .

# كشف الغمة في معرفة الأئمة (عليهم السلام)

تأليف

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي (قدس سره)

الجزء الرابع

المجمع العالمي لأهل البيت

# إلزام الناصب

في

## إثبات الحجة الغائب عجل الله فرجه

تأليف

شيخ الفقهاء والمحدثين الحاج الشيخ علي اليزدي الحائري

المتوفى سنة ١٣٣٣ﻫ

الجزء الأول

منشورات

دار ومطبعة النعمان

بيروت - لبنان

الخامس والعشرون العالم الالمعي القاضي أحمد بن محمد بن ابراهيم ابن ابي بكر بن خلكان في تاريخه المعروف أبو القاسم محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي بن محمد الجواد المذكور قبله ثاني عشر الأئمة الاثنى عشر على اعتقاد الامامية المعروف بالحجة وهو الذي تزعم الشيعة انه المنتظر والقائم والمهدي وهو صاحب السرداب عندهم واقاويلهم فيه كثيرة وهم ينتظرون ظهوره في آخر الزمان من السرداب بسر من رأى كانت ولادته يوم الجمعة منتصف شعبان سنه خمس وخمسين ومأتين ولما توفى أبوه وقد سبق ذكره في حرف الحاء كان عمره خمس سنين واسم امه خمط وقيل

o stamps are applied by registered version)



نرجس الى أن قال وذكر ابن الازرق في تاريخ ميافارقين ان الحجة المذكور ولد في تاسع شهر ربيع الاول سنة ثمان وخمسين ومأتين وقيل في ثامن من شعبان سنة ست وخمسين وهو الاصح وانه لما دخل السرداب كان عمره اربع سنين وقيل خمس سنين وقيل انه دخل السرداب سنة خمس وسبعين ومأتين وعمره سبع عشرة سنة والله أعلم أي ذلك كان سلام الله ورحمته عليه .

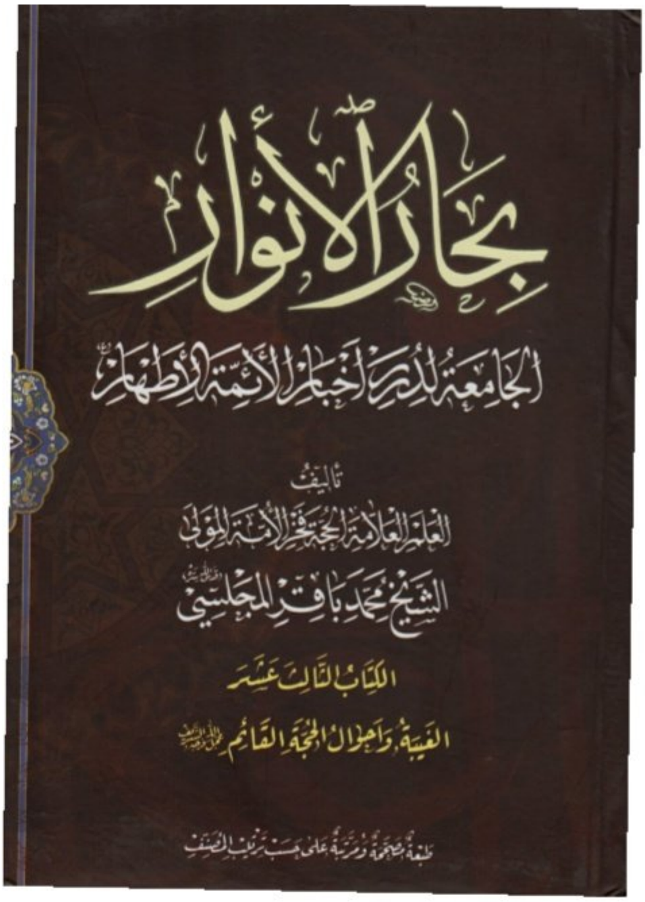


ثم قالت لما سقط من بطن أمه إلى الأرض وجد جاثيا على ركبتيه رافعا بسبابتيه ثم عطس فقال الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٢٨/٥١
الْعَالَمِينَ و صلى الله على محمد و آله عبدا داخرا غير مستنكف و لا مستكبر ثم قال؈ زعمت الظلمة أن حجة الله داحضة لو أذن لي لزال الشك.

و عن إبراهيم صاحب أبي محمد؈ أنه قال وجه إلي مولاي أبو الحسن؈ بأربعة أكبش و كتب إلي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عق هذه عن ابني محمد المهدي و كل هنأك و أطعم من وجدت من شيعتنا(٢).

(١) سورة القصص، آية: ٥ و٦.

(٢) لم نعثر على هذا الكتاب.

أقول: و قال الشهيد رحمه الله في الدروس ولد؈ بسرمن‌رأى يوم الجمعة ليلا خامس عشر شعبان سنة خمس و خمسين و مائتين و أمه صقيل و قيل نرجس و قيل مريم بنت زيد العلوية(١).

أقول: و عين الشيخ في المصباحين(٢) و السيد بن طاوس في كتاب الإقبال(٣) و سائر مؤلفي كتب الدعوات ولادته؈ في النصف من شعبان و قال في الفصول المهمة ولد بسرمن‌رأى ليلة النصف من شعبان سنة خمس و خمسين و مائتين(٤). نقل من خط الشهيد عن الصادق؈ قال إن الليلة التي يولد فيها القائم؈ لا يولد فيها مولود إلا كان مؤمنا و إن ولد في أرض الشرك نقله الله إلى الإيمان ببركة الإمام؈(٥).

**في أنه عليه السلام ابن سبيّة، ابن خيرة الإماء:**

٢٦٧ - أخبرنا أحمد بن محمّد بن سعيد بن عقدة، قال: حدّثنا محمّد بن المفضّل بن قيس بن رمانة الأشعري وسعدان بن إسحاق بن سعيد وأحمد بن



الحسين بن عبد الملك ومحمّد بن الحسن القطواني، قالوا جميعاً: حدّثنا الحسن ابن محبوب الزرّاد، عن هشام بن سالم، عن يزيد الكناسي، قال:

«سمعت أبا جعفر محمّد بن عليّ الباقر عليه السلام يقول: إنّ صاحب هذا الأمر فيه شبه من يوسف، ابن أمة سوداء، يصلح الله عزّ وجلّ له أمره في ليلة واحدة، يريد بالشبه من يوسف عليه السلام غيبته».

٢٦٨ - أخبرنا عبد الواحد بن عبد الله بن يونس، قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن رباح الزهري، قال: حدّثنا أحمد بن عليّ الحميري، قال: حدّثنا الحكم أخو مشمعلّ الأسدي، قال: حدّثني عبد الرحيم القصير، قال:

«قلت لأبي جعفر عليه السلام: قول أمير المؤمنين عليه السلام: (بأبي ابن خيرة الإماء) أهي فاطمة عليها السلام؟

فقال: إنّ فاطمة عليها السلام خيرة الحرائر، ذاك المبدّح بطنه، المشرب حمرة، رَحِم الله فلاناً».

٢٦٩ - أخبرنا أحمد بن محمّد بن سعيد، قال: حدّثنا القاسم بن محمّد بن الحسن بن حازم، قال: حدّثنا عبيس بن هشام، عن عبد الله بن جبلة، عن عليّ بن أبي المغيرة، عن أبي الصباح، قال:

«دخلت على أبي عبد الله عليه السلام، فقال لي: ما وراءك؟

فقلت: سرور من عمّك زيد، خرج يزعم أنّه ابن سبيّة، وأنه قائم هذه الأُمّة، وأنّه ابن خيرة الإماء.

فقال: كذب، ليس هو كما قال، إن خرج قتل.

٢٧٠ - حدّثنا محمّد بن همام ومحمّد بن الحسن بن جمهور، جميعاً، عن الحسن بن محمّد بن جمهور، عن أبيه، عن سليمان بن سماعة، عن أبي الجارود، عن القاسم بن الوليد الهمداني، عن الحارث الأعور الهمداني، قال:

«قال أمير المؤمنين عليه السلام: بأبي ابن خيرة الإماء - يعني القائم عليه السلام من

## ایک ایسی کنیز کے فرزند جو تمام کنیزوں سے افضل ہے

(حدیث:۸)

یزید الکناسی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ امام عصرؑ میں حضرت یوسفؑ کی شبیہ موجود ہے۔ ایک تو وہ با عظمت و بلند شان والی بی بی کے بیٹے ہیں اور دوسرا خدا ان کے معاملے کو رات کے وقت درست کرے گا۔

(حدیث:۹)

عبدالرحیم بن قصیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امیر المومنین کے اس فرمان: (سب سے بہترین کنیز کے بیٹے پر میرے ماں باپ قربان جائیں!) کی بابت پوچھا کہ کیا اس سے مراد جناب سیدہ کونینؑ ہیں؟

تو انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں وہ آزاد عورتوں میں سب سے افضل ہیں۔ یہاں ان کی مراد وہ ہستی ہے جس کا بطن مبارک آگے کی طرف بڑھا ہوا اور رنگت سرخی مائل سفید ہوگی۔ خدا فلاں پر رحمت نازل کرے۔ (اثبات الہداۃ: ج ۳ ص ۸ ح ۵۳؛ بحار الانوار ج ۵۱ ص ۴۲؛ منتخب الاثر: ص ۲۰۰ ح ۱۶؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ج ۳ ص ۲۳۶)

(حدیث:۱۰)

ابوالصباح سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: سناؤ، پیچھے کی کیا خبر ہے؟ میں نے عرض کی: آپ کے چچا زید بن علی علیہ السلام کے بارے میں ایک اچھی خبر ہے۔ وہ یہ کہ انہوں نے خروج کا ارادہ کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک قید ہو کر آنے والی مستور کے بیٹے اور اس امت کے قائم اور امام کا ان سے زیادہ فضیلت رکھنے والی کنیز کے بیٹے ہیں۔

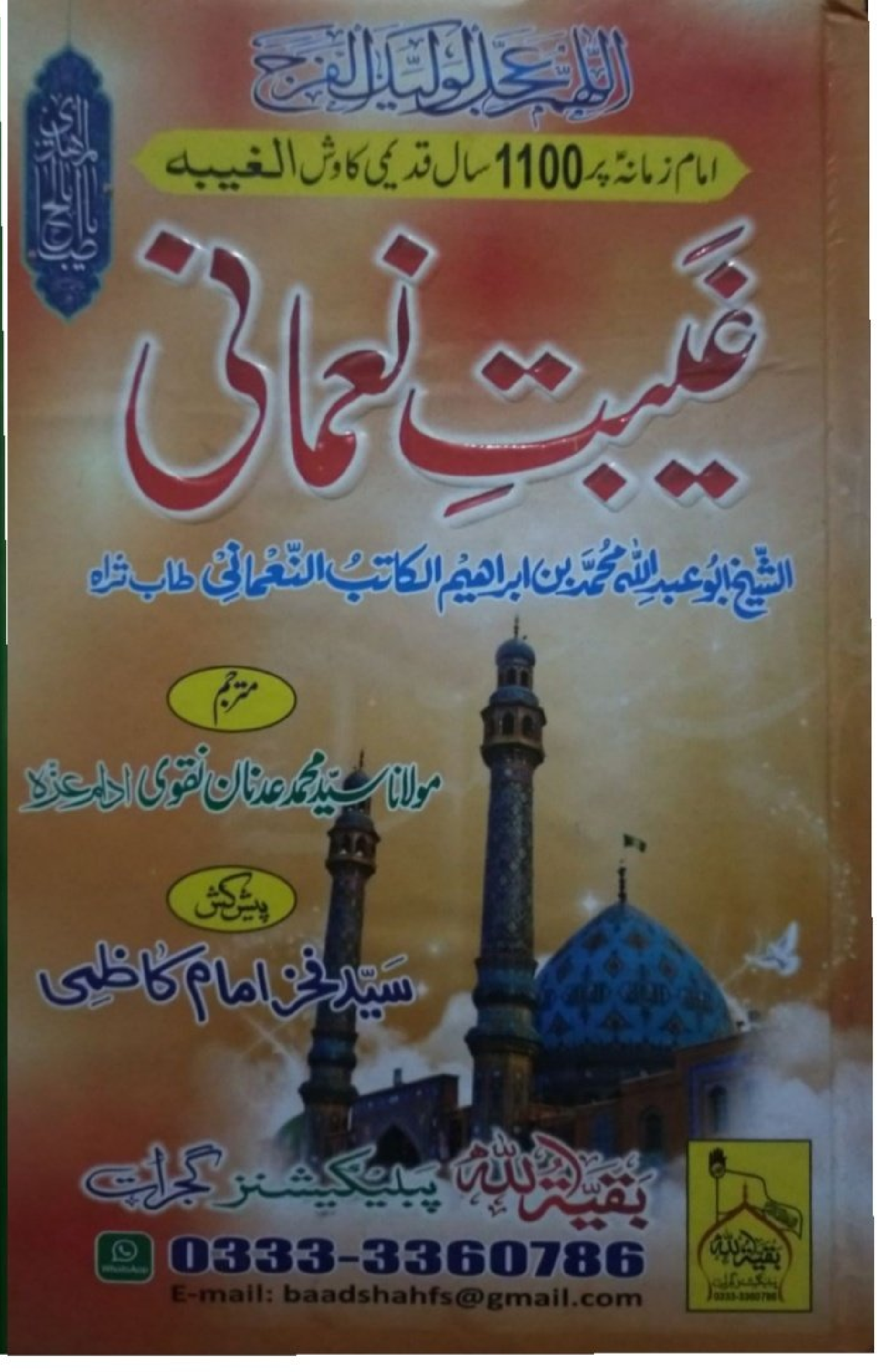

المكتبة الشيعية
Shia Online Library





محمد بن الحسن القائم بالحق المهدى صاحب الزمان يملأ الأرض عدلا وقسطا كما ملئت ظلما وجورا باخبار النبي صلى الله عليه وآله بذلك الذي رواها في كتبهم ولم ينكروها ولد بسر من رأى يوم الجمعة ليلا خامس عشر شهر شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وامه ريحانه ويقال لها نرجس ويقال لها صقيل وسوسن وقيل مريم بنت زيد العلوية وغيبته الصغرى أربع وسبعون سنة وكان وكلائه على شيعته وسفرائه بينهم وبينه الذين ترد عليهم التوقيعات من جانبه أربعة عثمان ابن السعيد السمان وابنه محمد بن عثمان والحسين ابن روح النوبختي وعلي بن محمد السيمري ومن الوكلاء ببغداد حفص بن عمر المدعو بالجمال عمر بن سعيد العمري وابنه وحاجز ويقال له الوشا والبلالي وهو محمد بن علي بن بلال والعطار وهو محمد بن يحيى ومحمد بن أحمد بن جعفر ومن وكلائه من أهل الكوفة العاصمي ومن الأهواز محمد بن إبراهيم بن مهزيار ومن قم احمد ابن إسحاق ومن أهل همدان محمد بن صالح ومن الري البسامي ومحمد بن أبي عبد الله الأسدي ومن أهل أذربايجان القاسم بن العلا ومن نيشابور محمد بن شاذان وغيرهم جمع كثير وهو المتيقن ظهوره وروى أحمد بن حنبل في مسنده عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وآله كان يمر بباب فاطمة الزهراء ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر ويقول الصلاة يا أهل البيت انما يريد الله ليذهب عنكم

والمسلمون بحب آل نبيها　　يرمون في الآفاق بالنيران

# مجلس في ذكر ماروى في نرجس ام القائم «ع»

واسمها مليكة بنت يشوعا بن قيصر الملك

قال بشر بن سليمان النخاس من ولد أبي ايوب الانصاري أحد موالى أبي الحسن أبي محمد عليهما السلام قال : كان مولانا ابو الحسن علي بن محمد العسكري «ع» فقهني في امر الرقيق فكنت لا ابتاع ولا ابيع إلا باذنه فاجتنبت بذلك موارد الشبهات حتى كملت معرفتي فيه فاحسنت الفرق بين الحلال والحرام ، فبينا انا ذات ليلة في منزلي بسر من رأى وقد مضى هوى منها إذ قرع الباب قارع فعدوت مسرعاً فاذا بكافور الخادم رسول مولانا أبي الحسن علي بن محمد عليهما السلام يدعوني اليه فلبست ثيابي ودخلت فرأيته يحدث ابنه ابا محمد «ع» واخته حكيمة من وراء الستر ، فلما جلست قال : يا بشر انك من ولد الانصار وهذه الولاية لم تزل فيكم يرثها خلف عن سلف ، وانتم ثقاتنا أهل البيت واني مزكيك ومسرحك بفضيلة تسبق بها سائر الشيعة في الموالاة بها بسر اطلعك عليه وانفذك في تتبع امره ، وكتب كتاباً ملطفاً بخط رومي ولغة رومية وطبع عليه خاتمه واخرج شستقة صفراء فيها مائتان وعشرون ديناراً ، قال خذها وتوجه بها الى بغداد واحضر معبر الفرات ضحوة كذا فاذا وصلت الى جانبك زواريق السبايا وبرزت الجواري منها فستحدق بهن طوائف المبتاعين من وكلاء قواد بني العباس وشراذم من فتيان العراق فاذا رأيت ذلك فاشرف من البعد على المسمى عمرو بن يزيد النخاس عامة نهارك الى ان يبرز للمتابعين جارية صفتها كذا لابسة خزين صفيقين تمتنع من السفور ولمس المعرض والانقياد لمن يحاول لمسها او شغل نظرها بتأمل مكاشفها من وراء الستر الرقيق فيضربها النخاس فتصرخ صرخة رومية فاعلم انها تقول : واهتك ستراه فيقول بعض المبتاعين علي بثلثمائة دينار فقد زادني العفاف فيها رغبة فتقول بالعربية لو برزت في زي سليمان على مثل سرير ملكه ما بدت لي فيك رغبة فاشفق على مالك فيقول لها النخاس : فما الحيلة ولابد من بيعك ؟ فتقول الجارية : وماالعجلة ولابد من اختيار مبتاع يسكن قلبي الى امانته

# روضة الواعظين

## للفتال النيسابوري

تأليف

الشيخ العلامة زين المحدثين محمد بن الفتال النيسابوري الشهيد في سنة ٥٠٨ هـ

من أعلام القرنين
الخامس والسادس الهجريين

وضع المقدمة

العلامة الجليل السيد محمد مهدي السيد حسن الخرسان

منشورات المكتبة الحيدرية ومطبعتها في النجف ت (٣٦٨)

١٣٨٦ هـ — ١٩٦٦ م

### صاحب الزمان عليه السلام:

قيام صاحب الزمان، وهو الخلف الزكي بقية الله في أرضه وحجته على خلقه، المنتظر لفرج أوليائه من عباده، عليه السلام ورحمته وتحياته (روى) عن العالم عليه السلام، أنه أن الله عز وجل إذا أراد أن يخلق الإمام أنزل قطرة من الزمن فسقطت على ثمار الأرض فيأكلها الحجة صلى الله عليه فإذا وقعت في الموضع الذي تستقر فيه ومضى له أربعون يوماً سمع الصوت، فإذا أتت له أربعة أشهر كتب على عضده الأيمن وتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم، فإذا قام بأمر رفع له عمود من نور في كل بلد ينظر به إلى أعمال[1] العباد.

(١) البحارج ٥١ ص ٢٥.



by Tiff Combine - (no stamps are applied by registered version)

قال المؤلف لهذا الكتاب (روى) لنا الثقات من مشايخنا أن بعض أخوات أبي الحسن (ع) علي بن محمد (ع) كانت لها جارية ولدت في بيتها وربتها تسمى نرجس، فلما كبرت وعبلت دخل أبو محمد (ع) فنظر إليها فأعجبته، فقالت عمته أراك تنظر إليها فقال صلى الله عليه إني ما نظرت إليها إلا متعجباً أما أن المولود الكريم على الله جل وعلا يكون منها، ثم أمرها أن تستأذن أبا الحسن في دفعها إليه ففعلت فأمرها بذلك.

و(روى) جماعة من الشيوخ العلماء، منهم علان الكلابي وموسى بن محمد الغازي وأحمد بن جعفر بن محمد بأسانيدهم أن حكيمة بنت أبي جعفر (ع) عمة أبي محمد (ع) كانت تدخل إلى أبي محمد فتدعو له أن يرزقه الله ولداً وأنها قالت دخلت عليه يوماً فدعوت له كما كنت ادعو، فقال لي يا عمة أما أنه يولد في هذه الليلة وكانت ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين المولود الذي كنا نتوقعه فاجعلي إفطارك عندنا، وكانت ليلة الجمعة فقلت له ممن يكون هذا المولود يا سيدي فقال من جاريتك نرجس قالت ولم يكن في الجواري أحب إلي منها ولا أخف على قلبي، وكنت إذا دخلت الدار تتلقاني وتقبل يدي وتنزع خفي بيدها، فلما دخلت إليها ففعلت بي كما كانت تفعل فانكبيت على يدها فقبلتها ومنعتها مما تفعله، فخاطبتني بالسيادة فخاطبتها بمثله فانكرت ذلك فقلت لها لا تنكري ما فعلته فإن الله سيهب لك في ليلتنا هذه غلاماً سيداً في الدنيا والآخرة قالت فاستحيت، قالت حكيمة فتعجبت وقلت لأبي محمد إني لست أرى بها أثر حمل فتبسم صلى الله عليه وقال لي إنا معاشر الأوصياء لا نحمل في البطون ولكنا نحمل في

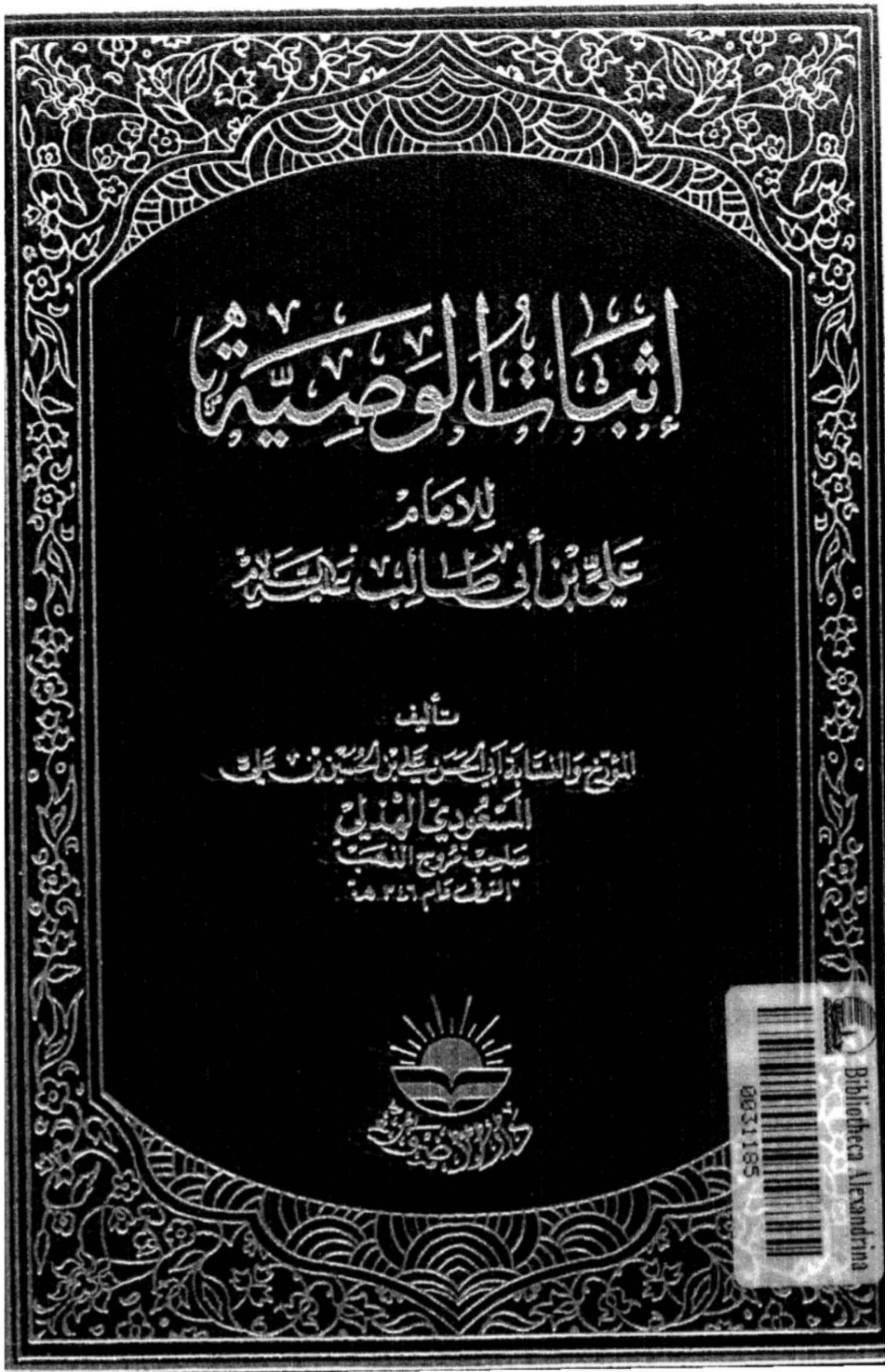

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

# مُلاقاتِ امام

## علیہم السّلام

اَزْ اِفادَاتِ بابَرکاتْ


زبدۃ العلماء الکرام عمدۃ الفقہاء العظام سیّد الملّۃ

جناب مولانا السیّد محمدؐ صاحب قبلہ مجتہد امروہوی

تجدیدِ نظر

سیّد اعجاز محمدؐ (فاضل)



ناشران

اِفتخار بُک ڈپو (رجسٹرڈ) اِسلام پورہ لاہور

اعلیٰ کاغذ قیمت -/135


## والدۂ ماجدہ

حضرت کی والدۂ ماجدہ ترحیس خاتون ہیں جو شاہِ روم کے بیٹے یشوعا کی لڑکی تھیں اور ان کی مادر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی شمعون بن صفا کی اولاد سے ہیں، پہلا نام ملیکہ بھی ہے اور بعض ایام میں انہیں کو ریحانہ وسوسن وصقیل سے یاد کیا گیا ہے ان کا واقعہ شیخ جلیل عظیم الشان ابو محمدؐ فضل بن شاذان نے جن کی رحلت حضرت حجّت علیہ السلام کی ولادت کے بعد اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت سے قبل ہوئی ہے اور شیخ صدوق اور شیخ طوسی ودیگر حضرات نے اس طرح نقل فرمایا ہے کہ بشر بن سلیمان بردہ فروش سے روایت ہے جو ابو ایوب انصاری کی نسل تھے اور امام علی نقی وامام حسن عسکری علیہ السلام کے موالیان میں سے اور ان حضرات کے ہمسایہ پڑوسی بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ کافور خادم میرے پاس آیا اور کہا کہ ہمارے مولا حضرت علی نقی علیہ السلام تمہیں بلاتے ہیں میں حاضر خدمت ہوا جب بیٹھ گیا تو فرمایا کہ اے بشر تم انصار



کی اولاد سے ہو اور ہماری محبّت ودوستی ہمیشہ تم لوگوں میں رہی ہے یہ برابر تمہاری میراث چلی آتی ہے اور تم ہم اہلبیتؑ کے معتمدین میں سے ہو میں ایک خاص فضیلت کے لئے تمہیں منتخب کرتا ہوں جس سے ہمارے دوستوں پر تم سبقت لے جاؤ گے اور وہ راز کی بات ہے کہ ایک کنیز کی خریداری کے لئے تمہیں بھیجنا چاہتا ہوں پھر حضرت نے ایک خط رومی زبان اور رومی خط میں لکھ کر اس پر مہر کی اور دوسو بیس اشرفیاں کپڑے میں بندھی ہوئی نکالیں اور فرمایا کہ یہ لو اور بغداد چلے جاؤ فرات کے گھاٹ پر پہونچنا وہاں دِن چڑھے چند کشتیاں اسیروں کی آئیں گی جن میں تم کنیزیں دیکھو گے ان کی خریداری کے واسطے بہت سے سرداران بنی عباس کے وکیل اور کچھ جوانان عرب جمع ہوں گے تم دُور سے اس شخص پر جس کو عمر بن یزید نخاس کہتے ہیں نگاہ رکھنا اور دن بھر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ ان صفات کی کنیز خریداروں کے سامنے پیش کرے جو دو جامہ ریشمین محکم بھی پہنے ہوگی اور خریداروں کے سامنے پیش ہونے سے انکار اور ان کے دیکھنے ہاتھ لگانے سے منع کرتی ہوگی باریک پردے سے رومی زبان میں اس کو تم یہ کہتے ہوئے سنو گے کہ ہائے کیسی مصیبت ہے جو میری پردہ دری کی جاتی ہے

کے لئے ایک کنیز کو ظاہر کرے گا جو کہ فلاں فلاں صفت رکھتی ہو گی۔ حضرت نے اس کے تمام اوصاف بیان فرمائے۔ وہ کنیز موٹی حریر کا لباس پہنے ہو گی اور خریداروں کو اپنی طرف نظر کرنے اور اپنے جسم پر ہاتھ رکھنے سے منع کرے گی اور تو سنے گا کہ عقب پردہ سے اس کی صدا بزبان رومی بلند ہوتی ہے۔ پس تو یقین جان کہ وہ زبان رومی میں یہ کہتی ہے۔ اے وائے کہ میرا پردہ چاک ہوا۔ بعد اس کے خریداروں میں سے ایک شخص کہے گا کہ میں اس کنیز کی قیمت میں تین سو اشرفیاں دیتا ہوں کیونکہ اس کنیز کی عفت نے مجھ کو اس کی خریداری کی طرف زیادہ راغب کیا ہے وہ کنیز بزبان عربی اس شخص سے کہے گی کہ اگر تو حضرت سلیمان کی ہیبت میں ظاہر ہو اور ان کی بادشاہی تجھے مل جائے تب بھی میں تیری طرف رغبت نہ کروں گی تو اپنا مال تلف نہ کر اور میری قیمت کے عوض نہ دے۔ اس وقت یہ بردہ فروش کہے گا کہ میں تیرے لئے کیا چارہ و تدبیر کروں کہ تو کسی خریدار کے ساتھ راضی نہیں ہوتی اور تیرے فروخت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ کنیز جواب دے گی کہ کیوں تعجیل کرتا ہے۔ ضرور کوئی ایسا خریدار بہم پہنچے گا جس کی طرف میرا دل مائل ہو اور میں اس کی وفا و دیانت پر اعتماد رکھوں۔ پس تو اس وقت مالک کنیز کے پاس جا اور اس سے بیان کر کہ میرے پاس ایک مرد شریف و بزرگ کا خط ہے جس کو اس نے از روئے ملاطفت بہ خط و زبان فرنگی لکھا ہے اور اس خط میں اپنے کرم و سخاوت و وفاداری و بزرگی کا حال بیان کیا ہے یہ خط اس کنیز کو دے کہ پڑھے اگر اس خط کے لکھنے والے سے راضی ہو گی میں اس بزرگوار کی طرف سے وکیل ہوں کہ یہ کنیز اس کے لئے خریدوں۔ بشیر بن سلیمان کہتا ہے کہ حضرت نے

# فصل سوم

## حضرت نرجس خاتون کے حالات

دو شیخ بزرگوار یعنی شیخ محمد ابن بابویہ قمی اور شیخ طوسی نے غیبت کی کتابوں میں بسند معتبر بشیر ابن سلیمان بردہ فروش سے روایت کی ہے جو کہ ابو ایوب انصاری کی اولاد سے اور حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری کے شیعان خاص سے تھا اور سر من رائے میں ان بزرگواروں کا ہمسایہ تھا وہ کہتا ہے کہ ایک دن کافور خادم حضرت امام علی نقی میرے پاس آیا اور مجھ کو طلب کیا جب میں آنحضرت کی خدمت میں گیا اور بیٹھا حضرت نے فرمایا کہ تو انصار کی اولاد سے ہے اور ہمیشہ ہم اہلبیت کی ولایت و محبت حضرت رسول کے زمانہ سے اس وقت تک تمہارے درمیان رہی ہے اور تم لوگ ہمیشہ ہمارے محل اعتماد تھے۔ اب میں تجھے اختیار کرتا ہوں اور ایسی فضیلت کے ساتھ مشرف کرتا ہوں جس کے سبب ہماری ولایت میں تمام شیعوں پر سبقت لے جائے گا۔ ایک راز پنہاں سے تجھے مطلع کرتا ہوں اور ایک کنیز کے خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں بعد اس کے حضرت نے ایک نامہ بخط و زبان فرنگی لکھا اور اپنی مہر اس پر کی۔ پھر ایک کیسہ اشرفیوں کا لائے جس میں دو سو بیس اشرفیاں تھیں اور فرمایا کہ اس خط اور اشرفیوں کو لے کر بغداد کی طرف روانہ ہو اور فلاں روز وقت چاشت جب بغداد پر جا۔ جب اسیروں کی کشتیاں کنارے پر آئیں گی تو ان میں بہت سی کنیزوں کو دیکھے گا اور نیز امرائے بنی عباس کے وکیلوں کو اور تھوڑے جوانان عرب کو دیکھے گا کہ اسیروں کے پاس جمع ہوں گے پس تو اس بردہ فروش کی طرف جس کا نام عمرو بن یزید ہے تمام دن دور سے نظر کرتا رہ تا آنکہ وہ خریداروں

جن امور کی خبر دی تھی وہ سب واقع ہوئے اور جیساکہ فرمایا تھا میں نے اسی طرح عمل کیا۔

جب اس کنیز نے وہ خط دیکھا بہت روئی اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجھ کو اس خط لکھنے والے کے ہاتھ فروخت کر اور بہت سخت قسمیں کھائیں کہ اگر اس بزرگوار کے ہاتھ مجھے فروخت نہ کرے گا میں اپنے کو ہلاک کروں گی۔ پس میں نے عمرو بن یزید سے قیمت کے باب میں بہت گفتگو کی تاآنکہ اس قیمت پر راضی ہوا جو کہ حضرت امام علی نقیؑ نے مجھے دی تھی۔ پس میں نے وہ اشرفیاں دے کر کنیز خرید لی۔ وہ کنیز بہت شاد و خنداں ہوئی اور میرے ہمراہ اس حجرہ میں آئی جو کہ میں نے بغداد میں لیا تھا اور حجرے میں پہنچتے ہی امام کا خط نکال کر اس کو چومنے لگی کبھی اس کو اپنی آنکھوں پر رکھتی اور کبھی منہ پر اور کبھی اپنے بدن سے مس کرتی تھی۔ میں نے از روئے تعجب کہا کہ اس خط کو اس قدر چومتی ہے جس کے لکھنے والے کو نہیں پہچانتی۔ کنیز نے کہا اے عاجز اور اے کم معرفت رکھنے والے بزرگی اولاد اوصیائے انبیاء سے تو اپنے کان میری طرف رکھ اور اپنا دل میرا کلام سننے کے لئے اور خیالوں سے خالی کر دے کہ میں اپنا حال تجھ سے بیان کروں۔

## ملیکہ نرجس خاتون کا نسب نامہ شاہی کا اہتمام

میں ملیکہ دختر یشوعا فرزند قیصر بادشاہ روم ہوں۔ میری ماں حضرت شمعون بن حمون الصفا وصی حضرت عیسیٰ کی اولاد سے ہے میں تجھ کو ایک امر عجیب و غریب کی خبر دیتی ہوں۔ آگاہ ہو کہ میرے دادا یعنی قیصر نے چاہا کہ اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا عقد کرے جبکہ میری عمر تیرہ برس کی تھی۔ پس اس

# ظہور قائمؑ بالعدل

مولفون

سید لیاقت حسین ہندی
سید محمد علی و سید مظفر الحسن ہندی
(شام) سوریا۔ دمشق حوزہ علمیہ زینبیہ

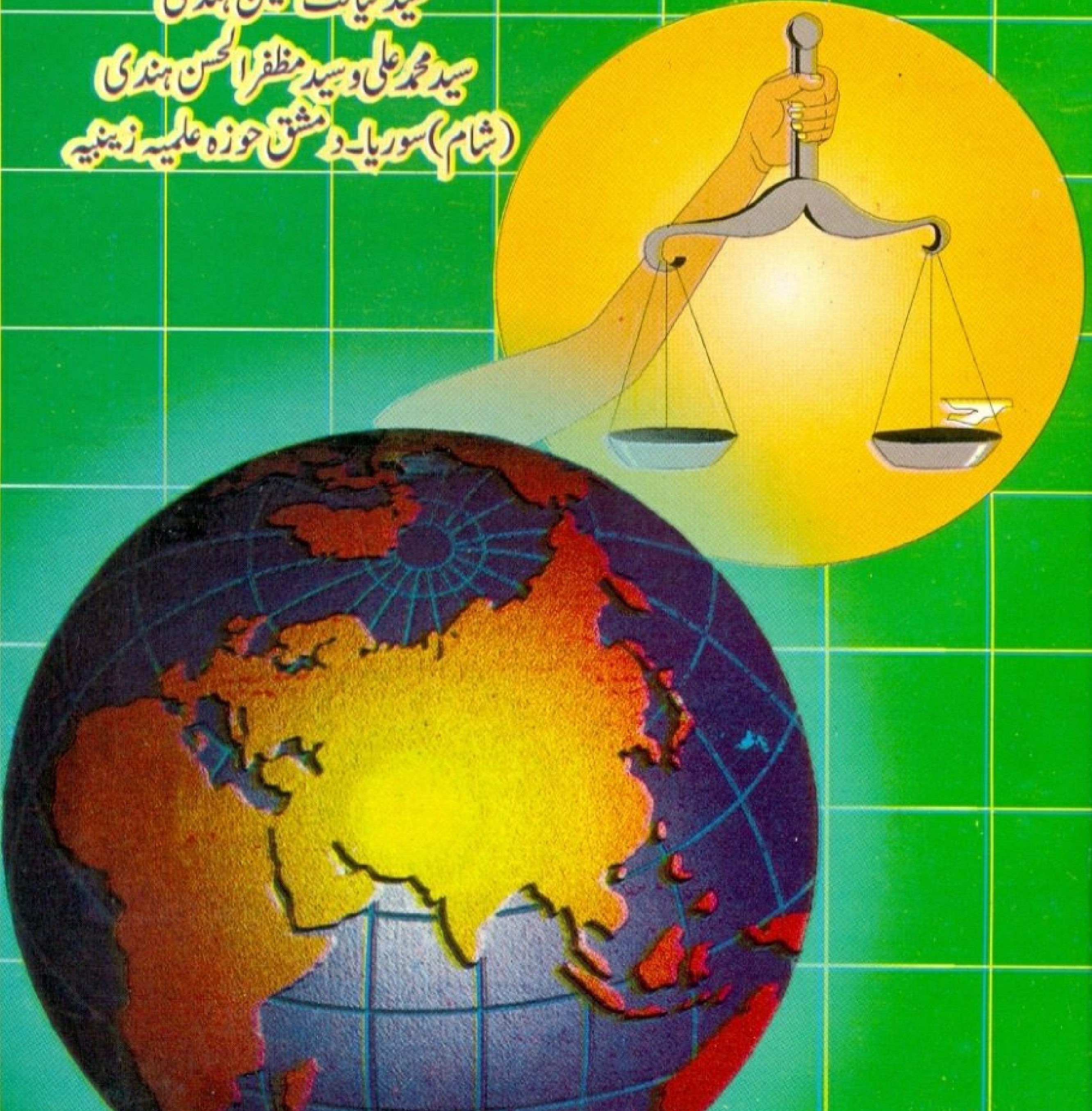

ناشر - سید ناصر مہدی نقوی

# بائیسواں باب

## مہدیؑ سیدۃ اماء کے فرزند ہیں

## اس باب میں ۵۹ حدیثیں ہیں

۱۔ شرح نہج البلاغہ۔ ابن ابی الحدید ج ۲ ص ۱۷۹ طبع مصر نے کہا اور اسی کا جز (یعنی اس خطبہ کا جز جس کا ایک حصہ رضی قدس سرہ نے بیان کیا ہے) اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کو دیکھو اگر وہ بیٹھ جائیں تو تم بھی بیٹھ جاؤ اگر وہ تم سے مدد چاہیں تو تم ان کی مدد کرو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے ایک مرد کے ذریعہ فتنوں کو خاموش کرے گا، بہترین کنیز کے فرزند پر میرے بابا قربان وہ انہیں تلوار کے سوا اور کچھ نہ دے گا تباہی و ہلاکت ہی کا دور ہوگا وہ ان کے سروں پر آٹھ ماہ مسلط رہے گا یہاں تک کہ قریش کہیں گے کہ اگر یہ اولاد فاطمہؑ سے ہوتا تو ہم پر ضرور رحم کرتا، پھر خدا انہیں بنی امیہ پر حملہ کرنے کی جرأت دے گا اور وہ انہیں شکست فاش دے گا، انہیں تہس نہس کر دے گا۔ ان پر لعنت ہوتی رہے اور جہاں بھی پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کیے جائیں گے جیسا کہ قتل کیے جانے کا حق ہے، یہ اللہ کا دستور ان لوگوں میں بھی تھا جو پہلے گذر گئے ہیں اور تم اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ابن ابی الحدید کہتے ہیں: اور کوئی یہ کہے کہ اس وقت بنی امیہ میں سے کون موجود ہوگا کہ جس کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ وہ ان سے انتقام لے گا یہاں تک کہ وہ یہ چاہیں گے کہ ان کے بدلے اگر علیؑ کے ہاتھ میں ان کے امر کی زمام ہوتی تو بہتر تھا، کہا گیا ہیکہ امامیہ رجعت کے

Presented by Ziaraat.Com

# جمالِ منتظرؑ

حضرت امام مہدیؑ کے احوال و اذکار اور
ظہورِ پُرنور پر مشتمل ایک جامع کتاب

تالیف

آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی مدظلہ العالی

ترجمہ: حجۃ الاسلام مولانا نثار احمد زین پوری

Presented by: Ziaraat.Com

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

**سوال نمبر۱:** امام زمانہؑ کی والدہ گرامی کے نرجس خاتون کے علاوہ جن ناموں کا تذکرہ ہے، بیان کریں؟

**جواب:** صیقل، ریحانہ، سوسن۔

**سوال نمبر۲:** امام زمانہؑ کے پَردادا کا نام نامی بتائیے؟

**جواب:** امام محمد تقیؑ۔

**سوال نمبر۳:** امام مہدیؑ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کس کے ہم نام ہیں؟

**جواب:** رسولؐ اللہ کے۔

**سوال نمبر۴:** مشہور آیت قرآنی جو امام زمانہؑ کی حکومت کی دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے۔ یہ کس سورہ میں ہے؟

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى ٱلَّذِينَ ٱسْتُضْعِفُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ ٱلْوَٰرِثِينَ

**جواب:** سورہ قصص۔ آیت ۵۔

**سوال نمبر۵:** آیت اللہ صادق شیرازیؒ نے اپنی کتاب المہدی فی القرآن میں کتنی آیت قرآنی کتب اہل سنت کے حوالے سے امام زمانہؑ کے متعلق جمع کی ہیں؟

**جواب:** ۱۰۲ آیات۔

**سوال نمبر۶:** امام زمانہؑ اولاد حسینؑ میں سے کون سے نمبر کے امام ہیں؟

**جواب:** نویں۔

**سوال نمبر۷:** امام زمانہؑ کی کنیت کیا ہے؟

**جواب:** ابوالقاسم۔

**سوال نمبر۸:** احادیث میں امامؑ زمانہؑ کی جسمانی ساخت کس قوم کی مانند ذکر ہوئی ہے؟

**جواب:** بنی اسرائیل۔

**سوال نمبر۹:** نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں، کون سے دو آئمہ ایسے ہیں جن کی نماز جنازہ کے لئے سات تکبیریں وارد ہوئیں ہیں؟

**جواب:** مولا علیؑ اور امام زمانہؑ۔

**سوال نمبر۱۰:** امام زمانہؑ جس وقت ظاہر ہوں گے تو وہ دیکھنے میں کتنی عمر کے محسوس ہوں گے؟

**جواب:** چالیس سال کے۔

**سوال نمبر۱۱:** روایات میں ظہور کے بعد امام زمانہؑ کا جہاد کتنے ماہ پر محیط ہوگا؟

**جواب:** آٹھ ماہ مسلسل۔

**سوال نمبر۱۲:** امام محمد تقیؑ نے زمان غیبت میں شیعوں کے لئے افضل ترین عمل کون سا بتایا ہے؟

**جواب:** انتظار ظہور امام زمانہؑ۔

**سوال نمبر۱۳:** امام حسن عسکریؑ کی شادی بی بی نرجس خاتونؑ سے کس امامؑ کی خواہش سے ہوئی؟

**جواب:** امام علی نقیؑ۔

**سوال نمبر۱۴:** بی بی نرجس خاتون کا ایک لقب "ملیکہ" کیوں ہے؟

**جواب:** کیوں کہ آپ میکہ اور سسرال دونوں کی طرف سے ملکہ ہیں، میکہ کے اعتبار سے شہنشاہ روم کی دختر ہیں اور سسرال کے لحاظ سے رسولؐ خدا سے امام نقیؑ تک بارہ معصومینؑ کی بہو ہیں اور روئے زمین کے تاجدار کی ماں ہیں۔

**سوال نمبر۱۵:** نرجس خاتون کا سلسلۂ نسب کس نبی خدا کے وصی سے جاملتا ہے؟

**جواب:** وصی حضرت عیسیٰؑ حضرت شمعون سے۔

**سوال نمبر۱۶:** نرجس خاتون کا دسویں امامؑ کے پاس آنے کا جو واقعہ ایک خاص صحابیؓ امامؑ جو ابوایوب انصاریؓ کی اولاد سے تھے نقل ہوا ہے، اس صحابی کا نام بتائیے؟

**جواب:** بشر ابن سلیمان۔

**سوال نمبر۱۷:** بشر ابن سلیمان کس علاقے کے رہنے والے تھے؟

جواب: سامرہ۔

**سوال نمبر۱۸:** امام زمانہؑ کے بازو پر ولادت کے وقت کیا تحریر تھا؟

**جواب:** وَقُلْ جَاءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۱)

**سوال نمبر۱۹:** حضرت حجتؑ نے ولادت کے بعد اپنی والدہ کے دامن عصمت میں کس سورہ کی تلاوت کی؟

**جواب:** سورۂ قدر۔

**سوال نمبر۲۰:** امام زمانہؑ کی ولادت کے فوراً بعد گفتگو کی مثال کس نبی سے ملتی ہے؟

**جواب:** حضرت عیسیٰؑ سے۔

**سوال نمبر۲۱:** تاریخ کی ایک اور عظیم ہستی جو ولادت سے بھی پہلے ماں سے خطاب کرتی تھی اس کا نام بتائیے؟

**جواب:** حضرت فاطمہ زہراؑ۔

**سوال نمبر۲۲:** حضرت امام حسن عسکریؑ نے امام زمانہؑ کی ولادت کے بعد کتنی مرتبہ ان کا عقیقہ کیا؟

**جواب:** ۳۰۰ مرتبہ۔

**سوال نمبر۲۳:** وہ واقعہ بتائیے جب پیغمبرؐ لوگوں کے سامنے سے گزرے لیکن کسی کو نظر نہ آسکے؟

**جواب:** واقعہ شب ہجرت۔

**سوال نمبر۲۴:** امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے وقت امام زمانہؑ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

**جواب:** پانچ سال تھی

**سوال نمبر۲۵:** امام زمانہؑ ایک موقع پر لوگوں کی کثیر تعداد کے سامنے ظاہر ہوئے وہ مشہور واقعہ کون سا تھا؟

+923332136992 facebook.com/madrasatulqaaim

وقال ابن الخشّاب رحمه الله : ذكر الخلف الصالح عليه السلام .

حدّثنا صدقة بن موسى ، حدّثنا أبي ، عن الرضا عليه السلام قال : «الخلف الصالح من ولد أبي محمّد الحسن بن عليّ ، وهو صاحب الزمان ، وهو المهدي» .

و [حدّثني الجرّاح بن سفيان قال : ] حدّثني أبوالقاسم طاهر بن هارون بن موسى العلوي ، عن أبيه هارون ، عن أبيه موسى قال : قال سيّدي جعفر بن محمّد : «الخلف الصالح من ولدي ، وهو المهديّ ، اسمه محمّد ، وكنيته أبو القاسم ، يخرج في آخر الزمان ، يقال لأُمّه صَقِيل[1]» .

قال لنا أبو بكر الذارع : وفي رواية أُخرى : «بل أُمّه حكيمة» . وفي رواية ثالثة : «يقال لها نرجس ، ويقال : بل سوسن» ، والله أعلم بذلك .

ويكنّى بأبي القاسم[2] ، وهو ذو الاسمين خلف ومحمّد ، يظهر في آخر الزمان على رأسه غمامة تظلّه[3] من الشمس تدور معه حيثما دار ، تنادي[4] بصوت فصيح : هذا المهدي .

حدّثني محمّد بن موسى الطوسي قال : حدّثنا أبو مسكين[5] ، عن بعض أصحاب التاريخ أنّ أُمّ المنتظر يقال لها حكيمة .

حدّثني محمّد بن موسى الطوسي ، حدّثني عبيد الله بن محمّد ، عن القاسم[6] بن

---

والمسيح ابن مريم آخرها ، ولكن يهلك بين ذلك من لست منه وليس منّي» .
وقريبه رواه أيضاً في عيون أخبار الرضا عليه السلام : ١ : ٥٦ ب ٦ ح ١٨ .
وسيأتي الحديث في ص ٢١٧ نقلاً عن كتاب البيان للكنجي .

(١) في المصدر : «صيقل» .
(٢) ن : «ويكنّى أباالقاسم» .
(٣) خ : «تظلّله» ، ك : «يقيه» .
(٤) م والمصدر : «ينادي» .
(٥) خ : «أبو النُسُكين» ، وفي المصدر : «أبو السكين» .
(٦) في المصدر : «الهيثم» .

# كشف الغمة في معرفة الأئمة (عليهم السلام)

تأليف

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الاربلي (قدس سره)

الجزء الرابع

المجمع العالمي لأهل البيت

هذه روايه تقول أن ( نرجس) أم المهدي المدعاة كانت جاريه من جواري حكيمه عمة الحسن العسكري !!!



موسى حجّة على هارون و الفضل لولده إلى يوم القيامة ، و لابدّ للأمّة من حيرة يرتاب فيها المبطلون ويخلّص فيها المحقّون ، لئلاّ يكون للنّاس على الله حجّة بعد الرّسل ، وإنّ الحيرة لابدّ واقعة بعد مضيّ أبي محمّد الحسن عليه السلام .

فقلت : يا مولاتي هل كان للحسن عليه السلام ولد فتبسّمت ثمّ قالت : إذا لم يكن للحسن عليه السلام عقب فمن الحجّة من بعده ؟ و قد أخبرتك أنّ الإمامة لاتكون لأخوين بعد الحسن والحسين عليهما السلام فقلت : ياسيّدتي حدّثيني بولادة مولاي وغيبته عليه السلام . قال : نعم ، كانت لي جارية يقال لها نرجس ، فزارني ابن أخي عليه السلام وأقبل يحدّ النّظر إليها ، فقلت له : ياسيّدي لعلك هويتها فأرسلها إليك؟ فقال: لا ياعمّة لكنّي أتعجّب منها فقلت: وما أعجبك ؟ فقال عليه السلام : سيخرج منها ولد كريم على الله عزّ وجلّ الّذي يملأ ال ظلماً

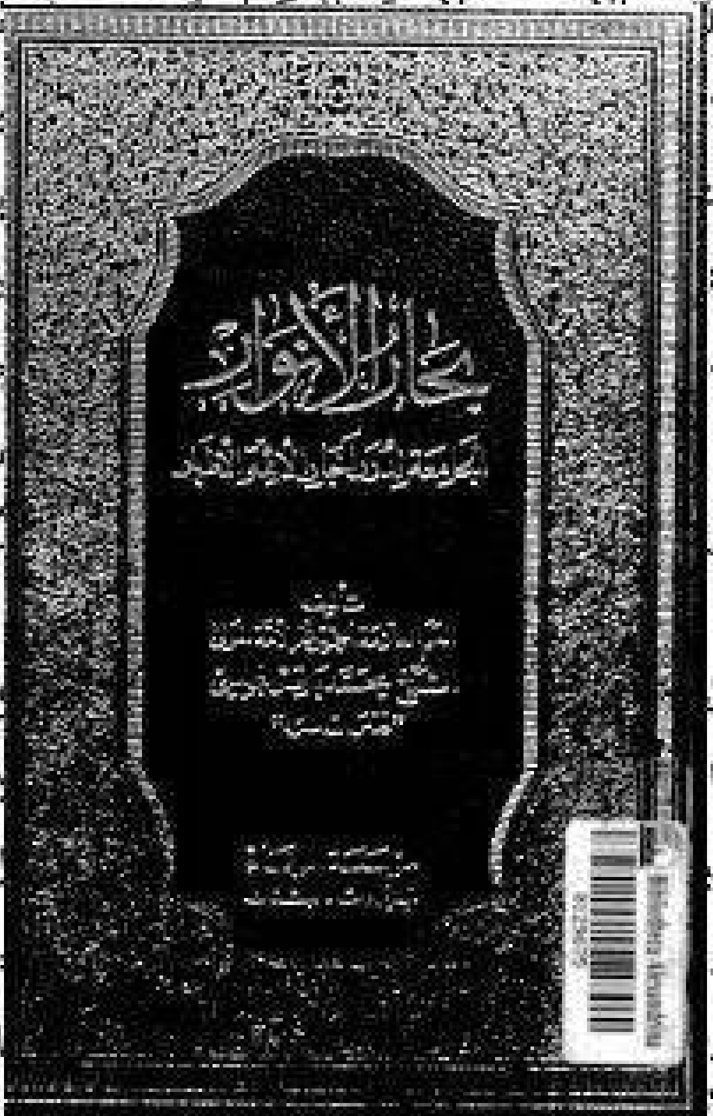


فقلت : فأرسلها إليك يا سيّدي؟ ابي
و أتيت منزل أبي الحسن فسلّمت يعني
بنرجس إلى ابني أبي محمّد قالت ذلك
في ذلك، فقال: يا مباركة إنّ الله يجعل
لك في الخير نصيباً قالت حكيمة بيتها
لأبي محمّد وجمعت بينه وبينها في منز بهت
بها معه .

قالت حكيمة : فمضى أبوال كنت
أزوره كما كنت أزور والده فجا لاني
ناولني خفّك . فقلت : بل أنت س بعيه
ولاتخدمتيني بل أخدمك على بصر يراً
يا عمّة فجلست عنده إلى وقت غر ابي
لأنصرف فقال عليه السلام : يا عمّتاه بيتي الليلة عندنا فانّه سيولد الليلة المولود الكريم

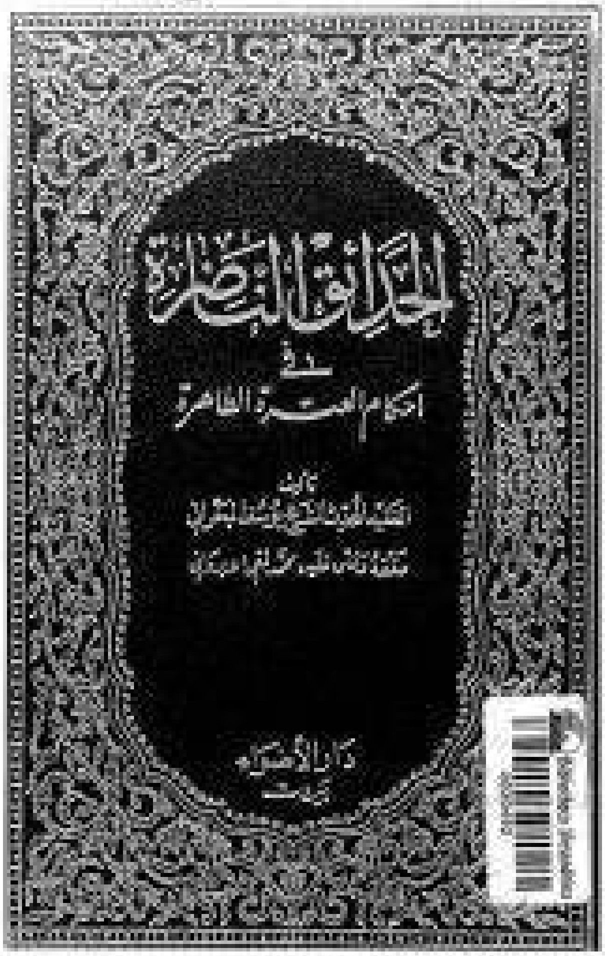


فتح الباب فدخلت : فكنا نقول : أليس كنت
لى بقيتم أنتم .

أقول لايخفى انقوله (عليه السلام) ، تكون مو
الدار ، اذن لكل من كان كذلك ، وهم جميع ش
فانهم مقرون أومذعنون بالعبودية والرقية لهم ،
لاختصاص لهبذلك الرجل كما توهم رحمهالله

## الثاني عشر

الامام المهدى بنالحسن (عجل الله تعالى
أنصاره وأعوانه)ولد بسر من رأى قيل: ليلة الجمعة
ومأتين منالهجرة ، وقتل ضحى خامس عشر شهر
وقيل: لثمان خلون منشعبان للسنة المذكورة ، وهوالذى اختاره الشيخ في كتاب الغيبة وأمه ريحانة ، ويقال : لها صيقل ، ويقال : سوسن ، وقيل : مريم ، بنت زيد العلوية ، كما اختاره شيخنا المجلسى عطر الله مرقده ، أن اسمها مليكة ، ولقبها نرجس ، بنت يشيوعا بنقيصر ملك الروم، وأمها بنت شمعون، الصفا وصى عيسى (عليه السلام) ونقل حديثا طويلا عنالشيخ الصدوق يتضمن ارسال الهادى (عليه السلام) لبعض أصحابه فاشتراها له ، وأعطاها ابنه الحسن (عليه السلام) فأولدها الامام القائم (عليه السلام) ثمذكر أنالقول بكونها مريم بنتزيد العلوية فينهاية الضعف

أقول: ويؤيده تاييداً مارواهالصدوق في كتاب عيون الاخبار فيالخبر الذى فيه اللوح ، قالفيه : ان أمه جارية اسمها نرجس ، وكان سنهعند وفاة ابيه (عليه السلام) خمس سنين أتاهالله العلم والحكم صبياً كماأتى يحيى وعيسى (عليهما السلام)

وكان لهغيبتان صغرى وهىالتى كان فيها السفراء (رضى الله عنهم) ويقرب منخمس وسبعين سنة ، وكان أولهم عثمانبن سعيد ، اوصى الىابى جعفر محمد

---

(١) العيون ص ط نجف الاشرف

الطعام فسر بذلك جدي واقبل على اكرام الاسارى واعزازهم فأريت ايضاً بعد اربع ليال كان سيدة النساء قد زارتني ومعها مريم بنت عمران والف من وصائف الجنان فتقول لي مريم هذه سيدة نساء ام زوجك ابي محمد فاتعلق بها وابكى واشكوا اليها امتناع ابي محمد من زيارتي فقالت سيدة النساء ان ابني ابا محمد لا يزورك وانت مشركة بالله على دين مذهب النصارى وهذه اختي مريم تبرأ الى الله عز وجل من دينك فان ملت الى راضىء الله ورضاء المسيح ومريم منك وزيارة ابي محمد اياك فقولي اشهد ان لا الا الله وان ابي محمداً رسول الله فلما تكلمت بهذه الكلمة ضمتني سيدة النساء الى صدرها وطيبت نفسي وقالت الان توقعي زيارة ابي محمد فاني منفذته اليك فانتبهت وانا اقول واشوقاه الى لقاء ابي محمد فرأيت كأني اقول له لك جفوتني يا

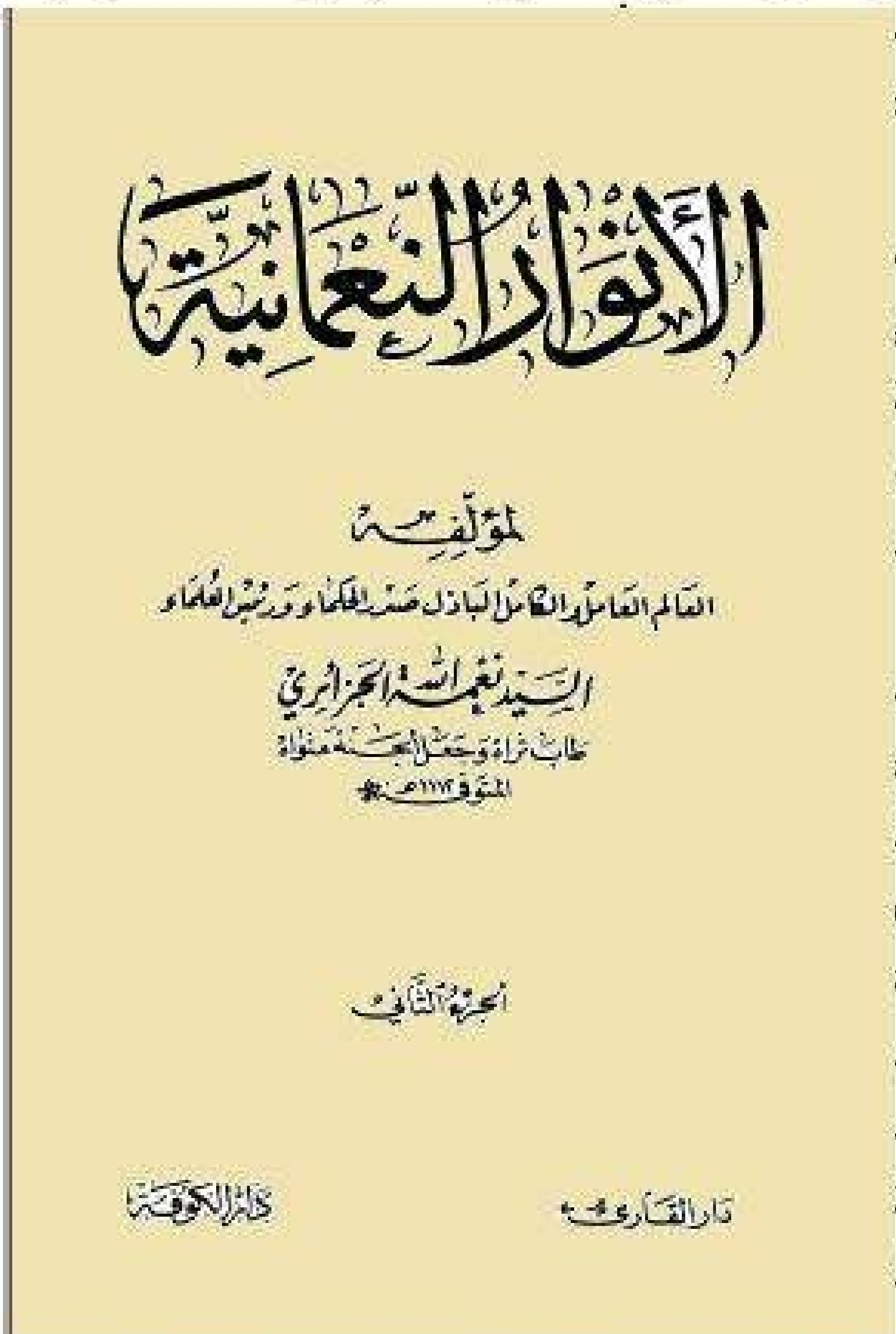


حبيبي بعد ان شغلت قلبي بجوامع ...
زائرك كل ليلة الى ان يجمع الله شملـ...
قال بشر فقلت وكيف وقعت ...
سيسري جيوشاً الى قتال المسلمين يـ...
الخدم مع عدة من الوصائف من طر...
ما رأيت وشاهدت وما شعر بأني ابنـ...
عليه وقد سألني الشيخ الذي دفعت ...
الجواري قلت العجب انك رومية ولـ...
تعليم الاداب ان امر امرأة ترجمان ...
العربية حتى استمر عليها لساني واسـ...
مولانا ابي الحسن العسكري عليه السلام قال ...
بيت محمد صلوات الله عليه وآله، قال ...
احب ان اكرمك فأيما احب اليك عـ...
البشرى قال فابشري بولد يملك الدنـ...
وجوراً قالت ممن قال ممن خطبك رسـ...
المسيح ووصيه قال ممن زوجك المسـ...
خلوت ليلة من زيارته اياي منذ الليلـ...
عليه السلام يا كافور ادع لي اختي حكيمة فـ...
كثيراً فقال مولانا يا بنت رسول الله اخرجيها الى منزلك وعلميها الفرائض والسنن فانها زوجة محمد وام القائم عليه السلام.

الأرْحام : مِنْ ذَكَرٍ او أُنثى ، وقَبيح او جَميل ، وشَقيٍّ أو سَعيد ، ومَنْ يكونُ في النار حَطَباً ، أو في الجنان للنَّبيِّين مُرافقاً ، فهذا عِلمُ الغَيب الذي لا يَعْلَمُهُ أحَدٌ إلّا الله ، وما سوىٰ ذلك فعِلْمٌ عَلَّمَه اللهُ نبيَّه فعَلَّمَنيه ، ودَعا لي بأنْ يَعيَه صدري وتَضْطَمَّ عليه جَوانِحي[١] »[٢] .

وما زالَ جعفر مُصِرّاً علىٰ غَيِّه وعِناده وضلاله ، فقد ذهَبَ إلى المُعْتمد العباسي ـ وهو الحاكم الذي دَسَّ السُمَّ الى أخيه الإمام العسكري (عليه السلام) بالأمس وقَتَلَه ـ ليُخبره بوجود الإمام المهدي (عليه السلام) ، وكأنَّ جعفراً جاسُوس للمعتمد ضِد أهل البيت .

فأمَرَ المعتمد بإلقاء القَبْض على السيِّدة نَرْجس زوجة الإمام العسكري (عليه السلام) ، فألقَوا القبضَ عليها ، وطالَبوها بالإمام المهدي ، ولكنها أنكرته تَقيَّةً ، ولم يعبأ الخليفة بإنكارها ، بل أمر بتسليمها الى قاضي سامراء (ابن أبي الشوارب) لتكون تحت الرقابة المشدَّدة ، ولكن الله تعالى فرَّج عنها بعد فترة قليلة .

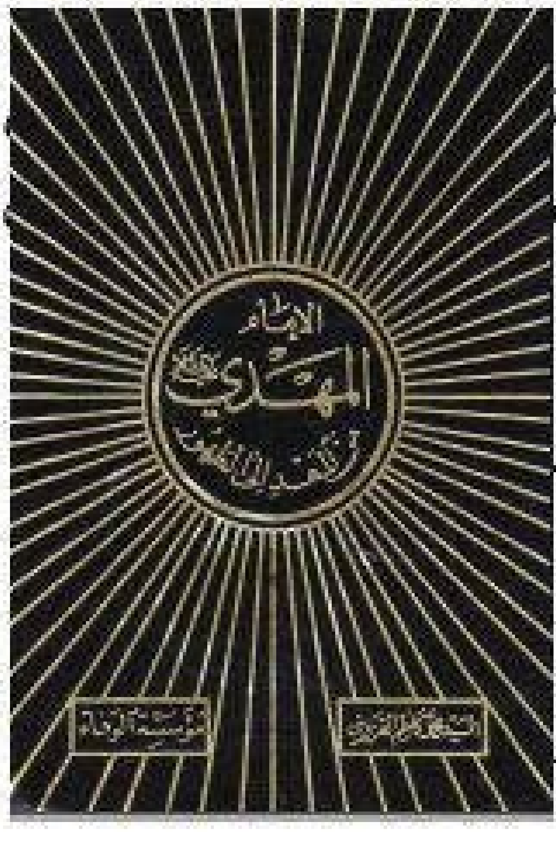

ألا .. لَعَنَ اللهُ الرئاسة الشيطانية المزيَّفة
سبيلها ـ بشرفهم وضمائرهم ودينهم وعقائدهم
نفسه فيفعل ما يشاء ويقول ما يريد !

---

(١) قوله : « وتضطم عليه جوانحي » : الاضطمام : ص
يقال : « اضطمَّ عليه » او « اضطمَّتْ عليه الضلوع »
جانحة ـ : هي اضلاع ما تحت الترائب مما يلي الصدر
(٢) نهج البلاغة ص ٢٣٩ المطبوع ـ في بيروت ـ مع شرح
العلامة المجلسي في بحار الأنوار ج ٤١ ص ٣٣٥ .

عياله، فسألته أن يدعوا الله عز وجل لها أن يجعل منيتها قبله، فماتت في حياة أبي محمد عليه السلام، وعلى قبرها لوح مكتوب عليه هذا قبر أم محمد"[١].

والصحيح أنّها بقيت إلى ما بعد استشهاد زوجها الإمام أبي محمد الحسن العسكري عليه السلام، ومن الأدلة على ذلك هو نفس ما جاء عن الشيخ الصدوق في نفس الكتاب، حيث ذكر عن محمد بن الحس

الحسن بن علي عليهما السلام يوم جمعة مع صلاة الغدا

كتباً كثيرة إلى المدينة، وذلك في شهر ربيع

ومائتين من الهجرة، ولم يحضره عليه السلام في ذلك

الخادم ومن علم الله عز وجل غيرهما، قال عة

فجئنا به إليه فقال: أبدء بالصلاة هيئوني فجئنا

من صقيل الماء فغسل به وجهه وذراعيه مرة م

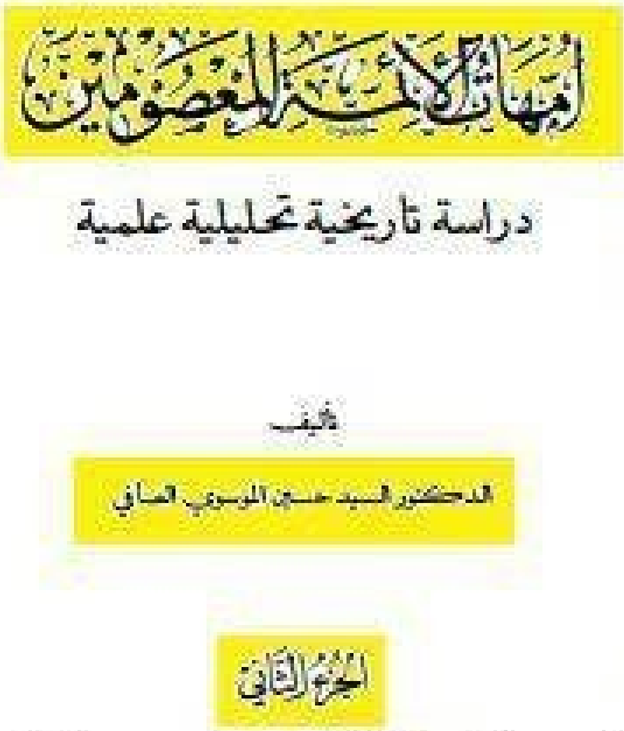


وصلى صلاة الصبح على فراشه وأخذ القدح ليشرب فاقبل القدح يضرب ثناياه ويده ترتعد فأخذت صقيل القدح من يده. ومضى من ساعته صلوات الله عليه ودفن في داره بسر من رأى إلى جانب أبيه صلوات الله عليهما فصار إلى كرامة الله جل جلاله وقد كمل عمره تسعاً وعشرين سنة. قال: وقال لي عباد في هذا الحديث: قدمت أم أبي محمد عليه السلام من المدينة واسمها. (حديث) حين اتصل بها الخبر إلى سر من رأى فكانت لها أقاصيص...الخ"[٢]. فهذه الرواية تصرح على أنّ أم الإمام المهدي عليه السلام كانت حاضرة عند وفاة زوجها العسكري عليه السلام.

---

(١) انظر: كمال الدين وتمام النعمة، الشيخ الصدوق، ص ٤٣١.

(٢) انظر: المصدر السابق، ص ٤٧٣.

## ١ - نرجس أُم الإمام المهدي ( عجل الله تعالى فرجه ) : [1]

سيدة جليلة ذات عقل راجح من ربات العبادة والورع والزهد من فواضل نساء عصرها محدثة وراوية الحديث عن الإمام الحسن الزكي العسكري . وكفاها شرفاً وجلالاً أنّها والد بقيّة الله في الأرضين الإمام المهدي المنتظر عجل الله تعالى فرجه الشريف .

أما كيفية وصولها عند الإمام أبي محمد عليهما السلام :

كما في غيبة الشيخ عن جماعة عن أبي المفضّل الشيباني ، عن محمّد بن بحر بن سهل الشيباني قال : قال بشر بن سليمان النخّاس وهو من ولد أبي أيّوب الأنصاري أحد موالي أبي الحسن وأبي محمّد وجارهما بسرّ من رأى : أتاني كافور الخادم فقال : مولانا أبو الحسن عليّ بن محمّد العسكريُّ يدعوك إليه فأتيته فلمّا جلست بين يديه قال

(١): وقيل اسمها صقيل وقيل سوسن وقيل ريحانة .



لي : يا بشر إنّك من ولد الأنصار وهذه الموالاة لم تزل فيكم يرثها خلف عن سلف وأنتم ثقاتنا أهل البيت وإنّي مزكّيك ومشرِّفك بفضيلة تسبق بها الشيعة في الموالاة بسرّ أُطلعك عليه ، وأُنفذك في ابتياع أمة فكتب كتاباً لطيفاً بخطّ رومي ولغة رومية وطبع عليه خاتمه وأخرج شقة[1] صفراء فيها مائتان وعشرون ديناراً فقال : خذها وتوجّه بها إلى بغداد واحضر معبر الفرات ضحوة يوم كذا فإذا وصلت الى جانبك زواريق السبّايا وترى الجواري فيها ستجد طوايف المبتاعين من وكلاء قوّاد بني العبّاس وشرذمة من فتيان العرب فإذا رأيت ذلك فأشرف من البعد على المسمّى عمر بن يزيد النخّاس عامّة نهارك إلى أن تبرز للمبتاعين جارية صفتها كذا وكذا لابسة حريرين صفيقين تمتنع من العرض ولمس المعترض والانقياد لمن يحاول لمسها وتسمع صرخة روميّة من وراء ستر رقيق فاعلم أنّها تقول : واهتك ستراه فيقول بعض المبتعين عليَّ ثلاثمائة دينار فقد زادني العفاف فيها رغبة فتقول له بالعربيّة : لو برزت في زيِّ سليمان بن داود وعلى شبه ملكه ما بدت لي فيك رغبة فاشفق على مالك فيقول النّخاس : فما الحيلة ولا بدَّ من بيعك فتقول الجارية : وما العجلة ولا بدَّ من اختيار مبتاع يسكن قلبي إليه وإلى وفائه وأمانته .

فعند ذلك قم إلى عمر بن يزيد النخّاس وقل له : إنّ معك كتاباً ملطّفة لبعض الأشراف كتبه بلغة روميّة وخطّ روميّ ووصف فيه كرمه ووفاءه ونبله وسخاءه تناولها لتتأمّل منه أخلاق صاحبه فإن مالت إليه ورضيته فأنا وكيله في ابتياعها منك .

قال بشر بن سليمان : فامتثلت جميع ما حدَّه لي مولاي أبو الحسن عليه السلام في أمر الجارية فلمّا نظرت في الكتاب بكت بكاء شديداً وقالت لعمر بن يزيد : بعني من صاحب هذا الكتاب وحلفت بالمحرّجة والمغلّظة[2] أنّه متى امتنع من بيعها منه قتلت نفسها فما زلت أُشاحّه في ثمنها حتّى استقرَّ الأمر فيه على مقدار ما كان أصحبنيه

(١): الشقة بالكسر والضم ـ السبيبة المقطوعة من الثياب المستطيلة وقد يكون تصحيف « حقة » وهي وعاء تسوى من خشب أو من العاج او غير ذلك .

(٢): المغلظة : المؤكدة من اليمين ، والمحرجة : اليمين التي تضيق مجال الحالف بحيث لا يبقى له مندوحة عن بر قسمه .

# أعيان النساء

## عبر العصور المختلفة

الخطيب الشيخ محمد رضا الحكيمي

مؤسسة الوفاء
بيروت - لبنان

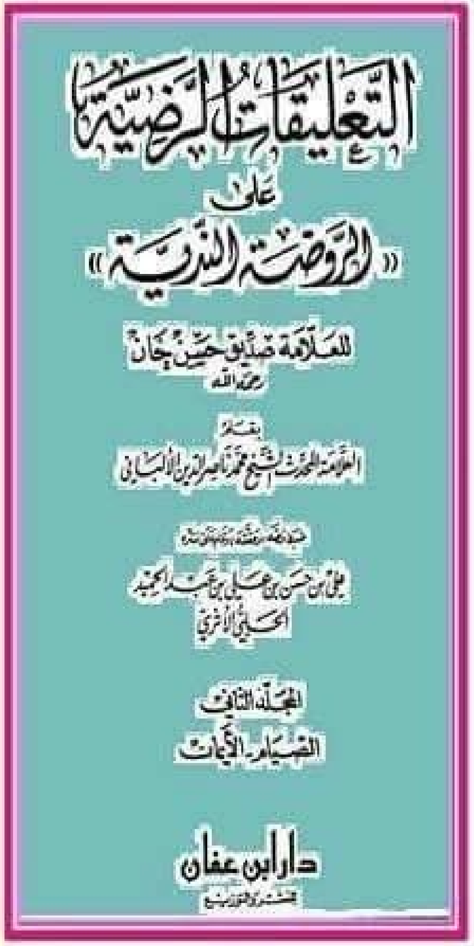

قال الماتن -رحمه الله-: «ومن هذا القبيل؛ استثناء الفاطمية من قوله: (ويُغْتَفَرُ برضا الأعلى والولي)، وجَعْلُ بنات فاطمة -رضي الله عنها- أعلى قدراً وأعظم شرفاً من بنات رسول الله ﷺ لصلبه».

فيا عجباً كلَّ العجب من هذه التعصبات الغريبة، والتصلبات على أمر الجاهلية، وإذا لم يتركها من عرف أنها من أمور الجاهلية من أهل العلم؛ فكيف يتركها من لم يعرف ذلك؟!

والخير كل الخير في الإنصاف والانقياد لما جاء به الشرع، ولهذا أخرج الحاكم في «المستدرك» -وصححه[1]- عن رسول الله ﷺ، أنه قال: «أعلم الناس أبصرهم بالحق إذا اختلف الناس».

فهذا نصٌّ في محلِّ الخلاف.

انظر أمهات العِتْرة الطاهرة، الذين هم قدوة السادة وأسوة القادة في كل خير ودين، مَنْ كُنَّ؟

فأمّ أبي العترة الإمام زين العابدين علي بن الحسين: شهربانو بنت يزدجرد ابن شهريار بن شيرويه بن خسرويرويز بن هرمز بن نوشيروان -ملك الفرس-.

وأم الإمام موسى الكاظم أم وَلَد؛ اسمها حميدة.

وأم الإمام علي الرضا بن موسى الكاظم أم ولد أيضاً؛ اسمها تكتم.

(١) ■ وردّه الذهبي فأصاب، لكن للحديث طريق أخرى حسنة، أوردتها في «الروض النضير»، فانظر (رقم ٦٥١)، وقد رواه الطيالسي (رقم ٣٧٨). (ن)





وأم الإمام علي بن محمد بن علي المذكور الملقب بالجواد والتقي أمّ ولد؛ اسمها خيزران، وقيل: ريحانة.

وأم الإمام علي بن محمد الملقب بالهادي والعسكري أمّ ولد، اسمها سمانة.

وأم الإمام حسن بن علي الملقب بالزكي والخالص والعسكري أم ولد؛ اسمها سوسن.

وأم الإمام محمد بن حسن الملقب بالحجة والقائم والمهدي أم ولد؛ اسمها نرجس.

وهكذا كان شأن التزوج في أصحاب رسول الله ﷺ، لم يعرّج أحد منهم على الكفاءة في النسب، وإنما أخذ بذلك الجهلة من الأمة، لا سيما أهل القرى والقصبات من نسل العترة والصحابة -رضي الله عنهم أجمعين-.

وأكثرهم خائضون في الباطل، عاطلون عن حلي العلم الموصل إلى الحق؛ وكان أمر الله قدراً مقدوراً.

[إلى من تخطب الصغيرة؟]:

(و) تُخْطَب (الصغيرة إلى وليّها)، لما في «صحيح البخاري» وغيره، عن عروة: أن النبي ﷺ خطب عائشةَ إلى أبي بكر[1].

(١) ■ فائدة: وينبغي أن لا يزوج صغيرته -ولو بالغة- من رجل يكبرها في السن كثيراً، بل ينبغي أن يلاحظ تقاربهما في السن، لما روى النسائي (٢/ ٧٠) بسند صحيح عن بريدة بن الحصيب، قال: خطب أبو بكر وعمر -رضي الله عنهما- فاطمة، فقال رسول الله ﷺ: «إنها صغيرة»، فخطبها علي، فزوّجها منه.

قال السندي: «فيه أن الموافقة في السن أو المقاربة مرعية، لكونها أقرب إلى الألفة، نعم؛ قد يُتْرَك ذلك لما هو أعلى منه، كما في تزويج عائشة -رضي الله عنها-». (ن)



ام الامام المهدي اسمها نرجس

# السيده نرجس رض قامت وصلت وهذا يدل على إسلامها

احتراه من النور والجلاء بسبب الحمل المنوّر سميت صقيلا . ( صيقلا . ـ ط ) .

واما كيفية الولادة فروي عن حكيمة بنت ابي جعفر الجواد ( عليه السلام ) قالت : بعث الي ابو محمد الحسن بن علي ( عليه السلام ) فقال : يا عمة اجعلي افطارك الليلة عندنا فإنها ليلة النصف من شعبان ، فان الله تبارك وتعالى سيظهر في هذه الليلة الحجة ، وهو حجته في ارضه ، قالت فقلت له : ومن امه ؟ قال لي : نرجس ، قلت له والله جعلني الله فداك ما بها أثر ، فقال : هو ما أقول لك ، قالت فجئت فلما سلّمت وجلست ، جاءت تنزع خفي وقالت لي : يا سيدتي كيف امسيت ؟ فقلت بل انت سيدتي وسيدة أهلي ، قالت : فانكرت قولي وقالت ما هذا يا عمة ؟ قالت فقلت لها : يا بنية ان الله تبارك وتعالى سيهب لك في ليلتك هذه غلاماً سيداً في الدنيا والآخرة ، قالت : فجلست واستحت ، ( استحييت خ د ) فلما فرغت من صلاة العشاء الآخرة افطرتُ واخذت مضجعي ، فرقدت ، فلما ان كان في جوف الليل قمتُ الى الصلاة ففرغت من صلاتي وهي نائمة ليس بها حادث ، ثم جلست معقبة ، ثم اضطجعت ، ثم انتبهت فزعة وهي راقدة ، ثم قامت فصلّت ، قالت حكيمة : فدخلتني الشكوك ، فصاح بي ابو محمد ( عليه السلام ) من المجلس ، فقال : لا تعجلي يا عمة فان الأمر قد قرب ، قالت فقرأت ، آلم السجدة ويس ، فبينا انا كذلك اذ انتبهت فزعة ، فوثبت اليها ، فقلتُ : اسم الله عليك ، ثم قلت لها : تحسين شيئاً ؟ قالت نعم يا عمة ، فقلت لها اجمعي نفسك ، واجمعي قلبك ، فهو ما قلت لك ، قالت حكيمة ، ثم اخذتني فترة واخذتها فترة ، فانتبهت بحس سيدي ، فكشفت الثوب عنه فإذا انا به ( عليه السلام ) ساجداً يتلقى الأرض بمساجده ، فضممته الي فاذا أنا به نظيف متنظف ، فصاح بي ابو محمد ( عليه السلام ) هلمّي اليّ ابني يا عمة ، فجئت به اليه ، فوضع يديه تحت اليتيه وظهره ، ووضع قدميه على صدره ، ثم ادلى لسانه في فيه وامر يده على عينيه وسمعه ومفاصله ، ثم قال تكلم يا بني ، فقال : اشهد ان لا إله



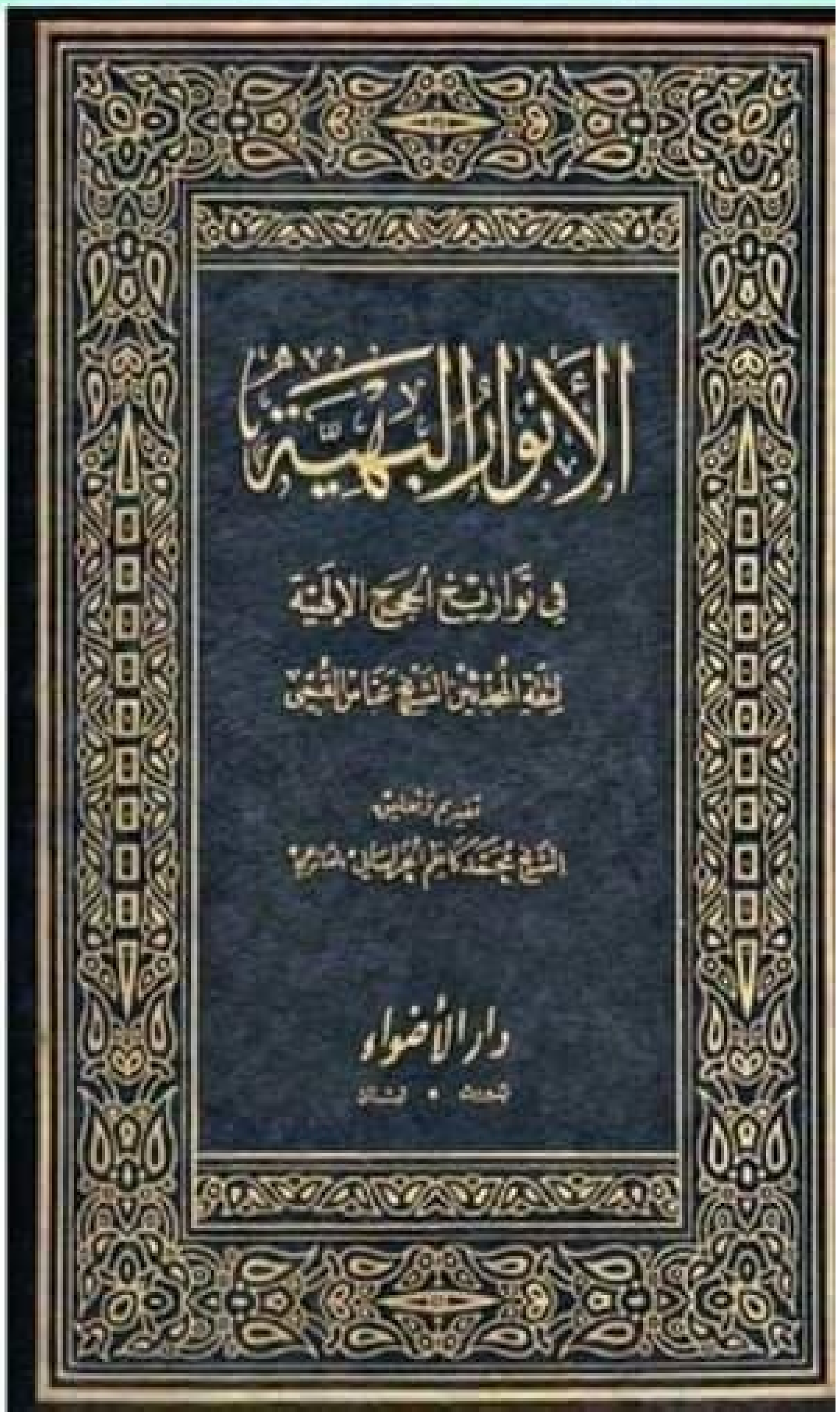

# المناوي يعترف ان المهدي ع من ولد فاطمة وانه امه اسمها نرجس من ولد الحواريين

فيض القدير

شرح الجامع الصغير

للعلامة المناوى

وهو شرح نفيس للعلامة المحدث

محمد المدعو بعبد الرؤف المناوى

على كتاب «الجامع الصغير» من أحاديث البشير النذير

للحافظ جلال الدين عبد الرحمن السيوطى

نفعنا الله بعلومهما

الجزء السادس

جميع حقوق التعليق والنقل محفوظة

تنبيه: قد جعلنا متن الجامع الصغير بأعلى الصفحات، والشرح بأسفلها

مفصولا بينهما بجدول

ولتمام الفائدة قد ضبطنا الأحاديث بالشكل الكامل

١٣٩١ هـ — ١٩٧٢ م

الطبعة الثانية

دار المعرفة

للطباعة والنشر

بيروت — لبنان



٩٢٣٩ — الْمُنْتَعِلُ بِمَنْزِلَةِ الرَّاكِبِ — سمويه عن جابر — (ض)

٩٢٤٠ — الْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالنَّاسُ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ — البزار عن أنس — (ح)

٩٢٤١ — الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي، مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ — (د ه ك) عن أم سلمة — (صح)

---

معا نهزم الوهابية

متماد على تركهما أشعر بنفاق في قلبه؛ ولعل هذا خرج مخرج الزجر والتهويل عن تركهما يحكم في ظاهر الشرع على تاركهما بأحكام المنافقين الذين هم في الدرك الأسفل؛ نعم إن أهملهما فهو منافق حقيقة قال الزمخشري والمنافقون أخبث الكفرة وأبغضهم إلى الله تعالى (فر عن عبدالله بن جراد) وفيه يعلى بن الأشدق قال الذهبي قال البخاري لا يكتب حديثه

(المنافق يملك عينيه) أي دمعهما (يبكي كما يشاء) لأنه أبداً ذو لونين باطن وظاهر ويقين وشك وودعاء ومكر وزهادة ورغبة وبذل وحرص وإخلاص ورياء وصدق وكذب وصبر وجزع وجود وبخل وسعة وضيق وذا لا يكون إلا في قلب للنفس عليه شعبة من الشيطان وإنما سمي نفاقاً لأنه يدخل عليه الأمر من بابين من باب القوم من باب النفس والشيطان فيخلط عليه الحال ويساعده الشيطان بإرسال الدمع متى شاء كما قال مالك بن دينار قرأت في التوراة إذا استكمل العبد النفاق ملك عينيه، ومن ثم قيل دمع الفاجر حاضر، قال الصلاح الصفدي رأيت من يبكي إحدى عينيه ثم يقول لها قفي فتقف دمعه ويقول للأخرى ابكي أنت فيجرى دمعها (فر) من حديث إسحق بن محمد الفروى عن عيسى بن عبدالله بن محمد بن علي أمير المؤمنين عن أبيه (عن) جده (علي) أمير المؤمنين وإسحق هذا من رجال البخاري وفي الضعفاء للذهبي عن أبي داود أنه واه وعيسى قال الذهبي متروك ومن ثم قال السخاوي حديث ضعيف وقال ابن عدي ضعيف جداً

(المنتعل راكب) أي الذي في رجليه نعل في حكم الراكب وإن كان ماشياً (ابن عساكر) في التاريخ (عن أنس) ابن مالك ورواه عنه الديلمي أيضاً ولعل المصنف لم يستحضره وكذا أبو الشيخ باللفظ المزبور

(المنتعل بمنزلة الراكب) في رفع الأذى عن الرجل (سمويه عن جابر) بن عبدالله

(المنحة مردودة) سبق أنها ناقة أو شاة يعطيها الرجل لصاحبه يشرب لبنها (والناس على شروطهم ما وافق الحق — البزار) في مسنده (عن أنس) بن مالك قال الهيثمي وفيه محمد بن عبد الرحمن البيلماني وهو ضعيف جداً فرمز المؤلف لحسنه إما ذهول وإما لاعتضاده

(المهدي من عترتي من ولد فاطمة) لا يعارضه ما يجيء عقبه أنه من ولد العباس لحمله على أنه شعبة منه (تنبيه) قال العارف البسطامي في الجفر هذه الدرة اليتيمة والحكمة القديمة ستدخل في باب السبب إلى مكتب الأدب ليقرأ لوح الوجود ثم يخرج منه ويدخل إلى مكتب التسليم ليطالع لوح الشهود وقيل يولد في فارس وهو خماسي القد عقيق الخد وقد آتاه الله في حال الطفولية الحكمة وفصل الخطاب أما أمه فاسمها نرجس من أولاد الحواريين وقيل يولد بجزيرة العرب وقيل يخرج من المغرب فأول من يشم رائحته طائفة من أرباب القلوب المطلعين على أسرار الغيوب وأول من يبايعه أبدال الشام عند قبة الإسلام وأهل مكة بين الركن والمقام ثم عصائب العراق ولا يخرج حتى تخرب خوز وكرمان وروم ويونان ولا يظهر حتى تظهر الهوارج والأشرار والخوارج ومن أمارات خروجه يكون المطر قيظاً والولد غيظاً ومن أكبر أمارات خروجه انتشار علم الحرف وقيل علم التصوف وقيل اختلاف الأقوال وقيل

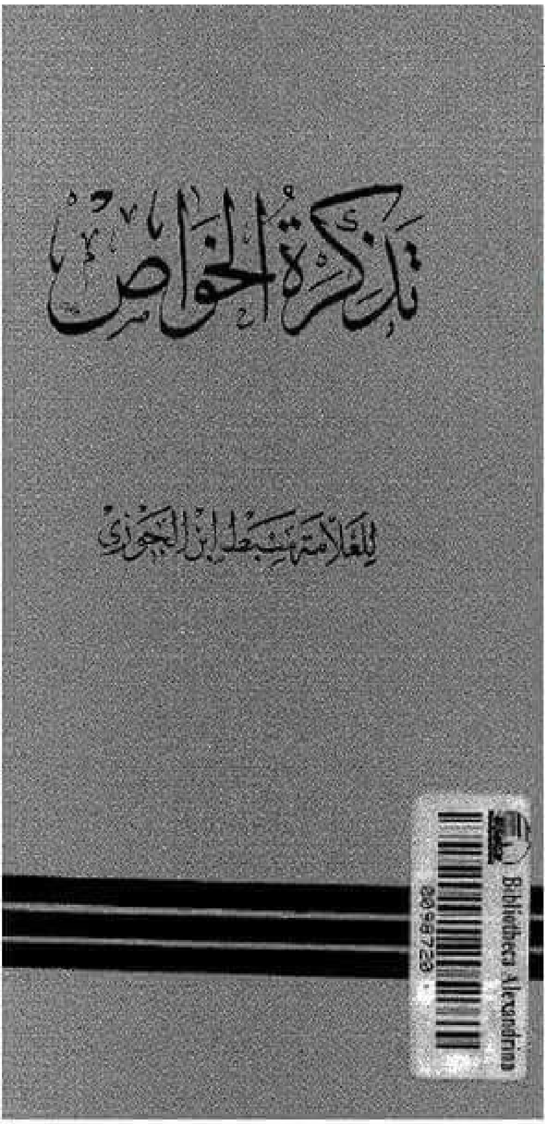




عدلاً كما ملئت جوراً . فذلك هو المهدى ، وهذا حديث مشهور .

وقد اخرج أبو داود والزهرى عن على بمعناه وفيه لو لم يبق من الدهر إلا يوم واحد لبعث الله من أهل بيتى من يملأ الارض عدلاً ، وذكره فى روايات كثيرة ويقال له ذو الاسمين محمد وأبو القاسم قالوا أمه أم ولد يقال لها صيقل .

وقال السدى يجتمع المهدى وعيسى بن مريم فيجىء وقت الصلاة فيقول المهدى لعيسى تقدم فيقول عيسى أنت أولى بالصلاة فيصلى عيسى ورائه مأموماً قلت فلو صلى المهدى خلف عيسى لم يجز لوجهين احدهما لانه يخرج عن الامامة بصلاته مأموماً فيصير تبعاً ، والثانى لان النبى ﷺ قال لا نبي بعدى وقد نسخ جميع الشرائع فلو صلى عيسى بالمهدى لتدنس وجه لا نبي بعدى بغبار الشبهة .

وعامة الامامية على ان الخلف الحجة موجود وانه حى يرزق ويحتجون على حياته بادلة منها ان جماعة طالت اعمارهم كالخضر والياس فانه لا يدرى كم لهما من السنين وانهما يجتمعان كل سنة فيأخذ هذا من شعر هذا وهذا من شعر هذا وفى التوراة ان ذا القرنين عاش ثلاثة آلاف سنة والمسلمون يقولون الفاً وخمسمائة .

وقال محمد بن اسحاق عاش عوج بن عناق ثلاثة آلاف سنة وستمائة سنة ولد فى حجر آدم وعناق أمه وقتله موسى بن عمران وأبوه سيحان وعاش الضحاك وهو بيورسب الف سنة وكذلك طهمورث .

واما من الأنبياء فخلق كثير بلغوا الألف وزادوا عليها كآدم ، ونوح وشيث ونحوهم وعاش قينان تسعمائة سنة وعاش مهلائيل ثمان مائة وعاش نفيل ابن عبد الله سبعمائة سنة وعاش سطيح الكاهن واسمه ربيعة بن عمرو ستمائة سنة وعاش عامر بن الضرب خمسمائة وكان حاكم العرب وكذا تيم الله بن ثعلبة وكذا سام بن نوح وعاش الحرث بن مضاض الجرهمى اربعمائة سنة وهو القائل

**من القاب الامام المهدي ذو الاسمين(محمد-ابو القاسم)واسم امه صيقل**

# رد شبهة ان السيدة نرجس غير مسلمه في كتب الشيعه



سلسلة رد شبهات
الصقر الجارح
لكشف تدليس النواصب

... : حدّثنا
محمد ... كذّاب ، عن
عليّ ... ، عن أبي
عبد ا ... (١) فقال :
البَشر

**بـاب**

**ما روى في نرجس أم القائم عليهما السلام واسمها مليكة بنت يشوعا بن قيصر الملك**

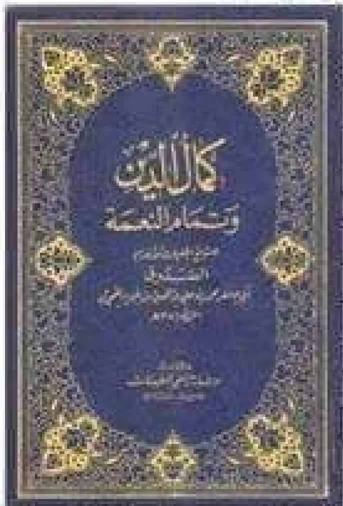


١ ـ حدّثنا محمد بن عليّ بن ...
أحمد بن عيسى الوشّاء البغداديّ قال ...
أبو الحسن محمد بن بحر الشيباني ...
ومائتين ، قال : وزرت قبر غريب ...
السلام متوجّهاً إلى مقابر قريش ...
السمائم ، فلمّا وصلت منها إلى ...
المغمورة من الرّحمة ، المحفوف ...
متقاطرة ، وزفرات متتابعة وقد حجب ...
والقطع النحيب فتحت بصري فإذا ...
متكباه ، ولفت جبهته وراحته ، وهو ...
لقد نال عمّك شرفاً بما حمّله الـ ...
الّتي لم يحمل مثلها إلّا سلمان ، ...
وانقضاء العمر ، وليس يجد في أهل ...
نفس لا يزال العناء والمشقّة ينالان منك بانعطاف الخف والحافر ... في طلب

(١) سورة الحج ، الآية : ٤٥ . وعلي بن أبي حمزة البطائني أحد عمد الواقفة كذّاب متهم ملعون .



فقد زادني العفاف فيها رغبة ، فتقول بالعربيّة : لو برزت في زيّ سليمان وعلى مثل سرير ملكه ما بدت لي فيك رغبة فأشفق على مالك ، فيقول النخّاس : فما الحيلة ولا بدّ من بيعك ، فتقول الجارية : وما العجلة ولا بدّ من اختيار مبتاع يسكن قلبي [ إليه و ] إلى أمانته وديانته ، فعند ذلك قم إلى عمر بن يزيد النخّاس وقل له : إنّ معي كتاباً ملصقاً لبعض الأشراف كتبه بلغة روميّة وخطّ روميّ ، ووصف فيه كرمه ووفاءه ونبله وسخاءه فناولها لتتأمّل منه أخلاق صاحبه فإن مالت إليه ورضيته ، فأنا وكيله في ابتياعها منك .

قال بشر بن سليمان النخّاس : فامتثلت جميع ما حدّه لي مولاي أبو الحسن عليه السلام في أمر الجارية ، فلمّا نظرت في الكتاب بكت بكاء شديداً ، وقالت لعمر بن يزيد النخّاس : بعني من صاحب هذا الكتاب ، وحلفت بالمحرّجة المغلّظة(١) إنّه متى امتنع من بيعها منه قتلت نفسها ، فما زلت أشاحّه في ثمنها حتّى استقرّ الأمر فيه على مقدار ما كان أصحبنيه مولاي عليه السلام من الدّنانير في الشستقة الصفراء ، فاستوفاه منّي وتسلّمت منه الجارية ضاحكة مستبشرة ، وانصرفت بها إلى حجرتي الّتي كنت آوي إليها ببغداد فما أخذها القرار حتّى أخرجت كتاب مولاها عليه السلام من جيبها وهي تلثمه وتضعه على خدّها وتطبقه على جفنها وتمسحه على بدنها ، فقلت : تعجباً منها أتلثمين كتاباً ولا تعرفين صاحبه ؟ قالت : أيّها العاجز الضعيف المعرفة بمحلّ أولاد الأنبياء أعرني سمعك وفرّغ لي قلبك أنا مليكة بنت يشوعا بن قيصر ملك الرّوم ، وأمّي من ولد الحواريّين تنسب إلى وصيّ المسيح شمعون ، أنبئك العجب العجيب إنّ جدّي قيصر أراد أن يزوّجني من ابن أخيه وأنا من بنات ثلاث عشرة سنة فجمع في قصره من نسل الحواريّين ومن القسّيسين والرّهبان ثلاثمائة رجل ومن ذوي الأخطار سبعمائة رجل وجمع من أمراء الأجناد وقوّاد العساكر ونقباء الجيوش وملوك العشائر أربعة آلاف ، وأبرز من بهو ملكه عرشاً مسوغاً من أصناف الجواهر إلى صحن القصر فرفعه فوق أربعين مرقاة فلمّا صعد ابن أخيه وأحدقت به الصلبان وقامت الأساقفة عكفاً ونشرت أسفار

(١) المحرّجة : اليمين الّذي يضيّق المجال على الحالف ولا يبقى له مندوحة عن برّ ...



إليّ ، فكانت تقصدني صباحاً ومساءً وتفيدني العربيّة حتّى استمرّ عليها لساني واستقام .

قال بشر : فلمّا انكفأت بها إلى سرّ من رأى(١) دخلت على مولانا أبي الحسن العسكريّ عليه السلام فقال لها : كيف أراك الله عزّ الإسلام وذلّ النصرانيّة ، وشرف أهل بيت محمّد صلّى الله عليه وآله ؟ قالت : كيف أصف لك يا ابن رسول الله ما أنت أعلم به منّي ؟ قال : فإنّي أريد أن أكرمك فأيّما أحبّ إليك عشرة آلاف درهم ؟ أم بشرى لك فيها شرف الأبد ؟ قالت : بل البشرى ، قال عليه السلام : فأبشري بولد يملك الدّنيا شرقاً وغرباً ويملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ، قالت : ممّن ؟ قال عليه السلام : ممّن خطبك رسول الله له من ليلة كذا من شهر كذا من سنة كذا بالرّوميّة ، قالت : من المسيح ووصيّه ؟ قال : فممّن زوّجك المسيح ووصيّه ، قالت : من ابنك أبي محمّد ؟ قال : فهل تعرفينه ؟ قالت : وهل خلوت ليلة من زيارته إيّاي منذ اللّيلة الّتي أسلمت فيها على يد سيّدة النساء أمّه .

فقال أبو الحسن عليه السلام : يا كافور ادع لي أختي حكيمة ، فلمّا دخلت عليه قال عليه السلام لها : ها هيه ، فاعتنقتها طويلاً وسرّت بها كثيراً ، فقال لها مولانا : يا بنت رسول الله أخرجيها إلى منزلك وعلّميها الفرائض والسنن فإنّها زوجة أبي محمّد وأمّ القائم عليه السلام .

**(٤٢)**

**بـاب**

**ما روى في ميلاد القائم صاحب الزمان حجة الله ابن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب صلوات الله عليهم**

١ ـ حدّثنا محمد بن الحسن بن الوليد رضي الله عنه قال : حدّثنا محمد بن يحيى العطّار قال : حدّثنا أبو عبد الله الحسين بن رزق الله قال :

(١) انكفأت : أي رجعت .

من آل محمد يولد في هذه الليلة وسيأتي هذا الحديث بطوله ومثله في الباب الثاني عشر من معاجز القائم (ع) في ميلاد القائم (ع).

## ٥٤ ـ إخباره (ع) بام القائم (ع)

أبو جعفر محمد بن جرير الطبري قال أخبرني أبو الحسين محمد بن هارون قال حدثني أبي (رض) قال حدثنا أبو علي محمد بن همام قال حدثنا جعفر بن محمد بن جعفر عن أبي نعيم عن محمد بن القاسم العلوي قال دخلنا جماعة من العلوية على حكيمة بنت محمد بن علي بن موسى (ع) فقالت: جئتم تسألوني عن ميلاد ولي الله؟ قلنا: بلى والله قالت: كان عندي البارحة وأخبرني بذلك وأنه كانت عندي صبية يقال لها نرجس وكنت أربيها من بين الجواري ولا يلي تربيتها غيري إذ دخل أبو محمد (ع) علي ذات يوم فبقي يلح النظر إليها فقلت: يا سيدي هل لك فيها حاجة؟ فقال: معاشر الأوصياء لسنا ننظر نظر ريبة ولكنا ننظر تعجباً إن المولود الكريم على الله يكون منها، والحديث طويل يأتي إن شاء الله في ميلاد القائم من الباب الثاني عشر في معاجزه (ع).

ورواه في الغيبة قال حدثنا الحسين بن أحمد بن إدريس (رض) قال حدثنا أبي قال حدثنا محمد بن إسماعيل قال حدثني محمد بن إبراهيم الكوفي قال حدثنا محمد بن عبد الله الطهري وذكر الحديث بتغيير بعض الألفاظ.

### ٥٥ ـ علمه (ع) بما في النفس

**ألسيدة نرجس هي ام المهدي ع**

المزني إلى أبي محمد الحسن بن علي يتوخول أمره، قال كامل بن إبراهيم فقلت

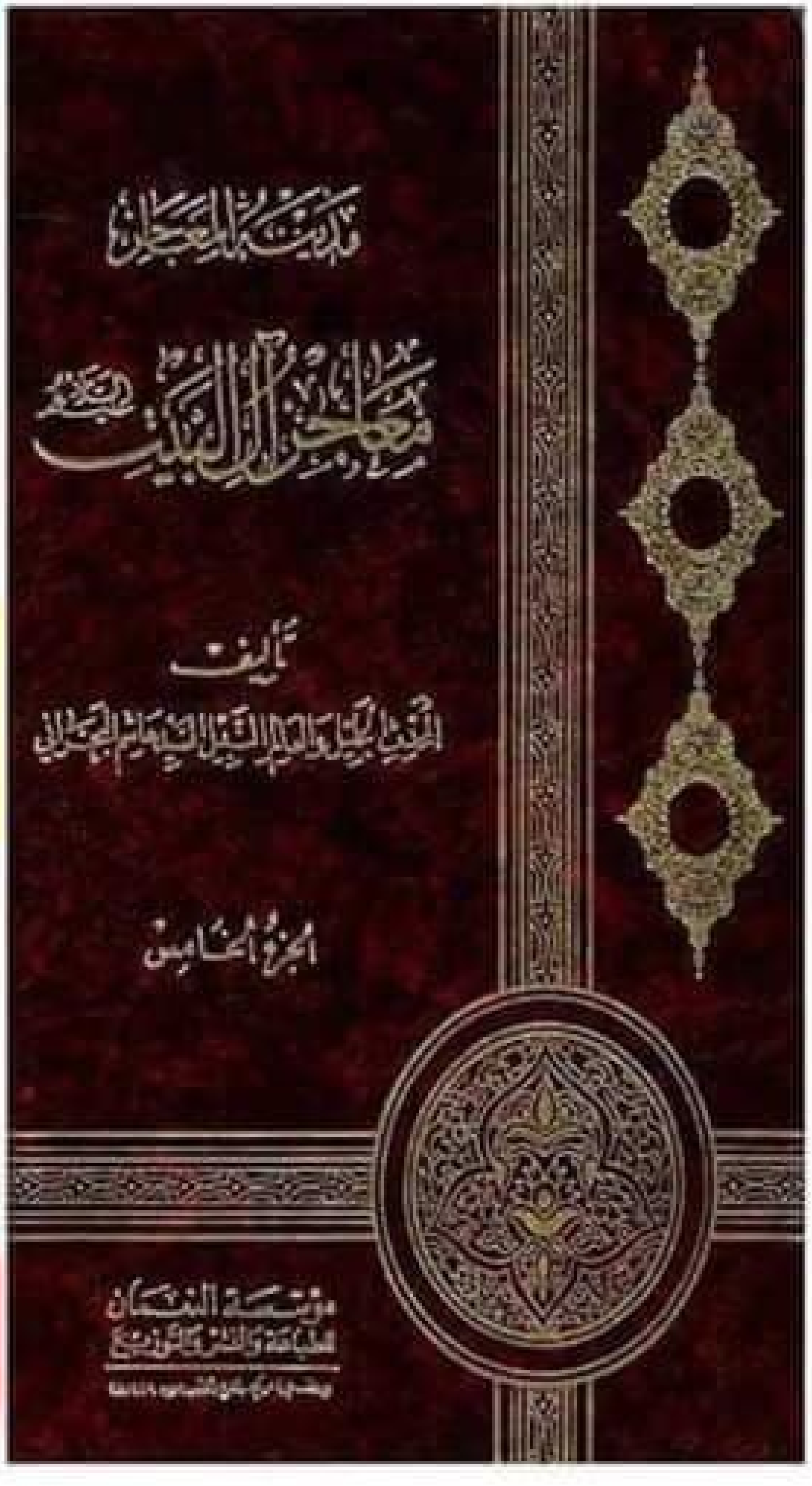

وقد ولدته عليه السلام في سَحَر (١٥) شعبان، وذلك عام (٢٥٥هـ).

❖ **أسماؤها**: تنوعت أسماؤها وتعدَّدت نظراً للظرف السياسي والأمني الدقيق الذي كانت تعيشه آنذاك، فكان من أسمائها: نرجس، مريم، حكيمة، صقيل، سبيكة، سوسن، حديثة، ريحانه، خمط، لكن اسمها الحقيقي هو: مليكة.

❖ **صفاتها**: تميَّزت نرجس بصفات متعددة، منها: الشجاعة، والحكمة، والصمود، والكتمان، والمثالية.

❖ **وفاتها**: توفيت نرجس (رضوان الله عليها) بعد وفاة الإمام العسكري عليه السلام، ولم يُحدِّد لنا التاريخ الزمن الدقيق لوفاتها (رضوان الله عليها).

مع العلم أن الإمام العسكري عليه السلام قد توفي مقتولاً بالسُّم في سنة (٢٦٠هـ).

❖ **معنى كلمة (نرجس)**: هي زهرة من الفصيلة النرجسية المؤنثة تزرع لجمال زهرها وطيب رائحتها وهي نوع من أنواع الرياحين المعروفة وأوراقها تشبه ورق الكراث إلا إنها أرق وأصغر وله ساق رقيق ليس عليها ورق طولها أكثر من الشبر تقريباً وعليها أتواج بيضاء مستديرة الشكل شبيهة بالكؤوس، علماً إن كلمة (نرجس) العربية هي مستعرب زهر (نركش) بالفارسية والواحدة نرجسة.



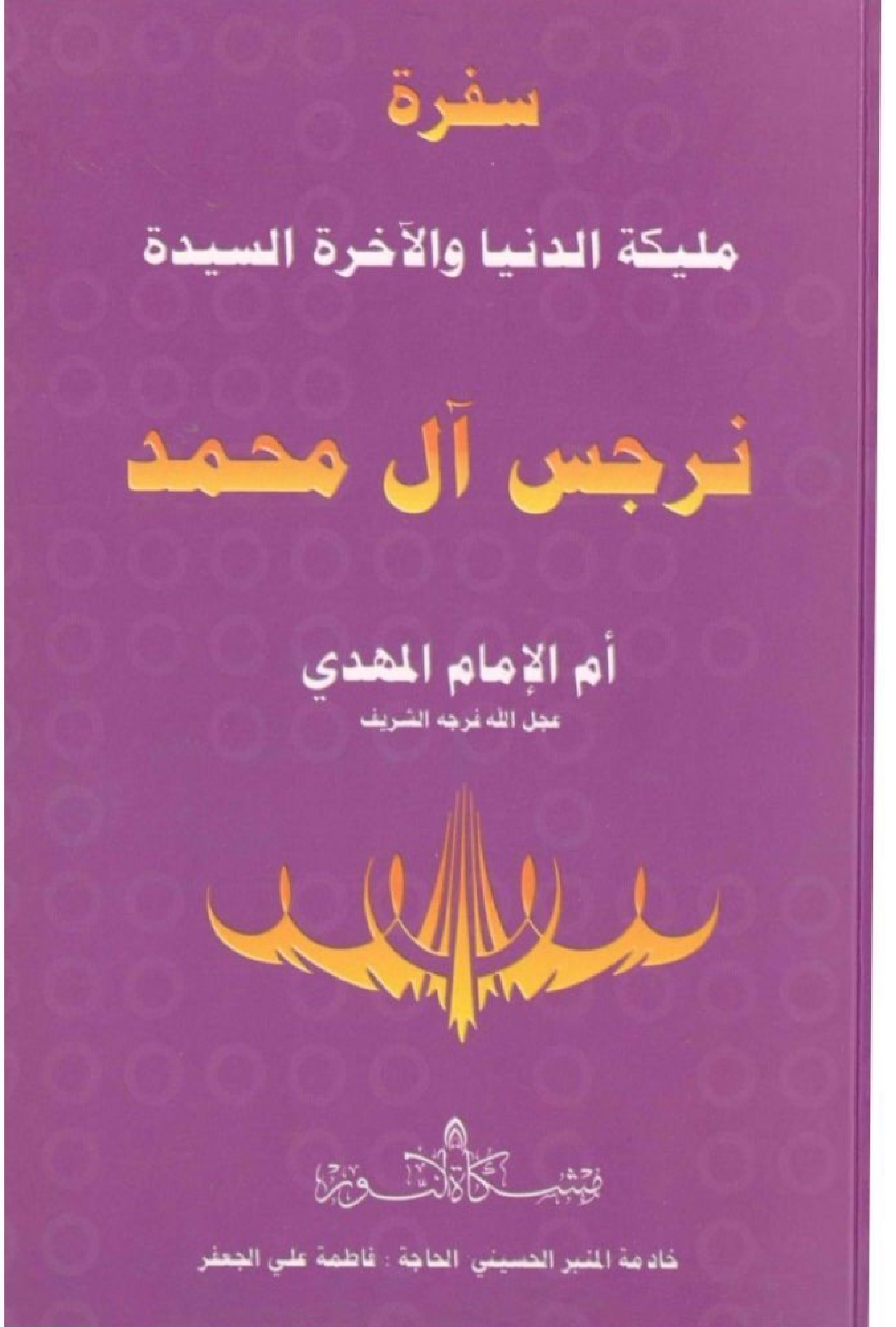

# وفيات الأعيان

## وأنباء أبناء الزمان

لأبي العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان

(٦٠٨ – ٦٨١هـ)

حققه

الدكتور إحسان عباس

## المجلد الرابع

دار صادر
بيروت

## ٥٦٢

### أبو القاسم المنتظر

أبو القاسم محمد بن الحسن العسكري بن علي الهادي بن محمد الجواد المذكور قبله ؛ ثاني عشر الأئمة الاثني عشر على اعتقاد الامامية ، المعروف بالحجّة ، وهو الذي تزعم الشيعة أنه المنتظر والقائم والمهدي ، وهو صاحب السرْداب عندهم ، وأقاويلهم فيه كثيرة ، وهم ينتظرون ظهوره في آخر الزمان من السرداب بسُرّ من رأى . كانت ولادته يوم الجمعة منتصف شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين ، ولما توفي أبوه – وقد سبق ذكره[1] – كان عمره خمس سنين ، واسم أمه خمط ، وقيل نرجس ، والشيعة يقولون : إنه دخل السرداب في دار أبيه وأمُّه تنظر إليه ، فلم يعدْ يخرج إليها ، وذلك في سنة خمس وستين ومائتين ، وعمره يومئذ تسع سنين .

وذكر ابن الأزرق في « تاريخ ميّافارقين » أن الحجة المذكور ولد تاسع شهر ربيع الأول سنة ثمان وخمسين ومائتين، وقيل في ثامن شعبان سنة ست وخمسين، وهو الأصح ، وأنه لما دخل السرداب كان عمره أربع سنين ، وقيل خمس سنين، وقيل إنه دخل السرداب سنة خمس وسبعين ومائتين وعمره سبع عشرة سنة ، والله أعلم أي ذلك كان ، رحمه الله تعالى .

---

٥٦٢ – انظر الأئمة الاثنا عشر : ١١٧ والصفحة المقابلة .

١ انظر ج ١ : ٩٤ .

فقد روى الشيخ الكليني

قوله: محرم عليكم أن تسألوا

عندي، فليس لي أن أحلّل ولا

عند السلطان، أنّ أبا محمد مض

وأخذه من لا حقّ له فيه، وهوذا

يتعرّف إليهم أو ينيلهم شيئاً، و

وأمسكوا عن ذلك(١)».

فالذي يظهر أنّ جعفر ال

الإمام العسكري (عليه السلام) بحيث

يستقرّون فيه، وبالتالي فبعد خروج السيدة الطاهرة نرجس (عليها السلام) من سجنها لم ترجع لبيتها بل بدأت التنقل بين بيوت كبار الشيعة في العراق.

البيت الأوّل الذي استقرّت فيه الطاهرة (عليها السلام) هو بيت محمد بن علي بن حمزة العبّاسي حيث ترجم له النجاشي (رحمه الله) في فهرسته وأشار إلى بقائها (عليها السلام) في بيته فقال: محمد بن علي بن حمزة بن عبيد الله بن العباس بن علي بن أبي طالب (عليه السلام) أبو عب في الحديث، صحيح الاعتقاد، له رواية عن أبي الح (عليه السلام)

(١) الكافي ١/٣٣٠.

اس کی ملاقات مجھ سے نہیں چھوٹی۔

بشر نے دریافت کیا، مگر تم قیدیوں میں کیسے آ گئیں؟

انھوں نے جواب دیا:

ایک شب خواب میں حضرت ابو محمدؑ نے مجھے بتایا کہ تمہارے جد فلاں فلاں دن مسلمانوں سے جنگ کے لیے ایک لشکر روانہ کریں گے۔ پھر اس لشکر کے عقب میں خود بھی روانہ ہو جائیں گے۔ تو چند کنیزوں کے ساتھ بھیس بدل کر فلاں راستے سے ان کے ہمراہ ہو جانا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ مسلمانوں کے نگران دستے نے مجھے دیکھ لیا۔ پھر جو کچھ ہوا وہ تمہارے مشاہدے میں ہے۔ یہ تمہاری اطلاع کے لیے میں نے بتا دیا ہے ورنہ کسی اور کو نہیں معلوم کہ شاہ روم کی دختر اس حال کو پہنچی ہے۔ پھر مال غنیمت کی تقسیم میں جس شیخ کے حصے میں آئی اس نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے تو میں نے خود کو چھپانے کے لیے اپنا نام نرجس بتایا۔ اس نے کہا یہ کنیزوں کے نام ہیں۔

بشر کا بیان ہے کہ میں نے کہا: تعجب ہے تم رومی عورت ہو مگر تمہاری زبان عربی ہے؟

اس نے کہا: ہاں، میرے جد کی بے حد تمنا تھی کہ میں دیگر زبانیں بھی سیکھوں اس لیے انھوں نے اپنی ایک ترجمان عورت کو مقرر کیا جو صبح و شام آتی اور مجھے عربی بولنا سکھاتی۔ اس طرح سے میری عربی زبان اور متکلم ہو گئی۔

بشر کہتا ہے کہ جب میں اس کنیز کو لے کر سر من رائے آیا اسے امام ابوالحسنؑ (امام علی نقیؑ) کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت اور نصرانیت کی ذلت اور محمدؐ اور ان کے اہل بیت کا شرف کس طرح بخشا؟

://jafrilibrary.com



زہرا سلام اللہ علیہا میرے پاس تشریف لائی ہیں اور ان کے ساتھ حضرت مریمؑ بنت عمران اور جلو میں ایک ہزار حوران بہشتی ہیں۔ حضرت مریمؑ نے مجھ سے فرمایا: یہ تمہارے شوہر محمدؑ کی مادر گرامی سیدۃ النساءؑ ہیں۔ یہ سن میں ان سے لپٹ گئی اور زار و قطار رونے لگی اور شکایت کی کہ حضرت ابو محمدؑ سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔

آپؑ نے فرمایا: میرا فرزند ابو محمدؑ تمہاری ملاقات کو اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک تم مشرکہ ہو اور دین نصاریٰ پر قائم ہو اور یہ میری بہن مریمؑ بنت عمران ہیں۔ انہوں نے بھی تمہارے دین سے برأت کر لی ہے لہٰذا اگر تم اللہ اور حضرت مسیحؑ (حضرت مریمؑ) کی خوشنودی چاہتی ہو اور یہ چاہتی ہو کہ ابو محمدؑ تم سے ملیں تو کہو کہ

"اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان ابی محمد رسول اللہ"

(میں گواہی دیتی ہوں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور میرے پدر محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

جب میں نے یہ کلمہ پڑھا تو انہوں نے مجھے گلے لگا لیا۔ میرا جی خوش ہو گیا۔

آپؑ نے فرمایا:

اب توقع رکھو، تمہیں ابو محمدؑ کی زیارت ہوگی اور میں انہیں بھیجوں گی۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوئی اور مجھے امید ہوئی کہ اب میں حضرت ابو محمدؑ سے ملوں گی۔ دوسرے دن میں نے حضرت ابو محمدؑ کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا آپؑ نے مجھ کو اپنی محبت میں مبتلا کیا ہے اور آپؑ مجھ سے ملتے بھی نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم سے نہ ملنے کا سبب یہ تھا کہ تم مشرکہ تھیں۔ اب اسلام قبول کیا ہے لہٰذا تم سے ہر شب (خواب میں) ملتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ ہمیں اور تمہیں ظاہر میں بھی ملا دے گا۔ پھر آج تک خواب میں



://jafrilibrary.com

شمعون نے عرض کیا: "مجھے منظور ہے"۔

یہ سن کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نوری منبر پر تشریف لے گئے اور انھوں نے میرا نکاح اپنے فرزند سے پڑھ دیا اور حضرت مسیح ؑ و اولادِ محمد علیہ السلام اور حوارین اس نکاح کے گواہ بن گئے۔ جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی تو ڈری کہ اگر میں یہ خواب اپنے باپ اور جس سے بھی بیان کرتی ہوں تو وہ مجھے زندہ نہ چھوڑیں گے لہٰذا اس کو چھپائے رہی، کسی پر اس خواب کو ظاہر نہیں کیا مگر ابو محمدؑ کی محبت میرے دل و جان میں اس قدر رچ بس گئی کہ میں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا۔ نتیجے میں ضعف و ناتوانی اتنی بڑھ گئی کہ میں شدید بیمار پڑ گئی۔ مدائن کے آس پاس کوئی ایسا طبیب نہ تھا کہ جسے میرے جد نے بلا کر علاج نہ کرایا ہو مگر جب مایوسی کے سوا کوئی مداوا میری بیماری کا نہ ہو سکا تو میرے جد نے مجھ سے کہا: اے میری خنکی چشم! تیرے دل میں اگر کوئی خواہش ہو تو بتا دے تاکہ میں دنیا ہی میں اس کا سامان کر دوں۔

میں نے عرض کیا: دادا جان! میں اپنی صحت اور مرض سے نجات کا دروازہ ہر طرف سے بند پا رہی ہوں۔ کاش! آپ ان مسلمانوں کو رہائی دے دیتے جو آپ کے قید خانوں میں مقید ہیں۔ ان کی بیڑیاں کاٹ دی جاتیں، ان کی جان بخشی ہو جاتی تو مجھے امید ہے کہ حضرت مسیح ؑ اور ان کی مادر گرامی مجھے صحت عطا فرما دیں۔ جب میرے جد نے قیدیوں کو رہا کر دیا تو میں اپنے جسم میں قدرے آثار صحت محسوس کرنے لگی اور کچھ آب و غذا کھانے پینے لگی۔ یہ دیکھ کر میرے جد کو بہت خوشی ہوئی اور اب تو وہ قیدیوں پر اور زیادہ کرم کرتے اور انھیں عزت دینے لگے۔

چودہ دن کے بعد میں نے پھر خواب دیکھا، گویا سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمہ

# حضرت نرجس خاتون کی آمد

راویوں کی ایک جماعت نے ابوالمفضل شیبانی سے، انھوں نے محمد بن بحر بن سہل شیبانی الدھنی سے روایت کی ہے کہ بشر بن سلیمان بردہ فروش جو حضرت ابو ایوب انصاری کی اولاد میں سے تھا اور حضرت ابوالحسن اور حضرت ابومحمدؑ کے دوست داروں میں سے تھا اور سرمن رائے میں ان دونوں حضرات کا پڑوسی بھی تھا، نے بیان کیا کہ ایک دن میرے پاس کافور خادم آیا اور کہا کہ مولا ابوالحسن علی بن محمدؑ (امام علی نقیؑ) نے تم کو بلایا ہے تو میں گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بشر! تم انصار کی اولاد میں سے ہو اور تم لوگوں کو موالات اور دوستی سلف سے خلف تک اور راشا منتقل ہوتی جا رہی ہے اور تم ہم اہل بیت کے معتمد اور قابل بھروسہ ہو، تو آج میں تمھیں مزید ایک فضیلت و شرف سے نوازنا چاہتا ہوں کہ جس کے سبب سے تم ہمارے شیعوں میں دوستی و موالات کے اعتبار سے سب سے بڑھ جاؤ گے، یہ رازداری کی بات ہے۔ میں تمھیں ایک کنیز خریدنے کے لیے روانہ کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے رومی زبان اور رومی رسم الخط میں ایک خط لکھا، اس پر اپنی مہر لگائی پھر ایک زرد رنگ کی تھیلی نکالی جس میں دو سو بیس دینار تھے اور فرمایا: یہ خط اور یہ تھیلی لو اور فلاں دن قبل از دوپہر دجلہ کے پل پر پہنچ جاؤ، جب تم پہنچو گے تو ایک جانب چند کشتیاں اسیروں کی نظر آئیں گی۔ ان میں چند کنیزیں بھی ہوں گی۔ وہاں بنی عباس کے عمائدین کے وکلاء اور کچھ عرب کے نوجوان بحیثیت خریدار تم کو ملیں گے۔ تم عمرو بن یزید بردہ فروش کے سامنے ذرا دن بھر کے لیے دور کھڑے ہو جانا۔ اسی اثنا میں وہ خریداروں کو دکھانے کے لیے ایک

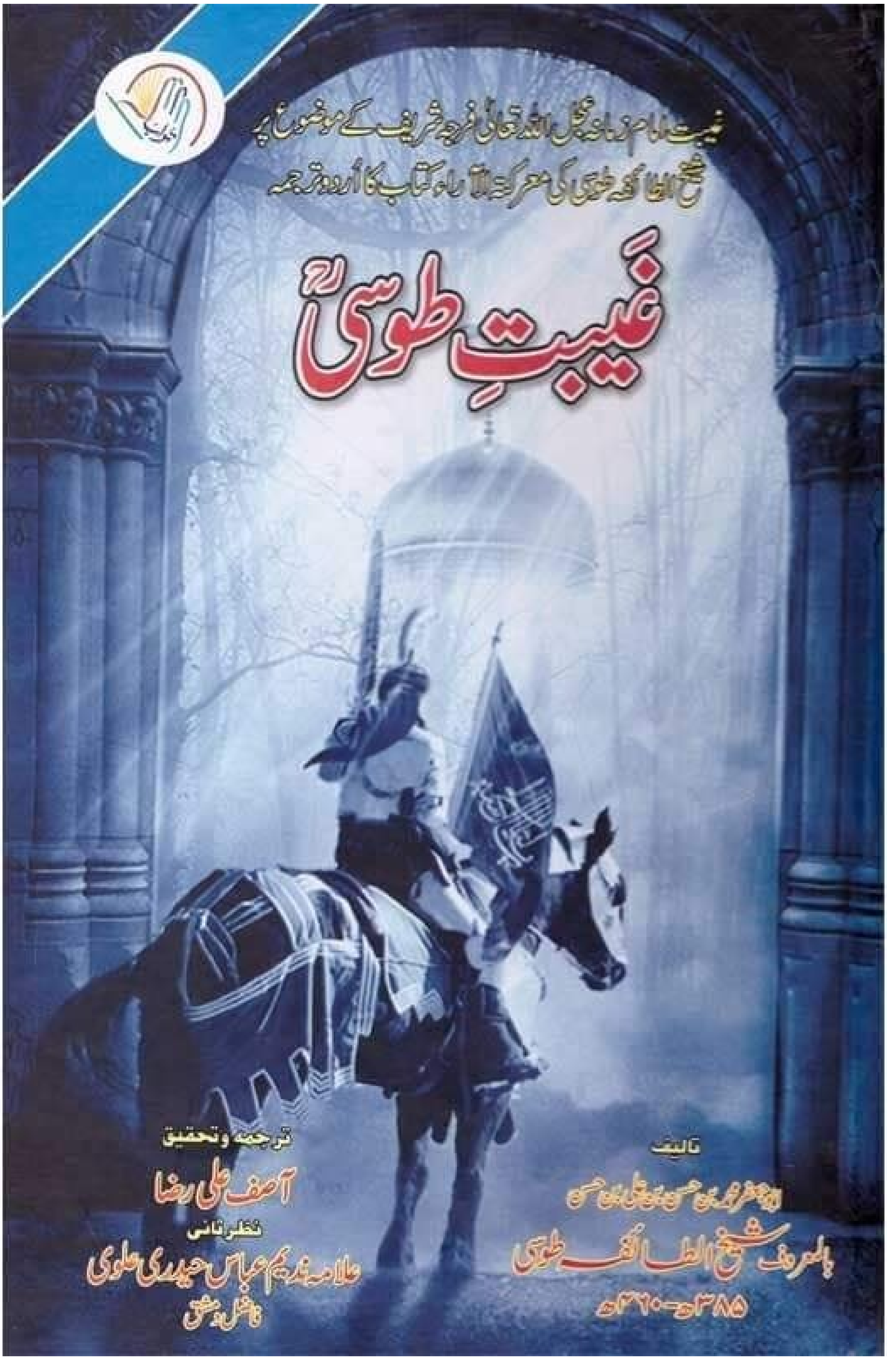
غیبت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف کے موضوع پر
شیخ الطائفہ طوسیؒ کی معرکۃ الآراء کتاب کا اُردو ترجمہ
غیبتِ طوسیؒ
ترجمہ وتحقیق
آصف علی رضا
نظرثانی
علامہ ندیم عباس حیدری علوی
فاضل دمشق
تالیف
ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن
بالمعروف شیخ الطائفہ طوسی
۳۸۵ھ - ۴۶۰ھ

# چہاردہ معصومین علیہم السلام کی مائیں

تالیف

حیدر مظفری (ورسی)

ترجمہ

سید ضامن حسین نقوی (قم المقدس)

ناشر

معراج کمپنی لاہور

We Publish Your Needs



سے شادی کی جس سے امام زمانہ علیہ السلام پیدا ہوئے جو کہ پردہ غیبت میں ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی ماں نے تین آئمہ کا زمانہ پایا۔ یعنی امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام۔ [1]

## نام اور لقب

بارہویں امام کی ماں کے نام مندرجہ ذیل یہ ہیں:

نرجس، ملیکہ، صیقل، سوسن، حکیمہ۔ [2]

اور ریحانہ۔ [3]

علامہ مجلسیؒ لکھتے ہیں: کہ جب امام زمانہؑ کا نور مبارک نرجس خاتون کے رحم میں منتقل ہوا تو ان کے چہرے سے نورانیت نظر آنے لگی۔ اس لئے انہیں صیقل کے نام سے پکارتے تھے۔ [4]

شیخ عباس قمی لکھتے ہیں: بارہویں امام کی ماں کا اصلی نام ملیکہ تھا اور وہ قیصر روم کے بیٹے کی بیٹی تھی۔ ملیکہ کی ماں حواریوں کی نسل سے تھی، حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے تھے۔ جب یہ خاتون اسلام کے لشکر کے ہاتھوں اسیر ہوئی تو اس نے اپنا نام نرجس سلام اللہ علیہا رکھ لیا تاکہ اس کا سرپرست اسے پہچان نہ سکے۔ [5]

عمادالدین طبری لکھتا ہے: امام زمانہ علیہ السلام کی ماں یشوعا (قیصر روم کا بیٹا) کی بیٹی تھی۔ باپ

---

[1] نجم الثاقب، ص ۱۲

[2] الارشاد، ص ۲۷۶؛ الفصول المہمہ، ص ۲۹۲ ور یاحین الشریعہ، ج ۳، ص ۲۵

[3] کتاب الغیبہ، ص ۲۶۴

[4] بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۵۱

[5] انوار البہیہ، ص ۵۱

Scanned with CamS



نے اس کا نام ملیکہ رکھا۔ [1]

بشر بن سلمان سے مشہور روایت بھی یہی ہے کہ خاندان نے اسے سیدہ کا لقب دیا۔ حکیمہ خاتون ہر وقت نرجس کے نام پکارتی تھیں۔ حضرت نرجس کے زیارت نامے میں ان کے مندرجہ ذیل یہ اوصاف ہیں:

راضیہ، مرضیہ، صدیقہ، تقیہ، نقیہ اور زکیہ۔ [2]

## کنیزی سے اہل بیت علیہم السلام کے گھر تک

فأنتم ثقاتنا أهل البيت، وإنّي مُزكّيك ومشرّفك بفضيلة تسبق بها شأن الشيعة في الموالاة بها: بسرّ أُطلعك عليه، وأُنفذك في ابتياع أمة.

فكتب كتاباً ملصقاً بخط رومي ولغة رومية، وطبع عليه بخاتمه، وأخرج شستقة (صرة النقود) صفراء فيها مائتان وعشرون ديناراً، فقال: خذها وتوجّه بها إلى بغداد، وأحضر مَعْبَر الفرات ضَحوة كذا. فإذا وصلت إلى جانبك السبايا، وبرزن الجواري منها، بهم طوائف المبتاعين من وكلاء قوّاد بني العباس، وشراذم من فتيان العراق، فإذا رأيت ذلك فأشرف من البعد على المسمّى عمر بن يزيد النخّاس عامّة نهارك إلى أن تبرز للمبتاعين جارية صفتها كذا وكذا، لابسة حريرتين صفيقتين تمتنع من السفور ولمس المعترض والانقياد لمن يحاول لمسها، ويشغل نظره بتأمّل مكاشفها من وراء الستر الرقيق فيضربها النخّاس، فتصرخ صرخة رومية، فاعلم أنها تقول: وا هتك ستراه.

فيقول بعض المبتاعين: عليّ بثلاثمائة دينار، فقد زادني العفاف فيها رغبة.

# قصة بيع السيدة نرجس عليها السلام

روى بشر بن سليمان النخّاس، وهو من ولد أبي أيّوب الأنصاري، أحد موالي أبي الحسن الهادي عليه السلام وأبي محمد العسكري عليه السلام وجارهما بسرّ من رأى، قال: كان مولانا أبو الحسن علي بن محمّد العسكري عليه السلام فقّهني (علمني) في أمر الرقيق، فكنت لا أبتاع ولا أبيع إلاّ بإذنه، فاجتنبت بذلك موارد الشبهات حتى كمُلت معرفتي فيه، فأحسنت الفرق فيما بين الحلال والحرام، فبينما أنا ذات ليلة في منزلي بسرّ من رأى، وقد مضى هويّ من الليل إذ قرع الباب قارع، فعدوت مسرعاً فإذا أنا بكافور الخادم، رسول مولانا أبي الحسن علي بن محمد عليه السلام يدعوني إليه.

فلبست ثيابي ودخلت عليه، فرأيته يحدّث أبنه أبا محمد عليه السلام واُخته حكيمة عليها السلام من وراء الستر.

فلمّا جلست قال: يا بشر، إنك من ولد الأنصار، وهذه الولاية لم تزل فيكم، يرثها خلف عن سلف،

# سفرة

## مليكة الدنيا والآخرة السيدة

# نرجس آل محمد

## أم الإمام المهدي

عجل الله فرجه الشريف

مشكاة النور

خادمة المنبر الحسيني الحاجة : فاطمة علي الجعفر